e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 6 Thursday , October 01 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(٦) لکھنؤ، بروز جمعرات یکم-اکتوبر ۲۰۲٦ء،مطابق ۱۸/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

روسی فوج میں بھرتی کی پیشکش سے محتاط رہیں: وزارت خارجہ

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) ہندوستانی شہریوں کو روسی فوج میں بھرتی کیے جانے کی رپورٹوں کے درمیان حکومت نے ایک بار پھر مشورہ دیا ہے کہ وہ لالچ کے باعث بیرونِ ملک خاص طور پر روس میں فوج میں بھرتی کی پیشکش کو قبول کرتے وقت محتاط رہیں اور کسی نامعلوم شخص کے نوکری دلانے کے وعدے کے جھانسے میں نہ آئیں۔ وزارتِ خارجہ نے بدھ کے روز ہندوستانی شہریوں کے روس سفر سے متعلق ایڈوائزری جاری کر کے کہا ہے کہ کچھ لوگ اپنی مرضی سے روسی فوج میں شامل ہونے کے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ حکومت ہندوستانی شہریوں کو اس بارے میں پہلے بھی متعدد بار خبردار کر چکی ہے۔ وزارت نے کہا،"ہمیں مسلسل ایسی خبریں مل رہی ہیں کہ ہندوستانی شہریوں کو روسی فوج میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔

یوپی آئی پر ایم ڈی آر کی تجویز کے خلاف 2 اکتوبر کو 'نو یو پی آئی ڈے'

نئی دہلی۔ یوپی آئی پر ایم ڈی آر لگانے کی تجویز کی مخالفت میں تاجروں نے 2 اکتوبر کو 'نو یو پی آئی ڈے' کا اعلان کیا ہے۔ اس احتجاج کو دہلی موبائل تاجروں کی بھی حمایت ملی ہے۔ چیمبر آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری (سی ٹی آئی) کے مطابق دہلی موبائل ایسوسی ایشن اور آل انڈیا موبائل ریٹیلرس ایسوسی ایشن نے بھی 2 اکتوبر کو 'نو یو پی آئی ڈے' منانے کا اعلان کیا ہے۔ ملک کے سب سے بڑے موبائل ہب کرول باغ میں بھی تاجر 2 اکتوبر کو یو پی آئی سے لین دین نہیں کریں گے۔ سی ٹی آئی نے دہلی اور ملک بھر کے دکانداروں اور تاجروں کو 2 اکتوبر کو یو پی آئی کیو آر کوڈ، اسکینر اور ساؤنڈ باکس کو سیاہ کپڑے سے ڈھک کر احتجاج درج کرانے اور نقد میں لین دین کرنے کی اپیل کی ہے۔ سی ٹی آئی کا دعویٰ ہے کہ دہلی اور ملک بھر میں 2 ہزار سے زائد مقامات پر 'نو یو پی آئی ڈے' منایا جائے گا۔

مودی کابینہ کے 3 بڑے فیصلے

گرین انرجی کوریڈور فیز-III کو مرکزی کابینہ کی منظوری

1.86 لاکھ کروڑ کی اسکیم 135 گیگاواٹ قابلِ تجدید توانائی کی ترسیل کا ہدف ☆ ایم ایس پی سے اے آئی ٹریفک سسٹم تک

نئی دہلی۔ وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں آج ہوئی مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں حکومت نے کسانوں، قابلِ تجدید توانائی اور راجدھانی دہلی کی ٹریفک نظام سے متعلق تین اہم فیصلوں پر مہر ثبت کردی۔ میٹنگ میں لیے گئے فیصلوں کی معلومات مرکزی اطلاعات ونشریات کے وزیر اشونی ویشنو نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ ان تینوں فیصلوں سے متعلق کل مالی انتظام 2 لاکھ 79 ہزار 157 کروڑ روپے کا ہے۔

مرکزی کابینہ نے 1.86 لاکھ کروڑ روپے کی 'گرین انرجی کوریڈور فیز 'III-اسکیم کو منظوری دے دی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد 135 گیگاواٹ تک قابلِ تجدید توانائی کو پہنچانے کے لیے ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر تیار کرنا اور 50 گیگاواٹ گھنٹے کی بیٹری اسٹوریج صلاحیت تیار کرنا ہے، کیونکہ ہندوستان غیر فوسل توانائی کی صلاحیت میں تیزی سے توسیع کے لیے اپنے گرڈ کو تیار کر رہا ہے۔ کابینہ اجلاس کے بعد اس فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا کہ قابلِ تجدید توانائی کی پیداوار بڑھنے کے ساتھ ہی مناسب ٹرانسمیشن صلاحیت بہت ضروری ہوگی۔ حکومت یہ یقینی بنانا چاہتی ہے کہ نئے قابلِ تجدید توانائی پروجیکٹ شروع ہونے سے پہلے ہی گرڈ انفراسٹرکچر تیار ہوجائے۔ بریفنگ کے دوران پیش کی گئی ایک پریزنٹیشن میں کہا گیا کہ مناسب ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر کے بغیر قابلِ تجدید توانائی کی سپلائی میں کمی (کرٹیلمنٹ) کرنی پڑ سکتی ہے۔ ساتھ ہی اس بات پر زور دیا گیا کہ قابلِ تجدید توانائی کی صلاحیت بڑھانے سے پہلے ٹرانسمیشن صلاحیت کی ترقی ضروری ہے۔

اس اسکیم کو مالی سال 33-2032 تک مکمل کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے اور اس کا کل بجٹ 1,86,405 کروڑ روپے ہے۔ اس میں سے 1,36,378 کروڑ روپے ریاست کے اندر ٹرانسمیشن سسٹم کو مضبوط بنانے پر خرچ کیے جائیں گے، جبکہ 50,000 کروڑ روپے 50 گیگاواٹ گھنٹے کے بیٹری انرجی اسٹوریج سسٹم نصب کرنے کے لیے رکھے گئے ہیں۔

دہلی میں اے آئی پر مبنی ٹریفک نظام، 1790 کروڑ روپے ہوں گے خرچ

مرکزی حکومت 54,082 کروڑ روپے کی مالی مدد فراہم کرے گی۔ اس اسکیم کا دائرہ گرڈ میں بڑی مقدار میں شمسی اور ہوا سے پیدا ہونے والی بجلی کو شامل کرنے کے بڑھتے ہوئے چیلنج کو ظاہر کرتا ہے۔ روایتی بجلی کی پیداوار کے برعکس، قابلِ تجدید توانائی کی پیداوار دھوپ اور ہوا کی صورتحال کے مطابق بدلتی رہتی ہے، اس لیے سپلائی اور طلب میں توازن برقرار رکھنے کے لیے مضبوط ٹرانسمیشن نیٹ ورک اور اسٹوریج کی ضرورت ہوتی ہے۔

بیٹری سسٹم قابلِ تجدید توانائی پیدا کرنے والے مقامات یا گرڈ میں لچک کے لیے ضروری دیگر مقامات پر نصب کیے جاسکتے ہیں۔ کابینہ کی جانب سے جاری ریلیز کے مطابق، ان کا مقصد وقفے وقفے سے ہونے والی پیداوار، ٹرانسمیشن میں بھیڑ، چوٹی کے اوقات میں کمی اور شمسی توانائی دستیاب نہ ہونے کے وقت طلب سے متعلق مسائل کو حل کرنا ہے۔ حکومت نے کہا کہ یہ کوریڈور ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے درمیان 135 گیگاواٹ تک قابلِ تجدید بجلی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں مدد کرے گا۔

ویشنو کی پریزنٹیشن میں کہا گیا کہ ہندوستان 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر فوسل ایندھن کی صلاحیت کا ہدف رکھتا ہے اور 36-2035 تک تقریباً 786 گیگاواٹ کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ کابینہ کی ریلیز میں الگ سے کہا گیا کہ یہ اسکیم 2035 تک 900 گیگا واٹ کی نصب شدہ غیر فوسل صلاحیت کے طویل مدتی ہدف میں تعاون کرے گی۔ ہندوستان میں تیزی سے بڑھتی شمسی توانائی کی صلاحیت کے باعث گرڈ انفراسٹرکچر کو تعاون فراہم کرنے کی ضرورت بھی بڑھ رہی ہے۔ پی آئی بی کی ایک سرکاری اطلاع کے مطابق، ہندوستان کی نصب شدہ شمسی توانائی کی صلاحیت 2014 میں تقریباً 3 گیگاواٹ سے بڑھ کر 30 جون 2026 تک 162.15 گیگاواٹ ہوگئی تھی۔ جی ای سی III- کے تحت تمام نئے یا گرین فیلڈ بین الریاستی ٹرانسمیشن پروجیکٹ ٹیرف پر مبنی مسابقتی بولی کے ذریعے دیے جائیں گے۔ بولی کے عمل کے ذریعے منتخب کیے گئے ٹرانسمیشن سروس پرووائیڈر اثاثوں کی تعمیر، ملکیت، آپریشن اور دیکھ بھال کریں گے، جبکہ ریاستی ٹرانسمیشن یوٹیلیٹیز اہم نفاذی ایجنسیوں کے طور پر کام کریں گی۔ موجودہ یا براؤن فیلڈ ٹرانسمیشن نیٹ ورک کو اپ گریڈ اور مضبوط بنانے کا کام لاگت پلس کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ حکومت نے کہا کہ مرکزی امداد سے بین الریاستی ٹرانسمیشن فیس کو کم کرنے اور صارفین کے لیے بجلی کی لاگت پر اس کے اثرات کو محدود کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ اسکیم ہندوستان کے گرین انرجی کوریڈور پروگرام کی بڑی توسیع کو بھی ظاہر کرتی ہے، جسے اصل میں ان ریاستوں میں ٹرانسمیشن نیٹ ورک کو مضبوط بنانے کے لیے تیار کیا گیا تھا جہاں قابلِ تجدید توانائی کی صلاحیت زیادہ ہے۔ قابلِ تجدید توانائی کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہونے کے ساتھ اب توجہ صرف پیداواری صلاحیت تیار کرنے سے ہٹ کر اس بات پر زیادہ مرکوز ہو رہی ہے کہ ضرورت پڑنے پر بجلی کی ترسیل، اسٹوریج اور سپلائی کو یقینی بنایا جاسکے۔

نئے نظام کے تحت گیہوں کی کم از کم امدادی قیمت 2,610 روپے فی کوئنٹل، جو کی 2,286 روپے، چنے کی 5,958 روپے، مسور کی 7,390 روپے، سرسوں کی 6,613 روپے اور کُسم کی 7,215 روپے فی کوئنٹل مقرر کی گئی ہے۔ حکومت کے اندازے کے مطابق ربیع مارکیٹنگ سیزن 28-2027 میں 324 لاکھ میٹرک ٹن پیداوار کے لیے کسانوں کو تقریباً 90,962 کروڑ روپے کی ادائیگی متوقع ہے۔

ملزم موقع سے گرفتار، پھر بھی 'نامعلوم' کے خلاف ایف آئی آر پر سپریم کورٹ برہم

تفتیش میں کوتاہی پر یوپی پولیس کی سرزنش، سی بی آئی کو معاملہ سونپنے کا اشارہ

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے بدھ کے روز اتر پردیش پولیس کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ "قواعد کی پاسداری ایک الگ بات ہے اور حد سے زیادہ لچک دکھانا دوسری۔" عدالت نے یہ تبصرہ اس وقت کیا جب پولیس نے جائے وقوعہ سے ہی ملزم کو گرفتار کرنے کے باوجود ایک "نامعلوم شخص" کے خلاف دست درازی کا مقدمہ درج کردیا۔ بلند شہر ضلع میں دست درازی کے ایک مقدمے میں ملزم کی پیشگی ضمانت منسوخ کرنے کی درخواست کی سماعت کے دوران، سپریم کورٹ نے سخت تبصرہ کیا اور اشارہ دیا کہ اتر پردیش پولیس کو تحلیل کر کے تمام تفتیش سی بی آئی کے حوالے کی جا سکتی ہے۔ جسٹس سنجے کمار اور جسٹس سنجیو سچدیوا پر مشتمل بنچ نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا، "قواعد کی پاسداری ایک الگ بات ہے اور حد سے زیادہ لچک دکھانا دوسری۔ اور اس طرح مقدمے کو دبانے کی کوشش؟ اس بارے میں جتنا کم کہا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔" اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او) کو اگلی سماعت پر عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کرتے ہوئے بنچ نے پوچھا، کیا آپ اسی طرح تفتیش کرتے ہیں؟ ہم نے کئی مقدمات میں کوتاہیاں دیکھی ہیں۔ ہر معاملے میں آپ کا کوئی نہ کوئی ایجنڈا ہوتا ہے۔ اگر آپ مقدمات کو اس طرح نمٹائیں گے تو لوگ آپ پر کیسے بھروسہ کریں گے؟" بنچ نے کہا، "بہتر ہوگا کہ ہم سی بی آئی سے کہیں کہ وہ مداخلت کرے اور یوپی پولیس سے تمام تفتیش اپنے ہاتھ میں لے لے۔ ہم یوپی پولیس کو تحلیل بھی کر سکتے ہیں۔ "یہ سب بکواس کسی نہ کسی مرحلے پر بند ہونی چاہیے۔" عدالت نے درخواست گزار کے اس موقف کا نوٹس لیا کہ پولیس کی رپورٹ "جانبدارانہ" تھی۔ نشاندہی کی گئی کہ پولیس نے ابتدائی طور پر ایک "نامعلوم شخص" کے خلاف ایف آئی آر درج کی لیکن جب عدالت نے رپورٹ طلب کی تو انہوں نے بغیر کسی تفتیش کے اس میں ملزم کا نام شامل کردیا۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ پولیس نے ایک "نامعلوم" موٹر سائیکل سوار کے خلاف ایف آئی آر درج کی، حالانکہ مشتبہ شخص کو موقع پر ہی پکڑ کر مقامی پولیس کے حوالے کردیا گیا تھا۔

پٹاخوں پر مکمل پابندی کے بجائے مذہبی جذبات اور صحت کا توازن ضروری: سپریم کورٹ

مخصوص اوقات میں پٹاخے چلانے پر غور، بیریم اور شور کی سطح کی جانچ ہوگی

نئی دہلی: دیوالی سے قبل پٹاخوں کے استعمال سے متعلق معاملے کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ پورے ملک میں پٹاخوں پر مکمل پابندی عائد کرنے کے بجائے مذہبی جذبات اور صحت و ماحول سے متعلق خدشات کے درمیان توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ عدالت نے کہا کہ ایسا حل تلاش کیا جائے گا جس میں مذہبی جذبات کا بھی احترام ہو اور لوگوں کی صحت و ماحول کو بھی تحفظ حاصل ہو۔ سماعت کے دوران جسٹس ایم ایم سندریش نے کہا کہ پورے ملک میں پٹاخوں پر مکمل پابندی سے کچھ لوگوں کے مذہبی جذبات متاثر ہوں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ عدالت مکمل پابندی کے حق میں نہیں ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی کہیں بھی 24 گھنٹے پٹاخے چلانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، کیونکہ اس سے بیمار افراد، بزرگوں اور بچوں کی صحت متاثر ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ وہ ایسا متوازن حل تلاش کرنے کی کوشش کرے گا جو تمام متعلقہ پہلوؤں کو مدنظر رکھے۔ عدالت کے مطابق پٹاخے چلانے کے لیے مخصوص اوقات مقرر کیے جاسکتے ہیں اور یہ بھی طے کیا جائے گا کہ کس نوعیت کے پٹاخوں کے استعمال کی اجازت ہوگی اور کن پٹاخوں پر پابندی برقرار رہے گی۔

ایس آئی آر تنازع پر 'انڈیا' اتحاد کا مشترکہ لائحہ عمل طے، ملک گیر احتجاج کا اعلان

2 اکتوبر سے 'جمہوریت بچاؤ' مارچ، 6 اکتوبر کو الیکشن کمیشن تک مارچ ہوگا

نئی دہلی: بدھ کے روز انڈیا اتحاد نے ایس آئی آر تنازعہ کے حوالے سے مشترکہ لائحہ عمل کو حتمی شکل دی۔ اس میں ریلیاں منعقد کرنا اور جمہوریت بچاؤ X مارچ کا اہتمام کرنا شامل ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ تمام جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ انتخابات ای وی ایم (الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں) کے بجائے بیلٹ پیپرز کے ذریعے کرائے جانے چاہئیں۔ اپوزیشن اتحاد نے اپنے رہنماؤں کے درمیان ساڑھے تین گھنٹے طویل اجلاس کے بعد اس کا اعلان کیا۔ اجلاس میں شریک افراد میں کھڑگے، کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی اور راہل گاندھی، ٹی ایم سی کی سربراہ ممتا بنرجی، جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، آر جے ڈی کے تیجسوی یادو اور این سی پی (ایس پی) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے شامل تھیں۔ اجلاس کے بعد مشترکہ بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ انہوں نے مل کر کام کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ کانگریس صدر کھڑگے نے بتایا کہ اتحاد میں شامل تمام جماعتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دو اکتوبر سے آٹھ اکتوبر کے درمیان نوجوانوں اور این جی اوز کو شامل کر کے "جمہوریت بچاؤ" مارچ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفاتر کے باہر احتجاجی مظاہرے کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن کے تمام ارکان پارلیمنٹ چھ اکتوبر کو الیکشن کمیشن تک مارچ کریں گے۔ انہوں نے جانکاری دی کہ اپوزیشن رہنما اکتوبر کے دوسرے ہفتے میں ووٹ چوری کرنے والی حکومت" کے خلاف اپنے خدشات کے اظہار کے لیے صدرِ ہند سے ملاقات کا وقت مانگیں گے۔ کھڑگے نے مزید کہا، "ہم پانچ بڑی ریلیاں منعقد کریں گے، ان کی تاریخوں اور مقامات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ہم عوام کو آگاہ کریں گے کہ حکومت کس طرح حکومت کو منتخب کرنے کا ان کا حق چھین رہی ہے۔" کھڑگے نے اعلان کیا کہ یکم نومبر کو دہلی میں ایک بہت بڑی ریلی کا انعقاد کیا جائے گا۔ کھڑگے نے یہ بھی کہا کہ انڈیا اتحاد کے رہنما سپریم کورٹ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایس آئی آر اور انتخابی بے ضابطگیوں سے متعلق مقدمات کی کارروائی میں تیزی لائے۔

رام مندر تحریک میں گورکھ پیٹھ کے دونوں سنتوں کا اہم کردار ہے: یوگی آدتیہ ناتھ

مہنت دگ وجے ناتھ اور اویدیا ناتھ کی برسی پر خراج عقیدت تقریب کا اختتام

گورکھپور، 30 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ایودھیا میں شری رام جنم بھومی پر مندر کی تعمیر میں گورکھ پیٹھ کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایودھیا میں رام للا کے پرکٹ ہونے کے وقت مہنت دگ وجے ناتھ موجود تھے، جبکہ غلامی کی علامت ڈھانچے کو ہٹانے کے لیے شری رام جنم بھومی مکتی یگیہ سمیتی کی قیادت مہنت اویدیا ناتھ نے کی تھی۔ مسٹر یوگی نے بدھ کو برہملین مہنت دگ وجے ناتھ کی 57 ویں اور راشٹر سنت مہنت اویدیا ناتھ کی 12 ویں برسی کے موقع پر منعقدہ ہفت روزہ خراج عقیدت تقریب کے آخری دن اپنے گرو مہنت اویدیا ناتھ کی برسی پر منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گورکھ پیٹھ کے دونوں معزز سنتوں نے سنت سماج کو متحد کرنے کے ساتھ شری رام مندر، سماج اور ملک کے لیے اپنی زندگی وقف کردی۔ انہوں نے کہا کہ وقت، سماج اور ملک کے تقاضوں کے مطابق چلنا ہی عظیم شخصیات کی خوبی ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے دونوں برہملین مہنتوں کی یاد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں کامیابی کا سب سے بڑا منتر استقامت ہے۔ استقامت کا جذبہ ہمیں آگے بڑھنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ جب ہم برہملین مہنت دگ وجے ناتھ اور برہملین مہنت اویدیا ناتھ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بھی اسی طرح کی تحریک ملتی ہے۔ بھگوان شیو اور شیو بھکتی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جس کی ہم تعریف کرتے ہیں، ہمیں اس کے مطابق بننے کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اگر ہم شیو بھکت ہیں تو بھگوان شنکر کی طرح سازگار اور ناموافق حالات میں یکساں اور بے غرض رہنا چاہیے۔ ہمیں تضادات کے درمیان عوامی فلاح کا راستہ ہموار کرنا ہے۔ بھگوان شیو نے ناموافق حالات میں زہر اپنے گلے میں دھار لیا، اسی لیے انہیں نیل کنٹھ کہا جاتا ہے۔ سماج کی خامیوں کو اپنے اندر سمو کر سماج اور عوامی فلاح کے لیے مثال قائم کرنا ہی شیوتو ہے۔ یوگی نے کہا کہ برہملین مہنت اویدیا ناتھ کی زندگی کے عزم، گرو پرمپرا میں مہنت دگ وجے ناتھ کے نظریات اور اقدار کی توسیع ہیں۔ سماج میں جب بھی تضادات پیدا ہوتے ہیں تو ان کی اصلاح کرنے کی صلاحیت ہندو سماج میں ہے۔ یہی جذبہ دونوں برہملین مہنتوں کی زندگی میں بھی نظر آتا ہے۔ مہنت دگ وجے ناتھ ہندو سماج کی طاقت کو مضبوط کرنے کے حامی تھے، جبکہ مہنت اویدیا ناتھ نے ہندو سماج کو متحد کرنے کے لیے مسلسل کام کیا۔

چیف الیکشن کمشنر انتخابی کمیٹی معاملے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو چیلنج

جسٹس ستیش چندر شرما پر 'مفادات کے ٹکراؤ' کا الزام

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنروں کے انتخاب کے لیے بنائی گئی کمیٹی سے متعلق قانون کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سپریم کورٹ کے 23 ستمبر کے منقسم فیصلے اور مشترکہ حکم کو واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک کیوریٹو عرضی دائر کی گئی ہے۔ عرضی میں الزام لگایا گیا ہے کہ معاملے کی سماعت کرنے والے دو ججوں میں سے ایک جسٹس ستیش چندر شرما مفادات کے ٹکراؤ کی صورت حال میں تھے۔ درخواست گزار جیا ٹھاکر کی جانب سے دائر اس عرضی میں دلیل دی گئی ہے کہ جسٹس شرما کو یہ بتانا چاہیے تھا کہ ان کے بیٹے، وکیل سدھارتھ شرما، جولائی 2024 سے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں الیکشن کمیشن کے مستقل وکیل کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ عرضی میں 23 ستمبر کے حکم کو منسوخ کر کے معاملے کی از سر نو کسی دوسری مناسب بنچ کے سامنے سماعت کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کیوریٹو عرضی میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ معاملے کا فیصلہ میرٹ کی بنیاد پر کیا گیا ہو، لیکن مسٹر سدھارتھ شرما کی الیکشن کمیشن کے وکیل کے طور پر تقرری جانبداری کا ایک معقول خدشہ پیدا کرتی ہے اور یہ عدالتی وقار کا سوال اٹھاتی ہے۔

شمال مشرقی دہلی فسادات کیس میں عمر خالد، شرجیل امام کو ضمانت نہیں

ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے حکم میں مداخلت سے انکار کیا

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے بدھ کے روز فروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے فسادات کے پیچھے مبینہ بڑی سازش سے متعلق مقدمے میں عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کردیں۔ چار جولائی کو کڑکڑڈوما کورٹ نے عمر خالد اور شرجیل امام کی باقاعدہ ضمانت کی درخواستیں نامنظور کردی گئی تھیں۔ دونوں نے عدالت کے حکم کے خلاف دہلی ہائی کورٹ میں اپیل کی تھی، جسے عدالت عالیہ نے مسترد کردیا۔ بنچ نے نوٹ کیا کہ یہ اپیلیں مقدمے میں ان کی ضمانت کی درخواستوں کے حوالے سے ٹرائل کورٹ کے احکامات کا نتیجہ تھیں۔ یہ معاملہ شہریت ترمیمی ایکٹ (سی اے اے) اور مجوزہ نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (این آر سی) کے خلاف احتجاج کے دوران ہونے والے فسادات کے پیچھے مبینہ سازش سے متعلق ہے۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ خالد اور امام نے اس سے قبل غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ X (یو اے پی اے) کے تحت ضمانت مانگی تھی اور ان کی درخواستیں سپریم کورٹ تک پہنچی تھیں۔ سپریم کورٹ نے اپنے سامنے پیش کیے گئے سات ملزمان میں سے پانچ کو ضمانت دے دی تھی لیکن خالد اور امام کی درخواستیں مسترد کردی تھیں۔ ہائی کورٹ نے نشاندہی کی کہ سپریم کورٹ نے خالد اور امام کے کردار کو دیگر ملزمان کے کردار سے الگ قرار دیا تھا اور انہیں مبینہ سازش کا 'نظریاتی محرک' قرار دیا تھا۔ اپنی ضمانت کی درخواستیں مسترد ہونے کے وقت، سپریم کورٹ نے انہیں یہ آزادی دی تھی کہ وہ محفوظ گواہوں کے بیانات ریکارڈ ہونے کے بعد یا ایک سال گزرنے کے بعد (جو بھی پہلے ہو) نئی درخواستیں دائر کرسکتے ہیں۔

ایس آئی آر مکمل ہونے والی ریاستوں میں فارم 6 سے اضافی ڈیکلریشن ہٹا

نئے ووٹر کارڈ کے لیے آباؤ اجداد کی تفصیلات دینا اب ضروری نہیں

نئی دہلی۔ ہندوستانی الیکشن کمیشن (ای سی آئی) نے ان ریاستوں میں آن لائن فارم 6 میں ایس آئی آر سے متعلق اضافی اعلان کو ہٹا دیا ہے، جہاں 'خصوصی گہری نظر ثانی' (ایس آئی آر) مکمل ہوچکی ہے۔ الیکشن کمشنروں کی جانب سے فارم 6 میں نئی شق شامل کرنے پر اعتراض کے بعد یہ قدم اٹھایا گیا۔ یعنی اب نئے ووٹر کارڈ بنوانے کے لیے لوگوں کو اپنے آباؤ اجداد سے متعلق دستاویزات یا معلومات دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق 3 الیکشن کمشنروں میں سے 2 نے فارم 6 میں تبدیلی پر اعتراض کیا تھا۔ الیکشن کمشنر وویک جوشی نے کہا تھا کہ 'رجسٹریشن آف الیکٹرز رولز 1960' کے تحت فارم 6 کے قواعد میں ترمیم کیے بغیر تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ دوسرے الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو بھی ان سے متفق تھے۔ 26 ستمبر کو تینوں کمشنروں کی میٹنگ میں بھی یہ معاملہ اٹھا تھا۔ گزشتہ دنوں ایک میڈیا رپورٹ میں انکشاف ہوا تھا کہ الیکشن کمشنر وویک جوشی اور سکھبیر سنگھ سندھو نے گزشتہ 10 مہینوں میں 14 بار ایس آئی آر سے متعلق معاملوں میں اپنا اعتراض درج کرایا تھا۔ ان میں فارم 6 اور 'ای سی آئی این ای ٹی' کا معاملہ بھی شامل تھا۔ حالانکہ 26 ستمبر کو الیکشن کمیشن کی مکمل ٹیم کی میٹنگ کے بعد جاری پریس ریلیز میں الزامات کو یہ کہتے ہوئے خارج کردیا گیا تھا کہ معاملہ ملازمین سے متعلق تھا۔ وہیں 'ای سی آئی این ای ٹی' پر آن لائن فارم 6 کے عمل میں ایس آئی آر سے وابستہ ڈیکلریشن شامل کیے جانے پر بھی سندھو نے اعتراض کیا تھا، اور اس تبدیلی کو غیر قانونی بتاتے ہوئے ہٹانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اب فارم 6 میں نئی شق کو ہٹانے کا فیصلہ کمیشن کی پوری ٹیم کے فیصلے کے چند دنوں بعد لیا گیا کہ یہ شرط صرف ایس آئی آر کے عمل کے دوران ہی نافذ ہوگی۔ فارم 6 میں شامل کیے گئے ڈیکلریشن میں ووٹر کارڈ بنوانے والے نئے درخواست دہندگان خود کو یا اپنے والدین، دادا، دادی، نانا، نانی کو پہلے ہوئے ایس آئی آر کے دوران تیار ووٹر لسٹ سے جوڑنے والی تفصیلات دینی ہوتی تھیں۔

www.avadhnama.com
AVADHNAMA

جہاں نما

اودھ نامہ
لکھنؤ، جمعرات، یکم/اکتوبر ، ۲۰۲۶

قطری وزیر اعظم نے نیتن یاہو کو جنگی مجرم قرار دیا

قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن الثانی نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو جنگی مجرم قرار دے دیا۔ قطر کے وزیر اعظم نے برطانوی براڈ کاسٹر پیئرز مورگن (Piers Morgan) کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں کہا کہ غزہ میں جو کچھ کیا گیا ہے وہ جنگی جرائم ہیں، جو بھی اس کا ذمہ دار ہے، وہ جنگی مجرم ہے۔ قطر کے وزیر اعظم نے حماس کے عسکری آپریشنز کی مالی معاونت کے الزامات مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی حکومت نے قطر کے خلاف مہم چلائی جس کا مقصد ثالث کے طور پر قطر کے کردار کو کمزور کرنا تھا۔ شیخ محمد بن عبدالرحمن الثانی نے کہا کہ غزہ میں اسپتالوں اور اسکولوں کو نشانہ بنایا گیا، کوئی بھی جواز یا دلیل ان کارروائیوں کو درست ثابت نہیں کرسکتی، نیتن یاہو سمیت جو بھی ان کارروائیوں کا ذمہ دار ہے وہ جنگی مجرم ہے۔

عراق سے امریکی افواج کا انخلا، عراقی وزیر اعظم کا 'یوم خودمختاری' منانے کا اعلان

بغداد: (ایجنسی) دو دہائیوں سے زائد عرصے تک عراق میں موجود رہنے کے بعد امریکی افواج نے آج عراق میں اپنا مشن باقاعدہ طور پر ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے عراق سے انخلا مکمل کرلیا۔

غیر ملکی خبرساں ایجنسی کے مطابق امریکی مشن کے خاتمے کی خوشی میں عراقی فوج نے دارالحکومت بغداد اور نجف کی سڑکوں پر فوجی گاڑیوں کے ساتھ پریڈ کی۔ عراقی وزیر اعظم علی الزیدی نے ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یکم اکتوبر کو یوم خودمختاری کے طور پر منانے کا بھی اعلان کیا۔ امریکا اور عراق کے درمیان 2024 میں اس فوجی مشن کو ختم کرنے پر اتفاق ہوا تھا جس کے بعد فوجی رفتہ رفتہ ملک بھر کے اڈوں سے نکل کر صرف شمالی کردستان کے خودمختار علاقے تک محدود ہو گئے تھے۔ یاد رہے کہ امریکی افواج نے 2003 میں عراقی صدر صدام حسین کی حکومت ختم کرنے کے لیے عراق پر حملہ کیا تھا۔ 2011 کے اختتام پر امریکی افواج واپس چلی گئی تھیں، لیکن تین سال بعد جب داعش نے عراق کے ایک تہائی حصے پر قبضہ کر لیا تو امریکی افواج عراق واپس آ گئیں۔ اس طویل تنازع میں 4500 سے زائد امریکی فوجی مارے گئے (جو افغان جنگ میں ہلاکتوں سے لگ بھگ دوگنی تعداد ہے) جبکہ اس دوران 2 لاکھ سے زائد عراقی شہری بھی لقمہ اجل بنے۔

امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون کے ترجمان شان پارنیل کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا شمالی عراق میں جس آخری فضائی اڈے پر واشنگٹن کے مسلح دستے اب تک موجود تھے، وہاں سے ان کی اور ان کے عسکری ساز و سامان کی حتمی واپسی کا عمل اب مکمل ہوگیا ہے۔ پینٹاگون کے ترجمان نے اپنے بیان مین مزید کہا کہ عراق سے یہ امریکی فوجی انخلا "منظم طریقے سے مکمل" ہوگیا ہے۔ پینٹاگون کے اس بیان میں یہ بھی کہا گیا، "یہ انخلا اس عبوری عمل کا مظہر بھی ہے، جس کے ذریعے جنگ کے زمانے میں ایک عسکری اتحادی مشن اب خود عراقی دستوں کی قیادت میں ایسی سکیورٹی کوششوں میں بدل گیا ہے، جن میں زیادہ اہمیت اب دوطرفہ بنیادوں پر سکیورٹی پارٹنرشپ کی ہے۔"

عراق سے امریکی دستوں کا یہ انخلا واشنگٹن اور بغداد کے مابین ایک معاہدے کے تحت عمل میں آیا۔ اس انخلا کو ایران کے حمایت یافتہ عراقی مسلح گروہ، جو خود کو امریکہ اور اسرائیل کے خلاف 'مزاحمت کے محور' کا حصہ قرار دیتے ہیں، اس لیے خوش ہیں کہ وہ امریکی فوج کی اس مکمل واپسی کو اپنی فتح کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ امریکہ نے ایک کثیر الملکی عسکری اتحاد کی قیادت کرتے ہوئے 2003ء میں صدر صدام حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے عراق میں فوجی مداخلت کی تھی، جس کے بعد 2011ء میں امریکی فوجی عراق سے واپس چلے گئے تھے۔

اس کے تین سال بعد بغداد حکومت نے امریکہ سے داعش کے خلاف جنگ میں فوجی مدد کی درخواست کر دی تھی اور واشنگٹن کی قیادت میں دوبارہ ایک فوجی مشن عراق بھیج دیا گیا تھا۔ عراق سے امریکی فوجیوں کا حتمی انخلا اب اسی عسکری مشن کے اختتام پر عمل میں آیا ہے۔

امریکی ووٹر ٹرمپ کے اتحادیوں کو شکست دیں، ایرانی اپیل

ایران کے پاسداران انقلاب نے امریکیوں پر زور دیا ہے کہ وہ مڈٹرم الیکشن میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اتحادیوں کو ووٹ کے ذریعے اقتدار سے باہر کردیں۔ ادھر ایران اور امریکہ کے مابین جنگ ختم کرانے کی قطر کی سفارتی کوششیں جاری ہیں۔ ایران کے پاسداران انقلاب کی جانب سے منگل کو جاری کیے گئے 26 صفحات پر مشتمل ایک خط میں امریکی عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے سیاسی اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے موجودہ حکمرانوں کو ان کے عہدوں سے ہٹائیں اور اسرائیل کے لیے امریکی حمایت اور واشنگٹن کی بیرون ملک فوجی مداخلت کو بھی مسترد کر دیں۔ اگرچہ یہ امکان بہت کم ہے کہ یہ اپیل امریکی ووٹروں کے فیصلوں پر اثر انداز ہوگی، کیونکہ ممکن ہے بہت سے امریکی اسے ایرانی میڈیا میں شائع ہونے کے باوجود دیکھیں بھی نہ، تاہم اس خط میں ان مسائل کا ذکر کیا گیا ہے جن کے بارے میں امریکی سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ 3 نومبر کے وسط مدتی کانگریسی انتخابات سے قبل وہ صدر ٹرمپ اور ان کی ریپبلکن پارٹی کے لیے مشکلات کا باعث بن رہے ہیں۔ ان انتخابات میں حزب اختلاف کی جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کو کانگریس کے ایک یا دونوں ایوانوں میں دوبارہ اکثریت حاصل ہوسکتی ہے، جس سے ٹرمپ کے سیاسی ایجنڈے کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ ایران کی پاسداران انقلاب فورس کے خط میں کہا گیا، "ان برے، دھوکے باز اور پُرتشدد سیاست دانوں کو اقتدار سے ہٹا دیں، جو امریکہ کی موجودہ صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔ اپنے سیاست دانوں کو سمجھائیں کہ دنیا بدل چکی ہے۔" ڈونلڈ ٹرمپ نے 2024 کی صدارتی مہم کے دوران نئے جنگی تنازعات سے گریز، موجودہ تنازعات کے خاتمے اور مہنگائی کم کرنے کے وعدے کیے تھے، تاہم ایران کے خلاف شروع کی گئی جنگ نے عالمی سطح پر ایندھن کی قیمتوں میں اضافے اور مشرق وسطیٰ میں تنازعے کے پھیلنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ٹرمپ کی مقبولیت میں کمی

21 ستمبر کو جاری ہونے والے روئٹرز/ اپسوس کے سروے کے مطابق صرف 17 فیصد امریکی رائے دہندگان نے ٹرمپ کی جانب سے مہنگائی اور اخراجات زندگی سے نمٹنے کے طریقہ کار کی منظوری دی۔ امریکیوں کے مطابق یہی نومبر میں ان کے ووٹ کے حقدار امیدواروں کا تعین کرنے والا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ ایران پر امریکی حملوں کی صرف 34 فیصد افراد نے حمایت کی۔ ٹرمپ نے 2016 میں ریپبلکن پارٹی کی روایتی پالیسی سے ہٹتے ہوئے عراق پر امریکی حملے کو ایک "بڑی غلطی" قرار دیا تھا۔

قطر کی ثالثی کوششیں

ایران، جو پورے مشرق وسطیٰ سے امریکی افواج کے انخلا کو اپنا حتمی مقصد قرار دیتا ہے، عراق سے امریکی انخلا کو خطے میں اپنے اتحادی مسلح گروہوں پر مشتمل "مزاحمتی محور" کی فتح قرار دے رہا ہے۔ امریکہ اور ایران متعدد مرتبہ مذاکرات اور کئی جنگ بندیوں کے باوجود جنگ ختم کرنے کے لیے تاحال کوئی قابل عمل راستہ تلاش نہیں کر سکے۔ قطر ایک بار پھر ممکنہ ثالث کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اس سے قبل قطر نے جون میں ایک مفاہمتی یادداشت تیار کرانے میں معاون کردار ادا کیا تھا، جس کے نتیجے میں مختصر مدت کے لیے جنگ بندی ہوئی تھی۔ امریکی اور ایرانی حکام نے نیویارک میں پیر کو قطری ثالثوں سے الگ الگ بات چیت کی، تاہم یہ واضح نہیں ہوسکا کہ منگل کو دونوں فریقوں کے مابین کوئی پیغام رسانی ہوئی یا نہیں۔

دبئی سے اسرائیل جانیوالی پرواز میں پائلٹ لڑ پڑے طیارے کی سعودی عرب میں ہنگامی لینڈنگ

دبئی سے اسرائیل جانے والی پرواز میں پائلٹ لڑ پڑے جس کے بعد طیارے نے سعودی عرب میں ہنگامی لینڈنگ کی۔ دبئی سے تل ابیب جانے والی فلائی دبئی کی پرواز FZ1073 نے پہلے ہنگامی کوڈ 7700 اور پھر مختصر وقت کے لیے ہائی جیکنگ سے متعلق کوڈ 7500 جاری کیا۔ فلائٹ ٹریکنگ کے مطابق ہنگامی صورتحال کے بعد پرواز کو اردن کی فضائی حدود سے سعودی عرب کی جانب موڑ دیا گیا اور بعدازاں طیارے کو فوجی طیاروں نے گھیرے میں لے کر سعودی عرب کے تبوک ایئرپورٹ پر لینڈ کرا دیا جب کہ طیارے میں 150 سے زائد اسرائیلی سوار تھے۔ ترجمان اسرائیلی وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ دبئی سے تل ابیب کی پرواز کا واقعہ ہائی جیکنگ نہیں ہے جبکہ سینئر اسرائیلی عہدیدار کا کہنا ہے کہ اماراتی ایئر لائن پر سب سے بڑی تباہی کو روک دیا گیا ہے۔ اسرائیلی عہدیدار کے مطابق طیارے کے معاون پائلٹ سے تحقیقات جاری ہیں، ایسے اشارے مل رہے ہیں کہ اس نے طیارہ کریش کرنے کے لیے کنٹرول سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔ اس حوالے سے اسرائیلی میڈیا نے بھی بتایا کہ ابتدائی جائزے کے مطابق ہنگامی سگنل کاک پٹ میں پائلٹس کے درمیان جھگڑے کے دوران فعال ہوا۔ ایوی ایشن ذرائع کے مطابق غیر ملکی ایئر لائن کی متبادل پرواز بھی تبوک پہنچ گئی ہے جو مسافروں کو لے کر تل ابیب کے لیے ڈیڑھ گھنٹے میں روانہ ہوگی۔ ایوی ایشن ذرائع کا کہنا ہے کہ بیشتر اسرائیلی شہریوں سمیت دیگر مسافر تبوک ایئرپورٹ پر موجود ہیں۔ ذرائع کے مطابق طیارے کے پائلٹس کے درمیان دورانِ پرواز مبینہ طور پر ہاتھا پائی کے باعث ہائی جیکنگ کا سگنل فعال ہوا، تاہم طیارے میں ہائی جیکنگ نہیں ہوئی۔ تبوک ایئرپورٹ کے حکام کے مطابق پرواز کے زخمی پائلٹ اور معاون پائلٹ کو اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

ایران کو قطر کے ذریعے آبنائے ہرمز کی تجویز پر امریکی جواب موصول

تہران، 30 ستمبر (یو این آئی) - ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کو قطر کی ثالثی کے ذریعے امریکہ کی جانب سے پیش کردہ تجویز کا جواب موصول ہوگیا ہے۔ ایرانی حکومت کی ترجمان فاطمہ مہاجرانی نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ مہاجرانی نے واشنگٹن کے جواب کی تفصیلات بتانے سے گریز کیا اور یہ بھی نہیں بتایا کہ تہران اب کیا اقدامات کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ عراقچی نے کابینہ کو یورپی ممالک، خلیجی ریاستوں اور دیگر ممالک کے ساتھ اپنی ملاقاتوں اور اقوام متحدہ میں ہونے والی بات چیت سے آگاہ کیا، جس میں آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے سے متعلق ایران کی شرائط بھی شامل تھیں۔ یہ شرائط ثالثوں کے ذریعے امریکی فریق تک پہنچائی گئی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بدھ کو کابینہ کے اجلاس کے دوران عراقچی نے امریکی تجویز صدر مسعود پزشکیان کے سامنے پیش کی۔

دریں اثنا، ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ تہران اسلام آباد مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر کامیاب عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق انہوں نے یہ بات کہی۔ پزشکیان نے کہا کہ مذاکرات کے فوائد اور حاصل ہونے والی پیش رفت کی وضاحت کو ایران کے مخالفین کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ یہ شفافیت برقرار رکھنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ایران نے اسلام آباد مفاہمت کی یادداشت کی کسی بھی شق میں اپنے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ پزشکیان نے معاہدے کو باعث فخر اور ایران سے متعلق پیش رفت کے دوران فیصلہ کن اور انتہائی مؤثر دستاویز قرار دیا۔ ایران نے کہا ہے کہ اس کی شرائط میں امریکی فوجی اور اقتصادی دباؤ کا خاتمہ، منجمد یا محدود ایرانی اثاثوں کی رہائی اور محفوظ بحری راستے پر اتفاق شامل ہے۔ تہران نے گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر قطر کے ذریعے دو گھنٹے جاری رہنے والی بات چیت کے دوران یہ شرائط واشنگٹن تک پہنچائی تھیں۔ ایران نے آبنائے ہرمز سے آمدورفت پر پابندیاں برقرار رکھی ہیں اور واشنگٹن سے جون میں طے پانے والی مفاہمت کی یادداشت کے تحت اپنے وعدے پورے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تہران کا کہنا ہے کہ جب تک اس کی شرائط پوری اور امریکی وعدوں پر عمل درآمد نہیں ہوتا، آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر نہیں کھولا جائے گا۔ پزشکیان نے آبنائے ہرمز کو علاقائی اور عالمی سلامتی کے لیے تزویراتی اہمیت کا حامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ سمندری علاقوں میں ایران کی مضبوط موجودگی نے ملک کی اہم اقتصادی شاہراہوں کو متاثر ہونے سے بچایا۔ عالمی یوم بحری جہازرانی کے موقع پر بدھ کو پزشکیان نے سمندر کو ایران کے لیے محض پانی کا ذخیرہ قرار دینے کے بجائے اسے ایک الٰہی نعمت اور ملک کی تاریخ، شناخت اور طرز زندگی کا لازمی حصہ قرار دیا۔ انہوں نے اسے ایران کے حال اور مستقبل کے لیے مواقع کا ایک بڑا ذریعہ بھی قرار دیا۔ صدر نے کہا، آبنائے ہرمز، جو دنیا کی اہم ترین بحری گزرگاہوں میں سے ایک ہے، خطے اور دنیا کی سلامتی اور معیشت میں خصوصی مقام رکھتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، اس تزویراتی آبی گزرگاہ کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر ذمہ دارانہ ہے اور خطے کے ممالک کی سلامتی، استحکام اور مفادات کے تحفظ پر مبنی ہے۔ پزشکیان نے زور دیا کہ خلیج فارس اور اس کی آبی گزرگاہوں میں پائیدار سلامتی کا انحصار سب سے بڑھ کر خطے کے ممالک کے تعاون، ذمہ داری اور فعال کردار پر ہے۔ انہوں نے گزشتہ ایک سال کے دوران ایران کی اہم اقتصادی شاہراہوں کو برقرار رکھنے میں ملک کی بحری برادری کے کردار کو بھی سراہا۔ واشنگٹن اور تہران نے جون میں آبنائے ہرمز کے ذریعے آزادانہ بحری آمدورفت سے متعلق مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے تھے۔ تاہم بعد میں اس تزویراتی آبی گزرگاہ میں سکیورٹی انتظامات سے متعلق اختلافات کے باعث اس پر عمل درآمد رک گیا۔

چین کا ایران و امریکہ سے اسلام آباد معاہدے کی طرف واپسی کا مطالبہ

تہران ارنا چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے مشرقِ وسطیٰ میں امن کی بحالی کے لیے اپنی کوششوں کا اعادہ کرتے ہوئے ایک بار پھر ایران اور امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ اسلام آباد معاہدے کی طرف واپس آئیں۔ چینی ٹیلی ویژن کے حوالے سے ارنا کی رپورٹ کے مطابق، گوجیاکون (Guo Jiakun) نے بدھ کے روز ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ چین تنازعات کو سیاسی اور سفارتی ذرائع سے حل کرنے کی حمایت کرتا ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایران اور امریکہ پرامن حل کی پاسداری کریں گے، اسلام آباد مفاہمت کی طرف واپس آئیں گے اور جلد از جلد مذاکرات کا دوبارہ آغاز کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا: ہم مشرقِ وسطیٰ میں امن و استحکام کے حصول کے حوالے سے صدر شی جن پنگ کے پیش کردہ اقدامات اور نقطہ نظر کی روشنی میں خلیج فارس کے خطے میں امن و استحکام کی بحالی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھنے کے لیے تیار ہیں۔" اس سے قبل، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ ملاقات کے دوران صدر شی نے اس بات پر زور دیا تھا کہ بیجنگ، تہران اور واشنگٹن کی اسلام آباد معاہدے کی طرف واپسی کا خیر مقدم اور حمایت کرتا ہے۔

امریکی اسٹریٹیجک پیٹرولیم ریزرو میں پھر کمی

تہران - ارنا - امریکہ کے اسٹریٹیجک پیٹرولیم ریزرو میں کمی کا سلسلہ جاری ہے اور سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یہ ذخائر 1982 کے بعد اپنی کم ترین سطح پر ہیں۔ رائٹرز کے حوالے سے آئی آر این اے کے مطابق، امریکی محکمہ توانائی کے اعداد و شمار کے مطابق "امریکی اسٹریٹیجک ریزرو" میں خام تیل کے ذخائر گزشتہ ہفتے 283.8 ملین بیرل تک گر گئے، جو کہ اکتوبر 1982 کے بعد کی کم ترین سطح ہے۔ یہ کمی ان ذخائر سے 172 ملین بیرل تیل واگزار کرنے کے امریکی معاہدے کا حصہ ہے۔ ارنا کے مطابق، امریکی اسٹریٹیجک پیٹرولیم ریزرو 1975 میں تیل پیدا کرنے والے ممالک کی جانب سے امریکا پر تیل کی پابندیاں عائد کیے جانے کے بعد بنایا گیا تھا، جس کی وجہ سے تیل کی سپلائی میں دھچکا لگا تھا۔ اگرچہ امریکی اسٹریٹیجک پیٹرولیم ریزرو کی قانونی صلاحیت 714 ملین بیرل ہے، لیکن ذخائر کا اصل حجم گزشتہ برسوں کے دوران اتار چڑھاؤ کا شکار رہا ہے۔ کیونکہ مختلف حکومتوں یا کانگریس نے ملک کے تیل کے اضافی ذخائر کو سپلائی کی کمی یا حکومتی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔

ٹرمپ کا اے آئی کا نام بدل کر سپر انٹیلی جنس رکھنے کا حکم

واشنگٹن، 30 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کو ایک ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کیے جس میں وفاقی حکومت کے سرکاری مواصلات میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے لیے سپر انٹیلی جنس (ایس آئی) کی اصطلاح استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ آرڈر میں کہا گیا ہے کہ سپر انٹیلی جنس کی اصطلاح اس تیزی سے تیار ہوتی ہوئی ٹیکنالوجی کی صلاحیتوں کی بہتر عکاسی کرتی ہے، جو انسانی ذہانت کے انفرادی پہلوؤں کی نقل کرنے یا خودکار کرنے سے کہیں آگے ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے منگل کو صحافیوں کو بتایا کہ یہ مصنوعی نہیں ہے، ہم سب اس پر متفق ہیں۔ ایگزیکٹو آرڈر کے تحت تمام وفاقی ایجنسیوں سے عوامی مواصلات، ویب سائٹس، رپورٹس اور پالیسی دستاویزات میں "سپر انٹیلیجنس" یا "ایس آئی" کی اصطلاح استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ مائیکل کراتسیوس، آفس آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پالیسی کے ڈائریکٹر، اس بات کا تعین کریں گے کہ آیا نئی اصطلاح کی سرکاری تعریف کو تبدیل کرنے یا بڑھانے کی ضرورت ہے۔

میانمار: شمالی راکھائن میں کم از کم 50 افراد ہلاک

ینگون، 30 ستمبر (یو این آئی) میڈیا رپورٹ کے مطابق، میانمار کی فوج کی جانب سے ریاست راکھائن کے شمالی قصبے کیوکتاؤ میں ایک دن پہلے کیے گئے فضائی حملے میں کم از کم 50 افراد ہلاک ہو گئے ہیں دی اراوتی اخبار نے منگل کے روز رپورٹ کیا کہ فوج نے پیر کو شمالی راکھائن کے قصبے کیوکتاؤ میں ایک پل اور مارکیٹ پر حملہ کیا، جو اس وقت ایک اپوزیشن گروپ کے کنٹرول میں ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ اس حملے میں تقریباً 58 دیگر افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ایک فوجی جیٹ طیارے نے کساپناڈی یا کالادان پل اور ایک پرہجوم بازار کو نشانہ بنایا جسے انڈین مارکیٹ کہا جاتا ہے، جہاں ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں پیدل چلنے والے، خریدار اور مزدور شامل تھے۔ دریائے کالادان کے کناروں پر واقع ساحلی قصبے کیوکتاؤ پر اس ہفتے کا یہ حملہ، برمی جنتا کے رہنما من اونگ ہلاینگ کے رواں سال اپریل میں صدر منتخب ہونے کے بعد سے اب تک کے مہلک ترین حملوں میں سے ایک ہے۔ میانمار برسوں سے ایک طویل خانہ جنگی کا شکار ہے، جس میں فروری 2021 میں من اونگ ہلاینگ کی جانب سے منتخب حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد مزید شدت آ گئی تھی۔ ملک کے مختلف حصوں میں کئی نسلی اپوزیشن گروپس من اونگ ہلاینگ کی حکومت کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

پاکستان سعودی عرب کے دفاع کیلئے تمام ذرائع استعمال کرے گا: آصف

روم، 30 ستمبر (یو این آئی) پاکستان نے ایران کے حمایت یافتہ حوثی جنگجوؤں کے حملوں میں اضافے کے درمیان سعودی عرب کو براہِ راست فوجی مدد فراہم کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے کہا ہے کہ اسلام آباد مملکت کے دفاع کے لیے دستیاب تمام ذرائع استعمال کرے گا۔

روم میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے آصف نے پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان نئے باہمی دفاعی انتظام کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد اس معاہدے کے تحت ریاض کی حمایت کے لیے پرعزم ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق آصف نے کہا، میں تفصیلات میں نہیں جاؤں گا، لیکن ظاہر ہے جب میں کہتا ہوں کہ ہم اس انتظام کے تحت سعودی عرب کے دفاع کے پابند ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس جو بھی ذرائع دستیاب ہیں، وہ سعودی عرب کے لیے بھی دستیاب ہوں گے۔ میرے خیال میں یہ ایک واضح اور قطعی بیان ہے۔ آصف نے اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ آیا پاکستانی فوج یمن میں حوثیوں کے خلاف فضائی حملوں میں حصہ لے گی یا نہیں اور نہ ہی انہوں نے بتایا کہ آیا سعودی عرب نے باضابطہ طور پر فوجی مدد طلب کی ہے۔ تاہم انہوں نے پاکستان کے موقف کو واضح کرتے ہوئے کہا، سعودی عرب کا کوئی بھی دشمن پاکستان کا دشمن ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہونی چاہیے۔ پاکستان کی فوجی قیادت نے بھی مملکت کی حمایت کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ فوج کے ترجمان لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے کہا کہ پاکستان سعودی عرب کی حمایت کے لیے اپنی پوری طاقت استعمال کرے گا اور اس عزم کو غیر مشروط قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سفارتی اور عملی طور پر سعودی عرب کے ساتھ کھڑا ہے اور ضرورت پڑنے پر اسلام آباد کسی بھی حد تک جانے کے لیے تیار ہے۔ یہ بیانات پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے فوجی سربراہان کی ریاض میں ملاقات کے چند روز بعد سامنے آئے ہیں، جس میں سکیورٹی کی صورتحال اور حوثیوں کے حملوں کے جواب پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا۔ آصف نے کہا کہ حوثیوں نے سعودی عرب پر میزائل اور ڈرون حملوں میں اضافہ کیا ہے اور یمن کے بحیرہ احمر کے ساحل کے ساتھ اپنی موجودگی بھی بڑھائی ہے۔ ان کے مطابق جنگجوؤں نے تزویراتی بندرگاہی شہر المخا اور بحیرہ احمر کے کئی جزائر پر قبضہ کر لیا ہے، جس سے وہ باب المندب آبنائے کے مزید قریب پہنچ گئے ہیں۔ باب المندب عالمی بحری تجارت کی ایک اہم گزرگاہ ہے۔ آصف کے مطابق حوثیوں نے سعودی عرب کی تیل تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا ہے اور آبنائے کے ذریعے سعودی ٹینکروں کی آمدورفت میں خلل ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مکہ معاہدے میں سعودی عرب کے ساتھ نیٹو رکن ترکی اور جوہری ہتھیار رکھنے والا پاکستان بھی شامل ہے۔

قطری ثالثی کی امریکہ، ایران کے درمیان مذاکرات میں معمولی پیش رفت

نیویارک، 30 ستمبر (یو این آئی) امریکہ اور ایران کے درمیان سفارتی پیش رفت کے لیے قطری ثالثوں کی کوششوں میں معمولی پیش رفت ہوئی ہے، کیونکہ دونوں میں سے کوئی بھی فریق سمجھوتے پر آمادہ نظر نہیں آتا۔ مذاکرات سے واقف تین افراد نے ایکسیوس کو یہ اطلاع دی۔ مذاکرات میں تعطل نے اس خدشے کو بڑھا دیا ہے کہ تنازع دوبارہ بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی حکام کا خیال ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نومبر میں وسط مدتی انتخابات کے بعد دوبارہ فوجی کارروائی کا حکم دے سکتے ہیں۔ قطری حکام کی ثالثی جاری رکھنے کی توقع ہے، تاہم دو ذرائع نے بتایا کہ دوحہ واشنگٹن اور تہران دونوں کے رویے سے بتدریج مایوس ہوتا جا رہا ہے۔ قطری ثالث علی الشوادی نے پیر کو نیویارک میں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور ان کے وفد کے ساتھ کئی گھنٹے مذاکرات کیے۔ مذاکرات میں قطر کی جانب سے پیش کردہ دو صفحات پر مشتمل سمجھوتے کی تجویز بھی شامل تھی، جس کا مقصد ایران کے امریکی بحری ناکہ بندی ختم کرنے کے مطالبے اور واشنگٹن کی جانب سے ایران کے جوہری پروگرام پر رعایتوں کے اصرار کے درمیان راستہ نکالنا تھا۔ پیر ہی کو الشوادی نے واشنگٹن میں ٹرمپ کے ایلچی جیرڈ کشنر اور دیگر امریکی حکام سے ملاقات کی۔ نائب صدر جے ڈی وینس بھی مذاکرات کے ایک حصے میں شریک ہوئے۔ وائٹ ہاؤس نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ہفتے کے آغاز میں امریکی حکام نے بالواسطہ مذاکرات کو مثبت اور تعمیری قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ ایران نے جوہری معاملات پر لچک دکھانے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ امریکی حکام نے یہ بھی کہا تھا کہ ٹرمپ ایران کے جوہری پروگرام کو محدود کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کے بدلے تہران پر عائد پابندیوں میں نرمی اور منجمد ایرانی اثاثے جاری کرنے پر غور کرنے کو تیار ہیں۔ تاہم بعد میں ٹرمپ نے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے ٹروتھ سوشل پر کہا کہ انہوں نے ایران کو کچھ بھی پیش نہیں کیا۔ ایک ذریعے کے مطابق پیر کے مذاکرات میں کوئی نمایاں پیش رفت نہیں ہوئی۔ ذرائع نے کہا، معاملہ تعطل کا شکار ہے۔

رومانیہ میں سیاسی جمود: یورپ نواز نامزد وزیر اعظم کو اکثریتی پارلیمانی حمایت نہ مل سکی

یورپی یونین کے رکن مشرقی یورپی ملک رومانیہ کی پارلیمان میں نئے سربراہ حکومت کے طور پر نامزد کردہ یورپ نواز سیاست دان کو اکثریتی تائید حاصل نہ ہو سکی اور یہ ملک ابھی تک سیاسی جمود کا شکار ہے۔ ملکی دارالحکومت بخارسٹ سے بدھ 30 ستمبر کو ملنے والی رپورٹوں کے مطابق قومی پارلیمان کی طرف سے وزیر اعظم کے طور پر نامزد کردہ رہنما اور یورپی پارلیمان کے رکن زیگفریت موریشان کو قومی پارلیمنٹ کے منتخب اراکین کی اکثریت کی طرف سے اعتماد کا ووٹ حاصل نہ ہو سکا۔ موریشان ایک ایسے ترقی پسند سیاست دان ہیں، جو واضح طور پر یورپ نواز سوچ کے حامل ہیں۔ ان کی نامزدگی کے مسترد کیے جانے کی بڑی وجہ یہ رہی کہ رومانیہ کی سیاست میں انتہائی دائیں بازو کی سوچ کے لیے تائید مسلسل زیادہ ہوتی جا رہی ہے اور اس صورت حال نے اس ملک کو ایک طویل سیاسی بحران سے دوچار کر رکھا ہے۔ اعتماد کے ووٹ کے لیے ہونے والی رائے شماری میں موریشان کو 182 ارکان کی حمایت حاصل ہوئی، جبکہ انہیں اپنی نامزدگی کی توثیق کے لیے 233 ارکان کی تائید درکار تھی۔ یوں ان کی قیادت میں بخارسٹ میں نئی ملکی حکومت قائم کرنے کی کوشش اپنی تکمیل سے قبل ہی ناکام ہو گئی۔ رومانیہ میں گزشتہ عام انتخابات کے بعد وجود میں آنے والی نئی پارلیمان کے لیے یہ تیسرا موقع تھا کہ اسے کسی نامزد وزیر اعظم کی تقرری کی توثیق کرنا تھی۔

مراکش کے بادشاہ نے فاطمہ الزہرا المنصوری کو ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم مقرر کیا

رباط، 29 ستمبر (یو این آئی) مراکش کے بادشاہ محمد ششم نے فاطمہ الزہرا المنصوری کو ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ وہ عرب دنیا میں اس عہدے پر فائز ہونے والی دوسری خاتون ہیں۔ شاہی محل نے منگل کو جاری ایک بیان میں کہا کہ 50 سالہ المنصوری، جو شہری منصوبہ بندی کی وزیر اور مراکش کے شہر مراکش کی میئر رہ چکی ہیں، کو نئی حکومت تشکیل دینے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ المنصوری نے ٹیلی ویژن پر خطاب میں اپنی تقرری کو واقعی تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا، ہمارے ملک کی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون حکومت کی قیادت کی ذمہ داری سنبھال رہی ہے۔ یہ صرف میرے لیے نہیں بلکہ تمام مراکشی خواتین کے لیے باعث فخر ہے۔

یہ تقرری گزشتہ ہفتے ہونے والے پارلیمانی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے چار روز بعد ہوئی ہے۔ بادشاہت کے حامی اصالت و معاصرت پارٹی (پی اے ایم) نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرتے ہوئے 395 رکنی ایوان نمائندگان میں 97 نشستیں جیتی ہیں۔ تاہم پی اے ایم حکومت سازی کے لیے درکار 198 نشستوں کی واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکی، اس لیے اسے اتحادی حکومت تشکیل دینا ہوگی، جو المنصوری کی پہلی بڑی ذمہ داری ہوگی۔ 2008 میں بادشاہ کے قریبی ساتھی فواد علی الہمہ نے پی اے ایم کی بنیاد رکھی تھی۔ پارٹی نے تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے، تاہم جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی (پی جے ڈی) اور فیڈریشن آف ڈیموکریٹک لیفٹ سمیت بعض جماعتوں نے اپوزیشن میں رہنے کا اعلان کیا ہے۔ نئی حکومتی اتحادی جماعتیں 2030 کے فیفا ورلڈ کپ سے قبل اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی ترجیحات اور تقسیم کا فیصلہ کریں گی۔ 2030 کا عالمی کپ بنیادی طور پر مراکش، پرتگال اور اسپین میں منعقد ہونا ہے۔ المنصوری عرب دنیا میں وزیر اعظم بننے والی دوسری خاتون ہیں۔ ان سے قبل تیونس کی نجلا بودن اکتوبر 2021 سے اگست 2023 تک وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہی تھیں۔ 1976 میں مراکش کے شہر مراکش میں پیدا ہونے والی المنصوری نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور فرانس کی یونیورسٹی آف مونٹ پیلیئر سے اعلیٰ مطالعات کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ انہوں نے امریکہ کی نیویارک یونیورسٹی سے اینگلو سیکسن بزنس لا میں بھی ڈپلومہ کیا۔ وہ کم عمری میں ہی مقامی حکومت میں شامل ہوگئیں اور 2009 میں مراکش کی میئر منتخب ہوئیں، یوں وہ شہر کی میئر بننے والی پہلی خاتون بنیں۔ پہلی مدت مکمل ہونے کے بعد 2021 کے انتخابات میں وہ دوبارہ مراکش میونسپل کونسل کی سربراہ منتخب ہوئیں۔ المنصوری نے پارلیمانی سیاست میں بھی تجربہ حاصل کیا اور مسلسل کئی مدتوں میں ایوان نمائندگان کی رکن منتخب ہوتی رہیں۔ اکتوبر 2021 میں وہ قومی حکومت کا حصہ بنیں اور انہیں قومی علاقائی منصوبہ بندی، شہری ترقی، رہائش اور شہری پالیسی کی وزیر مقرر کیا گیا۔ ان کی وزارت کے دوران براہ راست رہائشی امداد کا پروگرام، شہری منصوبہ بندی اور علاقائی ترقی سے متعلق اصلاحات اور الحوز زلزلے سے متاثرہ افراد کی دوبارہ آبادکاری جیسے اہم امور ان کی ذمہ داریوں میں شامل رہے۔

ڈی ایم زیڈ میں بارودی سرنگ دھماکے پر جنوبی کوریا کا شمالی کوریا سے معافی کا مطالبہ

سیول، 30 ستمبر (یو این آئی) جنوبی کوریا نے بدھ کو شمالی کوریا سے مطالبہ کیا کہ وہ غیر فوجی علاقے (ڈی ایم زیڈ) میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں تین جنوبی کوریائی فوجیوں کے زخمی ہونے پر معافی مانگے۔ دوسری جانب پیانگ یانگ نے سیول کے من گھڑت نتائج کو مسترد کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر جنوبی کوریا کے فوجیوں نے شمالی کوریائی فوجیوں پر فائرنگ کی تو سرحدی دستے فوری اور بے رحمانہ جوابی کارروائی کریں گے۔ 1953 میں کوریائی جنگ کے خاتمے کے لیے طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کی نگرانی کرنے والی امریکہ کی قیادت میں اقوام متحدہ کی کمان (یو این سی) نے کہا ہے کہ جنوبی کوریا کے ساتھ مشترکہ تحقیقات میں جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کی تصدیق ہوئی ہے۔ کمان نے فوجی حد بندی لائن (ایم ڈی ایل) کے جنوبی جانب شمالی کوریا کی ایک اور فعال اینٹی پرسنل بارودی سرنگ کی بھی نشاندہی کی ہے۔ یونہاپ کے مطابق یو این سی نے کہا، تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر یو این سی نے طے کیا ہے کہ جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ یو این سی طے شدہ جنگ بندی کے طریقہ کار کے ذریعے اس خلاف ورزی سے نمٹ رہا ہے۔ 21 ستمبر کو ہونے والے دھماکے ڈی ایم زیڈ کے جنوبی کوریائی حصے میں ہوئے تھے۔ یہ علاقہ دونوں کوریاؤں کو الگ کرنے والا انتہائی مضبوط حفاظتی حصار والا بفر زون ہے۔ دھماکے ایک فوجی تلاشی کارروائی کے دوران ہوئے، جس میں تین جنوبی کوریائی فوجی زخمی ہوئے، جن میں سے دو کی حالت شدید بتائی گئی۔ یو این سی کے مطابق دھماکے ایم ڈی ایل سے تقریباً 10 میٹر جنوب میں ہوئے۔ جنوبی کوریا نے بتایا کہ اس کے فوجی اس علاقے میں تلاشی لے رہے تھے جہاں شمالی کوریا کی جانب سے بارودی سرنگیں بچھائے جانے کا شبہ تھا، اسی دوران تقریباً ایک منٹ کے وقفے سے دو دھماکے ہوئے۔ جنوبی کوریا کی فوج نے کہا کہ اس کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ بارودی سرنگیں غالب امکان کے مطابق شمالی کوریا نے سرحد پر جاری مضبوط حفاظتی تعمیرات کے حصے کے طور پر بچھائی تھیں۔ سیول نے پیانگ یانگ سے معافی مانگنے اور سرحد پر بارودی سرنگیں بچھانے سمیت دیگر تعمیراتی سرگرمیاں فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف (جے سی ایس) نے کہا کہ تحقیقات کے مطابق دھماکوں کی وجہ شمالی کوریا کی بچھائی گئی بارودی سرنگیں ہونے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ فوج کے مطابق یہ سرنگیں شمالی کوریا کی جانب سے سرحد کو مزید مضبوط بنانے کی جاری کوششوں سے منسلک معلوم ہوتی ہیں۔ شمالی کوریا نے تحقیقات کے نتائج مسترد کر دیے۔ رہنما کم جونگ اُن کی بااثر بہن کم یو جونگ نے جنوبی کوریا کی تحقیقات کو واضح طور پر خود ساختہ ڈھونگ قرار دیتے ہوئے سیول پر کشیدگی بڑھانے کے لیے شواہد گھڑنے کا الزام عائد کیا۔ کورین سینٹرل نیوز ایجنسی (کے سی این اے) کے مطابق کم یو جونگ نے کہا، جس حقیقت کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے وہ یہ ہے کہ جمہوریہ کوریا کے مسلح غنڈے اب بے بنیاد نتائج گھڑ رہے ہیں اور ڈی پی آر کے کے خلاف سیاسی اور فوجی اشتعال انگیزی کے لیے اپنے طرزِ عمل کو مناسب اور متناسب اقدامات کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہمارے فوجیوں نے ایک بار بھی سرحد عبور نہیں کی۔ کم یو جونگ نے خبردار کیا کہ اگر جنوبی کوریا کے فوجیوں نے براہِ راست شمالی کوریا کے فوجیوں پر فائرنگ کی تو سرحدی یونٹس فوری اور بے رحمانہ جوابی کارروائی کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی مسترد کیا کہ سرحدی تعمیرات کے دوران شمالی کوریائی فوجی ایم ڈی ایل عبور کر کے جنوبی جانب داخل ہوئے تھے۔ ان کے مطابق یہ کام خودمختاری کا مکمل استعمال ہے اور اس کا کسی فوجی مقصد سے کوئی تعلق نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈی ایم زیڈ میں دھماکے کے مقام پر کم از کم چار شمالی کوریائی بارودی سرنگیں بچھائی گئی تھیں، جن میں وہ دو سرنگیں بھی شامل ہیں جو پھٹ گئی تھیں۔

کسان خوشحال ہوگا تو ملک کی معیشت مضبوط ہوگی: اکھلیش یادو

ایس پی حکومت میں سستی بجلی، مفت آبپاشی اور فصلوں کی مناسب قیمت کا وعدہ

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ کسان خوشحال ہوگا، تبھی ملک کی معیشت مضبوط ہوگی۔ کسان محنت کرتا ہے۔ پورے ملک کا پیٹ بھرتا ہے۔ کسان آگے بڑھے گا تو ملک آگے بڑھے گا۔ جناب یادو نے سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ جی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کسانوں کے لیے بڑے فیصلے لیے۔ سب سے پہلے کسانوں کی آواز اٹھائی۔ کسانوں کی لڑائی لڑی۔ کسانوں کو آگے بڑھایا۔ سماج وادی پارٹی ریاستی صدر دفتر لکھنؤ میں بدھ کے روز منعقد کسان کانفرنس کے بعد پریس کانفرنس میں جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے کسانوں کو دھوکا دیا ہے۔ کسانوں کو وقت پر کھاد، بیج، کیڑے مار ادویات اور پانی نہیں ملا۔ کھیتی کے کام آنے والی مشینوں پر جی ایس ٹی لگا دیا۔ کسانوں کے سامنے بحران ہے۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت کسانوں کے لیے کھاد، بیج، پانی، سستی کیڑے مار ادویات اور مشینوں کا انتظام کرے گی۔ بی جے پی حکومت کسانوں کو زبردستی نینو یوریا فروخت کر رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی اس کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چینی سے منافع کما رہی ہے۔ پٹرول میں ایتھنول ملا کر منافع کما رہی ہے۔ اس کا فائدہ کسانوں کو کیوں نہیں مل رہا ہے؟ جناب یادو نے کہا کہ سبز رنگ ہریالی اور کسانوں کی خوشحالی کی علامت ہے۔ سبز اور سرخ رنگ مل کر سماج وادی پارٹی کا پرچم بنتا ہے۔ سماج وادی پارٹی کسانوں کی ہمدرد ہے۔ سماج وادی حکومتوں نے ہمیشہ کسانوں کے مفاد میں فیصلے لیے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں کسانوں کو فصلوں کی فائدہ مند قیمت دی جائے گی۔ کسانوں کو خصوصی سہولیات دے کر فائدہ پہنچائیں گے۔ بی جے پی حکومت میں دالوں، تلہن، گیہوں، دھان، گنے، آلو سے لے کر دودھ تک ہر فصل اور پیداوار میں کسانوں کو نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ حکومت کسانوں کی کوئی مدد نہیں کر رہی ہے۔ بی جے پی حکومت کے تمام دعوے جھوٹے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں دودھ کے لیے بڑے پیمانے پر ڈیری بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی حکومت میں سب سے پہلے مظفر نگر میں بجلی فیڈر علیحدگی ہوئی تھی۔ کسانوں کو کھیتی کے لیے الگ سے بجلی ملتی تھی، آبپاشی معاف ہوگئی تھی۔ بی جے پی حکومت نے سماج وادی پارٹی کی حکومت میں لگائے گئے بجلی کے کارخانوں کو مکمل نہیں کیا۔ جو حکومت بجلی کے کارخانے نہیں لگا سکتی، وہ کسانوں کو کبھی سستی بجلی نہیں دے سکتی۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں ہم بجلی کے کارخانے لگا کر سستی بجلی دیں گے۔ آبپاشی مفت ہوگی۔ گنے کے کسانوں کی ادائیگی 24 سے 48 گھنٹے میں کر دی جائے گی۔ نوجوانوں کو ملازمت اور روزگار دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت بیچولی ہے۔ کسانوں کی مدد نہیں کرتی ہے۔ ابھی سیلاب سے دھان، گنے اور دالوں کی فصلوں کو بھاری نقصان ہوا ہے۔ لیکن حکومت نے کوئی مدد نہیں کی۔ ہماری مانگ ہے کہ حکومت کسانوں کو فصلوں کے نقصان کی بھرپائی کرے۔ اس موقع پر جناب اکھلیش یادو نے پروگرام میں شامل ہونے والے بڑی تعداد میں بزرگ، محنتی اور ایماندار کسانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جناب اکھلیش یادو نے سیلاب کے لیے بی جے پی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ دریاؤں میں سلٹ جمع ہوگئی ہے۔ حکومت نے دریاؤں کی ڈیسلٹنگ نہیں کی۔ دریا اتھلے ہو رہے ہیں۔ مٹی بھر رہی ہے۔ دریاؤں کی گہرائی کم ہو رہی ہے۔ پانی کہاں جائے گا؟ لکھنؤ میں پشتوں کی غلط ڈیزائن کے سبب پانی بھر رہا ہے۔ پشتے سیلاب روکنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ لیکن اس حکومت میں پشتوں کی ڈیزائن ایسی ہوگئی ہے کہ لکھنؤ میں سیلاب اور آبی جمع ہونے کی صورت حال پیدا ہوگئی۔ سوچنے والی بات ہے کہ گومتی ریور فرنٹ پر پانی نہیں بھرا، وہیں پشتوں کی دوسری طرف آبی جمع ہے۔ جب وزیر اعلیٰ جی خود پل، پلیا ڈیزائن کر رہے ہیں تو سیلاب اور آبی جمع تو ہوگا ہی۔ گورکھپور میں سیلاب اور آبی جمع ہونے کے لیے خود وزیر اعلیٰ جی ذمہ دار ہیں۔

راجیہ سبھا انتخابات: رام گوپال یادو اور دھن راج پریمل ناتھوانی نے پرچہ داخل کیا

راجیہ سبھا انتخابات کے لیے آج سماج وادی پارٹی کے اہم قومی جنرل سکریٹری پروفیسر رام گوپال یادو اور جناب دھن راج پریمل ناتھوانی نے اسمبلی بھون پہنچ کر نامزدگی کا پرچہ داخل کیا۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو، قومی جنرل سکریٹری اور سابق کابینی وزیر جناب شیو پال سنگھ یادو سمیت سماج وادی پارٹی کے اراکین اسمبلی اور اہم رہنما موجود رہے۔

شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین علی زیدی دہلی میں اعزاز سے سرفراز

لکھنؤ۔ زی میڈیا کی جانب سے نئی دہلی کے کراؤن پلازا میں منعقد معروف "40 انڈر فورٹی کانکلیو سیلیبریٹنگ وژنری لیڈرس" میں سماج، قیادت اور اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ میں بہترین اور شفاف خدمات کے لیے بورڈ کے چیئرمین علی زیدی کو اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی نائب صدر اور اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ تیرتھ سنگھ راوت کے دست مبارک سے دیا گیا۔ اس سلسلے میں علی زیدی نے کہا کہ یہ اعزاز صرف میرا نہیں بلکہ ان تمام لوگوں کے اعتماد اور تعاون کا نتیجہ ہے جو معاشرے کو ایک نئی سمت دینے اور وقف املاک کے تحفظ اور عوامی مفاد میں ہمارے ساتھ مسلسل کھڑے رہے۔ انہوں نے کہا کہ زی میڈیا کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ، جس نے 40 سال سے کم عمر نوجوان قیادت، مفکرین اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے والوں کی کوششوں کو یہ باوقار پلیٹ فارم فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز مجھے معاشرے اور ریاست کی ترقی کے لیے مزید خلوص اور لگن کے ساتھ کام کرنے کی نئی توانائی فراہم کرتا ہے۔

مسجد ملکہ کشور میں جشن امام حسن عسکری آج

لکھنؤ۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ولادت کے سلسلے میں مسجد ملکہ کشور، کشمیری محلہ میں جمعرات کو جشن امام عسکری منایا جائے گا۔ جشن کے کنوینر خوشنود مصطفیٰ نے بتایا کہ جشن کا آغاز قاری محمد علی تلاوت قرآن پاک سے کریں گے اور نظامت مولانا گرج لکھنوی کریں گے۔ جشن محفل سے عباس متقی زیدی رات 8 بجے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شعراء امام علیہ السلام کی شان میں اپنا کلام پیش کریں گے۔ جشن کا اہتمام غلامان امام حسن عسکری نے کیا ہے۔

ٹرانسپورٹ کمشنر کا ایکشن، پریاگ راج کے مسافر، مال بردار افسر معطل

لکھنو 30 ستمبر۔ بدعنوانی کے خلاف ریاستی حکومت کی زیرو ٹالرنس پالیسی کے تحت، وزیر ٹرانسپورٹ کی ہدایات پر، ٹرانسپورٹ کمشنر مسٹر آشوتوش نرنجن نے پریاگ راج کے مسافر/مال بردار افسر مسٹر رنویر سنگھ چوہان کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے اور ان کے خلاف موجود ضابطوں کے تحت تادیبی کارروائی شروع کر دی ہے۔ معطلی کی مدت کے دوران، مسٹر رنویر سنگھ چوہان ٹرانسپورٹ کمشنر، ہیڈ کوارٹر کے دفتر سے منسلک رہیں گے۔ ٹرانسپورٹ کمشنر نے بتایا کہ ڈپٹی ٹرانسپورٹ کمشنر (زون) کانپور نے بتایا کہ پریاگ راج کی انفورسمنٹ ٹیم کی گاڑی میں ایک پرائیویٹ شخص کو نوٹ گنتے ہوئے دیکھا گیا۔ یہ گاڑی، نمبر 3603، پریاگ راج کے مسافر/سامان افسر کی ہے۔ پرائیویٹ شخص انفورسمنٹ گاڑی میں نقدی گن رہا ہے، جبکہ مسافر/سامان کا افسر اور انفورسمنٹ عملہ وہاں موجود نہیں ہے، جو قابل اعتراض ہے۔ مسٹر رنویر سنگھ چوہان کو اس فعل کے لیے پہلی نظر میں ذمہ دار پایا گیا ہے۔ مذکورہ شخص کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈی ٹی او نفاذ کی کارروائی کے دوران پرائیویٹ افراد کے ذریعے غیر قانونی وصولیاں کی جا رہی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر چوہان کا اپنے عملے پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ مسٹر چوہان کے اقدامات نے محکمہ کی شبیہ کو داغدار کیا ہے۔ معطلی کی مدت کے دوران، مسٹر رنویر سنگھ چوہان کو گزارہ الاؤنس، نصف اوسط تنخواہ/آدھی تنخواہ کے برابر چھٹی الاؤنس، اور مذکورہ رقم پر مہنگائی الاؤنس ادا کیا جائے گا۔ شری رنویر سنگھ چوہان کے خلاف مندرجہ بالا تادیبی کارروائی کرنے کے لیے، شری وی کے۔ سنگھ، ڈپٹی ٹرانسپورٹ کمشنر (اربن ٹرانسپورٹ)، اتر پردیش کو انکوائری آفیسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے، جو انکوائری کا عمل مکمل کریں گے اور ایک ماہ کے اندر انکوائری رپورٹ فراہم کریں گے۔

ایرا یونیورسٹی میں قومی تغذیہ ماہ 2026 کی اختتامی تقریب

مختلف مقابلوں میں طلبہ کی نمایاں کارکردگی، فاتحین میں اسناد تقسیم

لکھنؤ: قومی تغذیہ ماہ 2026 کے اختتامی اجلاس کا انعقاد آج ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ کے شعبہ تغذیہ وغذائیات کی جانب سے کیا گیا۔ پروگرام میں تغذیہ کی اہمیت اور صحت و بہبود کو فروغ دینے میں اس کے کردار کو اجاگر کیا گیا۔ اختتامی پروگرام کا آغاز شعبہ تغذیہ وغذائیات کی سربراہ ڈاکٹر کہکشاں پروین کے استقبالیہ خطاب سے ہوا۔ انہوں نے اس پورے پروگرام کے لیے معزز وائس چانسلر پروفیسر عباس علی مہدی اور پرو وائس چانسلر پروفیسر فرزانہ مہدی کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ کلیدی خطاب فیکلٹی آف سائنس کے ڈین پروفیسر (ڈاکٹر) اے۔ کے۔ سریواستو نے کیا۔ انہوں نے موجودہ دور کے صحت سے متعلق چیلنجوں سے نمٹنے میں شواہد پر مبنی تغذیہ اور بیداری کی اہمیت پر زور دیا۔ اجلاس سے ایرا یونیورسٹی کے ایرا انسٹی ٹیوٹ آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز اینڈ ریسرچ کے اسسٹنٹ ڈین پروفیسر (ڈاکٹر) ضیا عباس نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے تغذیہ سے متعلق بیداری کی اہمیت اور صحت و بہبود کو فروغ دینے میں تغذیہ و غذائیات کے کردار کو اجاگر کیا۔ ڈین اسٹوڈنٹ ویلفیئر پروفیسر (ڈاکٹر) تنویر خدیجہ نے بھی اجلاس سے خطاب کیا اور طلبہ اور وسیع تر معاشرے میں تغذیہ سے متعلق بیداری اور صحت مند طرزِ عمل کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ پروگرام کی ایک اہم خصوصیت ایس جی پی جی آئی، لکھنؤ کی چیف ڈائیٹیشن پروفیسر (ڈاکٹر) نروپما سنگھ کا مہمان خصوصی لیکچر تھا۔ لیکچر میں صحت کی دیکھ بھال میں تغذیہ کی اہمیت اور صحت کے نتائج کو بہتر بنانے میں ڈائیٹیشنز اور الائیڈ ہیلتھ پروفیشنلز کے کردار کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کی گئیں۔ پروگرام کے بعد قومی تغذیہ ماہ کے مقابلوں کے فاتحین میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ فاتحین کی پُرجوش شرکت، لگن اور قابلِ تعریف کامیابیوں کو سراہا گیا۔ ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ کے طلبہ نے مختلف مقابلوں میں فعال طور پر حصہ لیا اور اپنی قابلِ تعریف کارکردگی کے ذریعے شعبے کا نام روشن کیا۔ مباحثہ مقابلے میں زرمین زہرا، مریم واسی، لمانہ زہرا مہدی اور حیدر رضا نے تیسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ زرمین زہرا، مریم واسی، قائمہ رضوی اور لمانہ زہرا مہدی کو بہترین مقرر ٹیم قرار دیا گیا۔ نان فائر کوکنگ مقابلے میں تشار سنگھ، ایان شاہی، ہدا خان اور ماہبہ جمال نے پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ ویراکشی گوتم، چارو ڈکشٹ، ساریہ ایاز اور مائک عفرین نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ریل میکنگ مقابلے میں حلیمہ نے پہلی پوزیشن، سامیہ خان نے دوسری پوزیشن جبکہ آمنہ سراج اور اعزاز اصغر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پوسٹر مقابلے میں عریشہ دانش نے پہلی پوزیشن، انشا فاطمہ نے دوسری پوزیشن اور مانسی چوہان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسٹریٹ پلے مقابلے میں ٹیم لائف لائن، جس میں شروتی شرما، انشا فاطمہ، سرشٹی سنگھ، عاطفہ پروین، وفیہ حسینی بتول، ایان، ایان شاہد، زینب حسیم، جویریہ، مانسی چوہان اور تشار سنگھ شامل تھے، نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ٹیم آروگیہ رکشک، جس میں ویراکشی، چترا، قائمہ، پریانکا، ارم، حلیمہ، رایا اور زہرا بریہ شامل تھیں، نے دوسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ ٹیم جیون رکشک، جس میں زرمین زہرا، رکشا اوستھی، سارہ نقوی، آنندی مشرا، لمانہ زہرا، مریم واسی اور ارچنا گپتا شامل تھیں، نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ری بس کوئز میں ٹیم 1، جس میں عریبہ اسد، اقرا عاصف غوث، جمیرا اسلام الدین اور ذکرا شامل تھیں۔

محمود آباد میں 91واں تاریخی جلوسِ محمدی ومدحِ صحابہ شان وشوکت کے ساتھ اختتام پذیر

عقیدت کا پُرجوش منظر، جگہ جگہ شاندار استقبال، امن وسلامتی کے لیے خصوصی دعا

لکھن، (پریس ریلیز): قصبہ محمود آباد (سیتاپور) کا تاریخی 91واں جلوسِ محمدی ومدحِ صحابہ پوری شان وشوکت، عقیدت، احترام اور نظم وضبط کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر عقیدت مندوں کا بھاری ہجوم اور عوام کا بڑا اجتماع دیکھنے کو ملا۔ جلوس اپنے مقررہ راستوں سے انتہائی پرامن ماحول میں گزرا اور پورے قصبے میں روحانی و پُرنور کیفیت نظر آئی۔ جلوس میں سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں اور مدحِ صحابہ کے کلام پیش کیے گئے۔ راستے بھر مقامی افراد اور مختلف سماجی تنظیموں کی جانب سے پھولوں کی بارش کرکے استقبال کیا گیا، جبکہ عقیدت مندوں اور راہگیروں کے لیے تبرک، چائے، پانی اور ناشتے کے اسٹال بھی لگائے گئے، جو باہمی بھائی چارے اور قومی یکجہتی کی خوبصورت مثال پیش کر رہے تھے۔ جلوس محمود آباد ریلوے اسٹیشن کے صحن سے روانہ ہوکر جامع مسجد پہنچا، جہاں حافظ عبدالعظیم فاروقی اور مولانا عبدالباری فاروقی نے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل پر مدلل خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام کی اتباع کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین لوگ ہیں۔ مقررین نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حمزہ، حضرت معاویہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان بیان کی۔ انہوں نے محمود آباد میں اس پروگرام کی تاریخ اور روایت پر بھی روشنی ڈالی اور اسے شروع کرنے والے بزرگوں حضرت مولانا عبدالشکور، حضرت مولانا عبدالعلیم، حضرت مولانا عبدالعلی فاروقی، حاجی درگاہی، حاجی ذاکر، حاجی آفاق اور طیب عثمانی کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے لیے دعا کی۔ پروگرام کی نظامت حافظ ابوہریرہ عثمانی نے کی، جبکہ جامع مسجد کے امام قاری فہیم الدین ندوی نے تلاوتِ کلامِ پاک کی سعادت حاصل کی۔ جلوس کا افتتاح ایاز صدیقی (صدر شمنہ یوتھ)، عامر قریشی (لکھنؤ)، مولانا حبیب قاسمی، مولانا خطیب فتح پور، جمال فیضی، مولانا عثمان قاسمی، مولانا نازیمس قاسمی، مولانا قاسم عثمانی، مولانا ذیشان تولشمپور، قاری بلال لکھنوی، جمیل لکھنوی، نور احمد نور لکھنوی، فردوس راعینی، محمد یاسر عرف شانو، طارق خان ایڈوکیٹ (سکریٹری میلاد کمیٹی)، ڈاکٹر روح القمر، عامر عرفات (صدر)، اشتیاق شاد (نگر صدر)، اجے دویدی، حاجی وصی (نائب سکریٹری)، کلام راعین (صدر میلاد کمیٹی)، عبدالقیوم کوٹا، حاجی سیف الاسلام، معراج ہاشمی، حاجی سعید الدین، ماسٹر ہارون، امتیاز ہاشمی، محمد وصی شاعر، عبدالقوی (سابق سکریٹری)، حافظ عبداللہ خان (کانگریسی لیڈر)، طارق ایڈوکیٹ، امتیاز حسین، آصف سعید، مسعود غازی، عبدالحفیظ (بدھئی)، ڈاکٹر نظام الدین آزاد، حافظ عتیق، مولانا قاسم، حافظ فضل الباری، محمد انصار یاسین، علی عبداللہ خان، انوار حسین، معراج احمد اور قمر علی (کونسلر) کی موجودگی میں ہوا۔ اس کے بعد تمام مہمان مدرسے تک قائم مختلف اسٹالوں پر پہنچے۔ محمود آباد کی ایم ایل اے آشا موریہ، آکاش موریہ، بی ایس پی امیدوار میثم عمار رضوی اور کاشف انصاری (سابق لوک سبھا امیدوار) بھی قصبے کے مختلف مقامات پر پہنچے۔ اسٹال لگانے والوں میں حافظ ابوطلحہ، سفیان، شاداب انصاری، محفوظ زبیر، حذیفہ، فیروز، ذیشان احمد خان، داؤد انصاری، راجہ ہاشمی، آصف ہاشمی، عبدالمطلب ہاشمی، جنید اندھیری، انس اندھیری، کفیل انصاری، ٹیپو لائٹ، آفتاب انصاری، شانو ہمالیہ، ببل خان، نسیم، بھورے، نیاز، غفران، سلیمان انصاری، ڈاکٹر سہیل فاروقی وان کی ٹیم، عامر عرفات (صدر نگر پالیکا پریشد)، چھوٹو ماما، ہارون ماسٹر، زید صدیقی، ماسٹر افتخار، محمد اشفاق (ممبر ضلع پنچایت)، محمد عامر انصاری، محمد سلمان کاظمی، نگر پالیکا کے تمام کونسلرز، رشید کامرین، دانش ہاشمی، قاری رضی عالم، حافظ عرفان لونگپور، جاوید ہاشمی، ایاز انجم فاروقی، حذیبی بھائی اور آزاد رائین سمیت مختلف افراد اور انجمنوں نے استقبال کیا۔

سنی انٹر کالج میں پاکسو ایکٹ کے تحت بچوں میں بیداری پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ۔ سنی انٹر کالج میں تعلیم وتدریس کے علاوہ بچوں کو بیدار کرنے کے لئے گاہے بگاہے مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔ اس سلسلے کا ایک پروگرام بچوں کو سماجی وتہذیبی طور پر بیدار کرنے کے لئے پوکسو ایکٹ کے تحت ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت کالج کے پرنسپل شکیل احمد نے کی جبکہ مہمان خصوصی ایڈیشنل ضلع جج شوا پانڈے تھیں۔ نظامت کا فریضہ وائس پرنسپل انور قادر نے انجام دیا۔ پروگرام میں ہائر کلاس کے طلبہ کے علاوہ مختار علی محمد خالد صدیقی اور دیگر اساتذہ موجود تھے۔ اس موقع پر محترمہ شوا پانڈے نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا پوکسو ایکٹ POCSO Act ایک خطرناک قانون ہے جس کے تحت اٹھارہ سال سے کم عمر یا نابالغ بچوں کو خصوصی قانونی تحفظ دیا جاتا۔ انھوں نے بتایا کہ ہمارے ملک میں بچوں کو جنسی استحصال سے تحفظ کے لئے یہ قانون فراہم کیا گیا ہے۔ اس میں جنسی جرائم کی روک تھام کے لئے ملزمان کو سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ جرم کی سنگینی کی بنیاد پر سات سال سے لے کر عمر قید اور اس سے بھی زیادہ سزا دی جاسکتی ہے۔ انھوں نے عدالت کے ضابطہ کار پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی نیز اس بات پر زور دیا کہ آپ نہ صرف کسی بھی جنسی جرم سے محفوظ رہیں بلکہ اپنے ہم جولیوں اور آس پاس کے ماحول کو بھی اس سے محفوظ رکھنے میں بیداری کا ثبوت دیں۔ آپ پڑھ لکھ کر آگے بڑھیں، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، جج جیسے عہدوں پر فائز ہوکر اپنے کالج، اور ملک کا نام روشن کریں۔ ایک تعلیم یافتہ اور پاک صاف بھارت کی تعمیر میں روشن مستقبل کا حصہ بنیں۔ آخر میں پرنسپل شکیل احمد تمام شرکا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

گورنمنٹ گرلز انٹر کالج گومتی نگر میں عدالتی افسران نے طالبات کو پوکسو ایکٹ کے بارے میں آگاہ کیا

لکھنو 30 ستمبر۔ اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی، لکھنؤ کے زیر اہتمام آج 30 ستمبر 2026 کو گورنمنٹ گرلز انٹر کالج، گومتی نگر، لکھنؤ میں ایک خصوصی بیداری کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ کی صدارت اعزازی ممبر سکریٹری ڈاکٹر مسز منو کالیا نے کی۔ کیمپ میں طالبات کو (Protection of POCSO Children from Sexual Offences Act) قانون کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی۔ اس موقع پر اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے سکریٹری مسٹر سنتوش کمار، اسپیشل آفیسر مسٹر ونے سنگھ، ڈپٹی سکریٹری مسز شالنی مشرا، پرنسپل مسز پونم نوٹیال، ترجمان نتاشا سنہا، نیلیما سنگھ اور ڈاکٹر جیوتسنا سنگھ کے ساتھ تمام اساتذہ اور پیرالیگل رضا کار موجود تھے۔ پرنسپل نے تمام جوڈیشل افسران کو خوش آمدید کہا اور مبارکباد دی۔ ممبر سکریٹری ڈاکٹر مسز منو کالیا نے بتایا کہ اس کیمپ کا بنیادی مقصد بچوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنا اور آسان اور قابل فہم زبان میں انہیں ان کے حقوق سے آگاہ کرنا ہے۔ انہوں نے طالب علموں کو گڈ ٹچ اور بری ٹچ کے درمیان فرق کے بارے میں بتایا اور بتایا کہ وہ کس طرح کسی بھی ناخوشگوار یا ناخوشگوار صورت حال کی صورت میں اپنے والدین، اساتذہ یا براہ راست حکام سے بلا خوف وخطر شکایت درج کر سکتے ہیں۔ جناب ونے سنگھ، خصوصی افسر، نے لوگوں کو POCSO-2012 کی اہم دفعات، بچوں کے حقوق، خواتین اور بچوں کے تحفظ سے متعلق قانونی دفعات اور قانون کی خلاف ورزی کے قانونی نتائج کے بارے میں آگاہ کیا۔ جناب سنتوش کمار سکریٹری نے کہا کہ آج کے دور میں بچوں کو قانون کی بنیادی معلومات حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اکثر شعور کی کمی کی وجہ سے بچے استحصال کا شکار ہو جاتے ہیں اور خوف یا ہچکچاہٹ کی وجہ سے کسی کو بتانے سے قاصر رہتے ہیں۔ اس مہم سے بچوں کے ذہنوں سے اس خوف کو دور کرنے اور ان میں اعتماد پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

معاشرے میں اتحاد اور بھائی چارے کی مثال تھے مولانا ڈاکٹر سیادت نقوی: خورشید حیدر

امروہہ۔ امروہہ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام محلہ لکڑا واقع دربارِ حسینی میں معروف مذہبی رہنما اور دانشور حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی کی یاد میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں علاقے کے علمائے کرام، دانشوروں، ادیبوں اور شعراء نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ فاؤنڈیشن کے صدر فرمان حیدر کی جانب سے اور شاندار امروہوی کی نظامت میں منعقدہ اس پروگرام میں مقررین اور شعراء نے مولانا کی تعلیمی، ادبی اور سماجی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پروگرام کے دوران مولانا رضا علی رزن کربلائی نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سیادت نقوی ایک عظیم عالم تھے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی تعلیم کے فروغ اور معاشرے کی رہنمائی کے لیے وقف کردی۔ مرغوب صدیقی نے کہا کہ مولانا نے نئی نسل کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی اور مذہبی تربیت پر بھی خصوصی زور دیا۔ صوفی انٹرنیشنل مشن کے سید اویس رضوی اور ماہر تعلیم قمر نقوی نے مولانا کی سماجی خدمات کو یاد کیا۔ وہیں انجمن رضا کارانِ حسینی کے سکریٹری خورشید حیدر زیدی نے کہا کہ معاشرے میں امن، اتحاد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے میں مولانا کا تعاون ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اسی کے اعتراف میں انہیں قومی وبین الاقوامی سطح پر 'امن ایوارڈ' سمیت کئی اعزازات سے نوازا گیا تھا۔ انجینئر سبطِ حیدر نقوی اور مولانا ڈاکٹر شہوار نقوی نے کہا کہ مولانا کی تحریر کردہ کتابیں اور تحقیقی کام علمی دنیا کے لیے ایک قیمتی ورثہ ہیں۔ تعزیتی نشست سے مولوی حافظ احمد حسین (سجادہ نشین روضۂ عباس علی)، اقبال خان، خورشید انوار، اسلم عثمانی، سرتاج منصوری اور ڈاکٹر چندن نقوی سمیت کئی معززین نے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ نوشہ امروہوی، واحد امروہوی، ڈاکٹر لاڈلے رہبر امروہوی، پنڈت بھونیش کمار 'بھون' امروہوی، تاجدار امروہوی، ڈاکٹر مبارک امروہوی، ڈاکٹر ناصر امروہوی، شیبان قادری، سکندر شجاع امروہوی اور فروغِ احسان جیسے شعراء نے اپنے کلام کے ذریعے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس دوران امروہہ فاؤنڈیشن کی جانب سے مولانا کے بڑے صاحبزادے اور امامِ جمعہ مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش کو تعزیتی قرارداد پیش کی گئی۔

شاعر وادیب ڈاکٹر طارق قمر کو اتر پردیش ساہتیہ سبھا کا تخلیقی ایوارڈ

پریس کلب میں تقریب، ادبی خدمات اور شاعری کو بھرپور خراجِ تحسین

معروف ادبی تنظیم "اتر پردیش ساہتیہ سبھا" کی جانب سے اس بار کا تخلیقی ایوارڈ بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر وادیب ڈاکٹر طارق کو دیا گیا۔ واضح رہے کہ ساہتیہ سبھا کے اس سرجن (تخلیقی) ایوارڈ کو اس لئے بھی باوقار اور اہم مانا جاتا ہے کہ یہ گزشتہ پچیس سال میں صرف ان اہل قلم کو دیا گیا ہے جنہوں نے واقعی اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے دنیائے ادب میں ممتاز مقام حاصل کیا ہے۔۔۔ ڈاکٹر طارق قمر سے قبل یہ ایوارڈ۔ گوپال داس نیرج، ڈاکٹر کنور بے چین، اودے پرتاپ سنگھ بکل اتساہی اور وسیم بریلوی سمیت کئی اہم قلمکاروں کو مل چکا ہے۔ لکھنو کے پریس کلب میں ساہتیہ سبھا کی جانب سے منعقد کی گئی اس اہم اعزازی تقریب میں اسمائل مین سرویش استھانہ نے ڈاکٹر طارق قمر کی شخصیت وشاعری پر اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو شاعری کے حالیہ منظر نامے میں جب ہم وقار اور معیار کی بات کرتے ہیں تو ڈاکٹر طارق قمر کا نام ہمارے ذہن میں آتا ہے آج کے مشاعروں میں ڈاکٹر طارق قمر کی شرکت ادبی وقار ومعیار کا حوالہ بن چکی ہے۔۔ اس موقع پر جناب حسیب صدیقی نے کہا کہ طارق قمر جیسے پڑھے لکھے اعلیٰ تعلیم یافتہ شاعر کے استقبال و اعزاز کا مطلب اردو زبان وادب اور تہذیب وثقافت کا استقبال کرنا ہے۔ طارق قمر اردو دنیا کے ان چند شعراء میں سے ہیں جنہوں نے خود بھی پی ایچ ڈی اور ڈی لٹ کی ڈگریاں حاصل کیں اور ان کے فن اور شخصیت پر بھی پی ایچ ڈی کی گئی ہم پریس کلب آف لکھنو کی جانب سے انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں ۔۔۔اعزاز واکرام کے بعد ڈاکٹر طارق قمر سے ان کی غزلیں اور نظمیں بھی سنی گئیں جس پر موجود لوگوں نے انہیں بھرپور داد وتحسین سے نوازہ۔

ان چاہتوں کا کوئی نتیجہ نہیں تو کیا
ہم تو اسی کے ہیں وہ ہمارا نہیں تو کیا
ہماری آنکھ بظاہر جو ایک صحرا ہے
تمہارا ذکر کوئی چھیڑ دے تو دریا ہے
دستک دے کر آنکھوں کو حیرانی دے
دریا کب سے خشک پڑے ہیں پانی دے
یہ آرزو تھی اسے آئینہ بناتے ہم
اور آئینے کی حفاظت میں ٹوٹ جاتے ہم

لکھنؤ یونیورسٹی میں نئے داخل ہونے والے طلباء کے لیے استقبالیہ تقریب کا اہتمام

لکھنؤ: 30 ستمبر 2026 لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ تجارت نئے داخل ہونے والے طلباء کے استقبالیہ تقریب ہوئی ۔ پروگرام کا مقصد طلباء کو تعلیمی ماحول، پیشہ ورانہ توقعات، اور شخصیت اور کیریئر کی ترقی کے مواقع سے آشنا کرنا تھا۔ اس پروگرام میں مسٹر کمار پرشانت، کمشنر اور رجسٹرار، کوآپریٹیو، حکومت اتر پردیش نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت اور خیر مقدم پروفیسر رام ملن ڈائرکٹر شعبہ کامرس نے کیا۔ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی مسٹر کمار پرشانت نے شخصیت کی نشوونما، عملی علم، اور کلاس روم کی تعلیم کو حقیقی زندگی میں نافذ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت میں چیف الیکشن کمشنر محض ایک سرکاری عہدہ نہیں، بلکہ انتخابی جمہوریت کے نگہبان کا منصب ہے۔ ووٹر لسٹ میں کسی نام کی شمولیت یا اخراج، انتخابی عمل کی نگرانی، سیاسی جماعتوں کے لیے یکساں میدان فراہم کرنا اور انتخابات کی ساکھ برقرار رکھنا یہ سب ذمہ داریاں اسی ادارے سے وابستہ ہیں۔ اسی لیے جب چیف الیکشن کمشنر کے خلاف سنگین الزامات سامنے آتے ہیں تو سوال صرف ایک شخص کا نہیں رہتا، بلکہ پورے انتخابی نظام پر اعتماد کا سوال بن جاتا ہے۔ آج چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے بارے میں یہی سوال اٹھ رہا ہے، کیا انہیں عہدے سے ہٹانا آسان ہوگا؟ اس سوال کا جواب سیاسی نعروں سے نہیں بلکہ آئین، قانون اور موجودہ واقعات کی روشنی میں تلاش کیا جانا چاہیے۔ گیانیش کمار نے 19 فروری 2025 کو ہندوستان کے 26ویں چیف الیکشن کمشنر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔ ایس آئی آر کا موجودہ متنازعہ سلسلہ بھی انہیں کے حکم سے شروع ہوا ہے۔

چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کا معاملہ عام سرکاری افسر کو ہٹانے سے بالکل مختلف ہے۔ نئے الیکشن کمیشن قانون 2023 کی دفعہ 11 کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کے لیے پارلیمنٹ میں ایک مخصوص کارروائی کی ضرورت ہوگی سپریم کورٹ کے جج کی طرح۔ دونوں ایوانوں میں مطلوبہ خصوصی اکثریت حاصل کرنا، الزامات کی بنیاد پر کارروائی کو آگے بڑھانا اور پھر صدر کے ذریعے عہدے سے برطرفی، یہ راستہ آسان نہیں۔ اس لیے یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانا قانونی طور پر ممکن ضرور ہے، مگر سیاسی اور پارلیمانی اعتبار سے نہایت مشکل عمل ہے۔ جبکہ دوسرے الیکشن کمشنروں کی برطرفی چیف الیکشن کمشنر کی سفارش سے ہوتی ہے۔

اس پورے معاملے میں 2023 کے قانون کی دفعہ 16 خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس دفعہ کے مطابق جو شخص چیف الیکشن کمشنر یا الیکشن کمشنر رہا ہو، اس کے خلاف سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران کیے گئے کسی فعل، کام یا کہی گئی بات کے خلاف عہدے پر رہتے ہوئے اور سبکدوش ہونے کے بعد کسی بھی عدالت میں دیوانی یا فوجداری مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ اس دفعہ کو جنوری 2026 میں لوک پریہری نامی تنظیم نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ تاہم اس وقت تک دفعہ 16 پر حکمِ امتناعی جاری نہیں کیا گیا ہے۔

امریکہ، فیڈرل الیکشن کمیشن یا مقامی الیکشن آفیسرز کو بھارت کے نئے الیکشن کمیشن قانون 2023 کی طرح زندگی بھر کی قانونی چھوٹ نہیں دیتا۔ سویٹزرلینڈ اور برطانیہ بھی نہیں، کوئی یورپئے ملک بھی زندگی بھر کا تحفظ فراہم نہیں کرتا۔ ڈین مارک، فن لینڈ، آئس لینڈ، ، ناروے اور سویڈن جیسے نارڈک دیش شفافیت، جواب دہی قانون کی حکمرانی کے مضبوط اصولوں مبنی ہیں۔ پوری دنیا میں کوئی بھی ملک نہیں ہے جہاں ایسا قانون ہو۔ خود بھارت کے صدر جمہوریہ کو اس طرح کا قانونی تحفظ فراہم نہیں ہے۔

موجودہ تنازع کی بنیاد اسپیشل انٹینسیو ریویژن یعنی SIR کے دوران ووٹر لسٹ میں ہونے والی تبدیلیوں پر ہے۔ 25 ستمبر 2026 کو سپریم کورٹ میں ایک درخواست دائر کی گئی جس میں الزام لگایا گیا کہ چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے بعض فیصلے دوسرے دو الیکشن کمشنروں کی مکمل رضامندی کے بغیر کیے گئے۔ درخواست گزار نے آزاد عدالتی تحقیقاتی کمیشن یا سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں خصوصی تحقیقاتی ٹیم بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

انتخابی کمیشن نے اس سال 22 جنوری کو ECINet کے نام سے نیا ڈیجیٹل پلیٹ فارم شروع کیا تھا۔ اس کے ذریعے کمیشن کے ایپس اور پورٹلز کو ایک ہی تکنیکی ڈھانچے کے تحت لایا گیا۔ چیف الیکشن کمیشن نے کہا تھا کہ یہ نظام قانون کے مطابق بنایا گیا ہے۔ عوامی نمائندگی کے قانون 1950 اور رجسٹریشن آف الیکٹرس رولز 1960 کے تحت ہر اسمبلی حلقہ میں ووٹر لسٹ تیار کرنے، دعووں اور اعتراضات کی سماعت کرنے اور کسی نام کو لسٹ میں رکھنے یا ہٹانے کا فیصلہ کرنے کی ذمہ داری الیکٹرولر رجسٹریشن آفیسر ہوتی ہے۔ پچھلے تقریباً دس مہینوں میں ایسے حالات سامنے آئے ہیں جہاں ای آر او قانوناً فیصلہ تو لے رہے ہیں لیکن اسے سافٹ ویئر میں درج نہیں کر پا رہے ہیں۔ نئے سسٹم کی وجہ سے ان فیصلوں کا کنٹرول دہلی میں واقع آئی ٹی ڈویژن میں مرکوز ہو گیا ہے۔ سکھبر سنگھ سندھو نے خط لکھ کر ہدایت دی کہ ای آر او کے اختیارات کو محدود نہ کیا جائے۔ وہیں دوسرے کمشنر وویک جوشی نے ووٹر لسٹ کے ڈیٹا بیس کے بتدریج مرکزیت پر تشویش کا اظہار کیا۔

یہ مسئلہ اتنا بڑا ہو چکا ہے کہ بی جے پی کے اتحادی بھی سوال اٹھا رہے ہیں۔ تا کہ عوام سمجھیں کہ چراغ پاسوان سے لے کر چندر بابو نائیڈو تک غیر جانبدار اور انصاف پسند لیڈر ہیں۔ ایس آئی آر کو کمیشن کا متفقہ طور پر لیا گیا فیصلہ بتایا گیا تھا۔ مگر آر ٹی آئی کے جواب میں کہا گیا کہ ایس آئی آر کے فیصلے سے متعلق کمیشن میں کوئی فائل موجود نہیں ہے۔ چیف سکریٹری کے مطابق ایس آئی آر کا فیصلہ کمیشن نے لیا ہی نہیں، سوال یہ ہے کہ پھر پورے ملک میں ایس آئی آر کس کے حکم سے کرایا گیا۔ جس نے 13 کروڑ شہریوں سے ان کا ووٹنگ رائٹ چھین لیا۔

یہاں مسئلہ صرف عدد کا نہیں۔ انتخابی فہرست سے کسی اہل شہری کا نام نکل جانا اس کے سیاسی وجود کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جن اہل شہریوں کے نام غلطی یا ڈسکرپینسی کے نام پر خارج ہوئے، ان کے لیے مؤثر، شفاف اور قابلِ رسائی اصلاحی طریقہ کار کیا ہے؟ جمہوریت میں ووٹر صرف پانچ سال میں ایک مرتبہ کام آنے والا عدد نہیں ہوتا۔ ووٹر لسٹ میں اس کا نام اس کی سیاسی شہریت کی عملی علامت ہے۔ سوال یہ ہے رائے دہندگی کے حق سے محروم لوگوں کا ہوگا کیا؟ وہ ووٹر کارڈ کے لیے دردر بھٹکتے پھریں گے؟ ووٹنگ رائٹ نہیں تو یہ گھر دوار تمہارا کیسے؟ یہ سوال اٹھے گا۔ انتخابی فہرست کی صفائی تو سمجھ میں آتی ہے لیکن جو دہائیوں سے ووٹ دیتے آ رہے ہیں انہیں اسی بہانے رائے دہندگی کے حق سے محروم کرنا کتنا غیر انسانی ہے۔ آپ ایسے لوگوں کا کیا کریں گے؟ اجاڑ کر بھگا دیں گے یا رہنے دیں گے؟ 13 کروڑ لوگوں کا کیا ہوگا؟ اس کا جواب ن ہ حکومت دے رہی ہے نہ اپوزیشن، سپریم کورٹ بھی اس معاملہ میں خاموش ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا انسانی بحران بن سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ صفائی کے نام پر کسی اہل شہری کو جمہوری عمل سے باہر نہ کیا جائے۔

شاید مسئلہ کی سنگینی کے پیش نظر اپوزیشن مواخذے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ لیکن پارلیمنٹ میں مواخذے کی کارروائی صرف اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب آئینی تقاضوں کے تحت اسے مطلوبہ اکثریت حاصل ہو۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان عددی طاقت کا سوال کسی بھی مواخذے کی کامیابی یا ناکامی میں بنیادی کردار ادا کرے گا۔ لیکن کسی موجودہ سیاسی جماعت کے عددی حساب یا آئندہ پارلیمانی نتیجے پر قیاس کرنا مناسب نہیں۔ اصل قانونی حقیقت یہی ہے کہ مواخذہ ایک غیر معمولی اور مشکل آئینی راستہ ہے۔ اسی لیے چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کا مطالبہ کرنا نسبتاً آسان ہے، مگر اس مطالبے کو آئینی برطرفی میں تبدیل کرنا کہیں زیادہ مشکل۔

چیف الیکشن کمشنر از خود استعفیٰ دے سکتے ہیں، لیکن انہیں زبردستی عہدے سے ہٹانا آسان نہیں ہے۔ اس لیے محض سیاسی دباؤ، سڑکوں پر احتجاج یا پارلیمنٹ میں تقریروں سے چیف الیکشن کمشنر کا عہدہ ختم نہیں ہوتا۔ ثبوت، قانونی بنیاد، پارلیمانی اکثریت اور آئینی طریقۂ کار ہی سب کو ایک ساتھ کام کرنا ہوگا۔ مگر اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ کیا کسی چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانا ہی مسئلے کا حل ہے؟

جمہوریت میں ادارے افراد سے بڑے ہوتے ہیں۔ اگر آج ایک چیف الیکشن کمشنر پر سوال اٹھ رہا ہے تو کل کوئی دوسرا شخص اسی کرسی پر ہوگا۔ اصل ضرورت ایسا نظام بنانے کی ہے جس میں الیکشن کمیشن سیاسی دباؤ سے آزاد بھی ہو، مگر عوام، عدالت اور آئین کے سامنے جواب دہ بھی۔ انتخابات صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں۔ ووٹ پر اعتماد، ووٹر لسٹ پر اعتماد اور انتخابی ادارے پر اعتماد یہ تینوں مل کر جمہوریت بناتے ہیں۔

اسی لیے موجودہ بحث کا اصل امتحان شاید یہ نہیں کہ گیانیش کمار کو ہٹایا جا سکتا ہے یا نہیں، اصل امتحان یہ ہے کہ ہندوستان کا انتخابی نظام ایسا مؤثر احتسابی طریقہ پیدا کر سکتا ہے یا نہیں جس میں نہ الیکشن کمشنر کو سیاسی انتقام کا خوف ہو اور نہ ووٹر کو اپنے ووٹ کے غائب ہو جانے کا۔ کیونکہ جمہوریت میں سب سے طاقتور شخص چیف الیکشن کمشنر نہیں ہوتا، سب سے طاقتور وہ ووٹر ہوتا ہے جس کا نام ووٹر لسٹ میں موجود ہو اور جس کے ووٹ پر اسے خود بھی یقین ہو۔ ایس آئی آر نے جو صورتحال پیدا کی ہے۔ اس میں ہو سکتا ہے کوئی شخص اس کے خلاف درخواست لے کر اقوام متحدہ ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق جنیوا پہنچ جائے۔

موجودہ بحث کا اصل امتحان شاید یہ نہیں کہ گیانیش کمار کو ہٹایا جا سکتا ہے یا نہیں، اصل امتحان یہ ہے کہ ہندوستان کا انتخابی نظام ایسا مؤثر احتسابی طریقہ پیدا کر سکتا ہے یا نہیں جس میں نہ الیکشن کمشنر کو سیاسی انتقام کا خوف ہو اور نہ ووٹر کو اپنے ووٹ کے غائب ہو جانے کا۔ کیونکہ جمہوریت میں سب سے طاقتور شخص چیف الیکشن کمشنر نہیں ہوتا، سب سے طاقتور وہ ووٹر ہوتا ہے جس کا نام ووٹر لسٹ میں موجود ہو اور جس کے ووٹ پر اسے خود بھی یقین ہو۔ ایس آئی آر نے جو صورتحال پیدا کی ہے۔ اس میں ہو سکتا ہے کوئی شخص اس کے خلاف درخواست لے کر اقوام متحدہ ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق جنیوا پہنچ جائے۔

9810371907

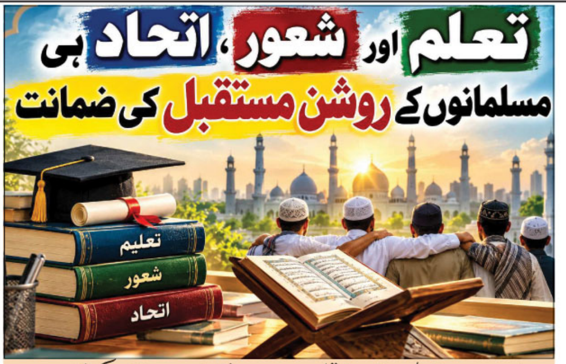

بدلتے حالات میں مسلم معاشرے کو تعلیمی بیداری، معاشی خود کفالت اور قومی یکجہتی کی ضرورت

(مولانا) محمد معروف سید نپوری

معاشرے کی تعمیر و ترقی محض نعروں، جذباتی تقریروں اور ماضی کے کارناموں پر فخر کرنے سے ممکن نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے زندہ شعور، مضبوط تعلیمی بنیاد، بلند اخلاقی اقدار اور حالات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ ضروری ہے۔ ہر قوم کو وقتاً فوقتاً اپنے اجتماعی کردار کا جائزہ لینا پڑتا ہے کہ وہ بدلتے ہوئے حالات میں کس سمت بڑھ رہی ہے، ملکی مسلمانوں کیلئے یہ سوال آج غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ وہ اپنی دینی و تہذیبی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے تعلیم، معیشت، سماجی ترقی اور قومی زندگی میں اپنا کردار کس طرح مؤثر بنا سکتے ہیں۔ یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیے کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کا راستہ اس کی تعلیمی حالت سے ہو کر گزرتا ہے۔ تعلیم صرف ملازمت حاصل کرنے یا معاشی آسودگی کا ذریعہ نہیں، بلکہ انسان میں غور و فکر، صحیح فیصلہ کرنے، اپنے حقوق و فرائض کو سمجھنے اور معاشرے کے مسائل کا حل تلاش کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتی ہے۔ جس قوم کے افراد علم سے دور ہو جائیں، ان کے لیے بدلتے ہوئے زمانے کے تقاضوں کو سمجھنا اور نئے مواقع سے فائدہ اٹھانا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کو محض ایک طبقاتی مسئلہ سمجھنے کے بجائے اجتماعی مستقبل کا بنیادی سوال قرار دینا چاہیے۔ اسلام کی پہلی وحی ہی علم و قرأت کے پیغام سے شروع ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے اہل علم کے مقام کو نمایاں کیا اور غور و تدبر کی دعوت دی۔ اس تناظر میں مسلمانوں کے لیے تعلیم کی اہمیت محض عصری ضرورت نہیں، بلکہ ان کی دینی روایت کا بھی بنیادی تقاضا ہے۔ تاہم، یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ دینی تعلیم اور عصری علوم کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کرنا درست طرزِ فکر نہیں۔ دینی تعلیم انسان کو عقیدہ، عبادت، اخلاق اور زندگی کے بنیادی اصولوں سے روشناس کراتی ہے، جب کہ جدید علوم اسے سائنس، ٹیکنالوجی، طب، قانون، معیشت اور دیگر شعبوں میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ایک متوازن تعلیمی نظام ان دونوں پہلوؤں کے درمیان صحت مند تعلق قائم کر سکتا ہے۔

مسلم معاشرے کے سامنے ایک اہم چیلنج یہ ہے کہ تعلیم کی اہمیت تسلیم کرنے کے باوجود بہت سے خاندانوں میں اسے اولین ترجیح نہیں بنایا جاتا۔ معاشی مشکلات، محدود وسائل، مناسب رہنمائی کی کمی اور تعلیمی اداروں تک رسائی کے مسائل بچوں کی صلاحیتوں کو متاثر کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر بچیوں کی تعلیم کے سلسلے میں بھی غیر ضروری رکاوٹیں سامنے آتی ہیں۔ ان مسائل کا حل محض حکومت یا کسی ایک ادارے سے توقع کرنے کے بجائے خاندان، تعلیمی اداروں، سماجی تنظیموں، اہل خیر اور مقامی قیادت کی مشترکہ کوششوں سے تلاش کرنا ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مستحق طلبہ کے لیے وظائف، مفت تعلیمی رہنمائی، کتب کی فراہمی اور مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے مراکز قائم کیے جائیں۔ اسکول چھوڑنے والے بچوں کی نشان دہی کر کے انہیں دوبارہ تعلیم سے جوڑنے کی کوشش بھی اجتماعی ترجیحات میں شامل ہونی چاہیے۔ یہاں والدین کی ذمہ داری خاص طور پر قابلِ توجہ ہے۔ بچوں کو مہنگے تعلیمی اداروں میں داخل کرانا ہی اچھی تعلیم کی ضمانت نہیں؛ ان کی روزمرہ نگرانی، مطالعے کی عادت، وقت کی پابندی، اساتذہ سے رابطہ اور ان کی ذہنی و اخلاقی نشوونما بھی ضروری ہے۔ والدین کو بچوں کی دلچسپیوں، صلاحیتوں اور مشکلات کو سمجھنا چاہیے۔ اسی طرح نئی نسل کو یہ باور کرانا بھی ضروری ہے کہ تعلیم کا مقصد صرف ڈگری حاصل کرنا نہیں، بلکہ علم کو زندگی میں بروئے کار لانا، مسائل کا حل تلاش کرنا اور دوسروں کے لیے مفید انسان بننا ہے۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کی سماجی ذمہ داریوں کا ایک اہم پہلو فکری تربیت بھی ہے۔ سوشل میڈیا نے معلومات تک رسائی آسان بنائی ہے، لیکن اس کے ساتھ غیر مصدقہ خبروں، افواہوں، اشتعال انگیز مواد اور سطحی مباحث کے پھیلاؤ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایسے ماحول میں نوجوانوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ ہر وائرل پیغام حقیقت نہیں ہوتا، ہر بلند آواز دلیل نہیں ہوتی اور ہر اختلاف دشمنی نہیں ہوتا۔ کسی خبر کو آگے بڑھانے سے پہلے اس کی تصدیق، مخالف رائے کو سمجھنے کی کوشش اور اختلاف کے باوجود شائستگی برقرار رکھنا ایک باشعور شہری کی علامت ہے۔ دینی و سماجی قیادت کو بھی چاہیے کہ وہ جذباتی ردعمل کے بجائے دلیل، تحقیق اور ذمہ دارانہ گفتگو کو فروغ دے۔

اس سلسلے میں ائمہ مساجد، علما اور اساتذہ کا کردار نہایت اہم ہے۔ مسجد صرف عبادت کی جگہ نہیں، بلکہ اخلاقی تربیت، اصلاحِ معاشرہ اور خدمتِ خلق کے جذبے کو پروان چڑھانے کا ایک مؤثر مرکز بھی بن سکتی ہے۔ خطبات اور دروس میں عبادات کے ساتھ دیانت داری، صفائی، والدین کے حقوق، پڑوسیوں سے حسن سلوک، تعلیم کی اہمیت، منشیات سے اجتناب، خاندانی ذمہ داریوں اور سماجی عدل جیسے موضوعات کو بھی مناسب جگہ ملنی چاہیے۔ تاہم، اس مقصد کے لیے وعظ و نصیحت کو عملی اقدامات سے جوڑنا ضروری ہے۔ مساجد اور مدارس کی سطح پر تعلیمی رہنمائی، غریب طلبہ کی مدد، نوجوانوں کی مشاورت اور ضرورت مند خاندانوں کی باعزت معاونت کے منظم پروگرام شروع کیے جا سکتے ہیں۔ اس سے مذہبی اداروں کا سماجی کردار مزید بامعنی ہوگا۔ تعلیم کے ساتھ معاشی خود کفالت بھی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ محض جذباتی وابستگی یا محدود وسائل کے سہارے کوئی معاشرہ دیرپا ترقی نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کو تجارت، صنعت، جدید ٹیکنالوجی، پیشہ ورانہ تربیت اور چھوٹے کاروبار کے میدانوں میں نئے امکانات تلاش کرنے چاہییں۔ نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق ہنر سیکھنے، ڈیجیٹل ذرائع سے فائدہ اٹھانے اور روزگار کے بدلتے تقاضوں کو سمجھنے کی ترغیب دی جائے۔ اس کے ساتھ مالی نظم و ضبط، بچت، کاروباری دیانت اور باہمی تعاون کو فروغ دینا بھی ضروری ہے۔ اہل ثروت افراد اگر انفرادی امداد کے ساتھ تعلیمی وظائف، ہنر مندی کے مراکز اور روزگار پیدا کرنے والے منصوبوں میں سرمایہ لگائیں تو اس کے اثرات زیادہ دیرپا ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی اجتماعی ترقی کا ایک دوسرا اہم پہلو سماجی ہم آہنگی اور قومی ذمہ داری ہے۔ ہمارا ملک ایک کثیر مذہبی، کثیر لسانی اور متنوع تہذیبی ملک ہے، جہاں مختلف طبقات کے درمیان باہمی احترام اور تعاون کی اہمیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ آئین، قانون اور جمہوری اداروں کے دائرے میں اپنے مسائل کو پیش کرنا، تعلیم و صحت جیسے مشترکہ مسائل کے حل میں تعاون کرنا اور نفرت کے بجائے مکالمے کو ترجیح دینا معاشرے کو مضبوط بناتا ہے۔ اختلافات کا وجود فطری ہے، لیکن انہیں مستقل کشیدگی میں تبدیل ہونے سے روکنا تمام ذمہ دار شہریوں کی مشترکہ ضرورت ہے۔

اس تناظر میں مسلمانوں کو اپنے اندرونی مسائل سے بھی صرفِ نظر نہیں کرنا چاہیے۔ تعلیمی اداروں کے درمیان تعاون کی کمی، باہمی اختلافات، محدود منصوبہ بندی اور اجتماعی وسائل کے غیر مؤثر استعمال جیسے مسائل ترقی کی رفتار کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ہر کام کو شخصیات کے گرد گھمانے کے بجائے ادارہ جاتی بنیادوں پر منظم کرنا ہوگا۔ تعلیمی و سماجی منصوبوں کے لیے واضح اہداف، ذمہ داریوں کی تقسیم اور نتائج کا باقاعدہ جائزہ ضروری ہے۔ حقیقی سماجی شعور کا تقاضا ہے کہ غریبوں، مزدوروں، خواتین، بچوں، بزرگوں اور محروم طبقات کے مسائل کو انسانی ہمدردی کے ساتھ سمجھا جائے۔ خون کے عطیات، طبی کیمپ، تعلیمی معاونت، قدرتی آفات کے متاثرین کی مدد اور صفائی و ماحولیات سے متعلق مہمات ایسے شعبے ہیں جہاں مذہبی و سماجی ادارے نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خدمتِ خلق جب بلا امتیاز انجام دی جاتی ہے تو وہ معاشرے میں اعتماد، قربت اور مشترکہ ذمہ داری کے احساس کو مضبوط کرتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان حالات کا شکوہ کرنے کے ساتھ اپنی اصلاح اور تعمیر کے لیے عملی قدم بھی اٹھائیں۔ ہر خاندان تعلیم کو ترجیح دے، ہر ادارہ اپنے وسائل کا مؤثر استعمال کرے، ہر صاحب استطاعت فرد کسی طالب علم کی سرپرستی کرے، ہر امام و استاد نئی نسل کی فکری و اخلاقی تربیت کو اپنی ذمہ داری سمجھے اور ہر نوجوان علم، ہنر اور کردار کی تعمیر کو اپنا نصب العین بنائے۔ اجتماعی ترقی کسی ایک رہنما، ادارے یا حکومت کے انتظار سے نہیں، بلکہ مسلسل اور منظم کوششوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم علمی و تہذیبی ورثے سے حوصلہ تو ضرور حاصل کریں، مگر مستقبل کی تعمیر حال کی حقیقتوں کو سامنے رکھ کر۔ علم کو اپنی قوت، اخلاق کو اپنی پہچان، اتحاد کو اپنی اجتماعی حکمت اور خدمتِ انسانیت کو اپنی عملی ترجیح بنانا ہوگا۔

مہتمم نور القرآن، لکھنؤ
رابطہ نمبر: 9648997110

ووٹر لسٹ سے حذف ووٹرز اپنے گھر پر موجود ملے

بہار ایس آئی آر پر سی پی آئی-ایم ایل نے جاری کی سروے رپورٹ

نندلال شرما

تیجسوی یادو اور ممتا بنرجی سمیت تمام اپوزیشن لیڈروں کی جانب سے خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے بعد تیار کی گئی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر کرائے گئے انتخابات کو منسوخ کرنے کے مطالبے کے درمیان سی پی آئی-ایم ایل (مالے) نے 'بہار ووٹر سروے 2026' رپورٹ جاری کر کے انتخابی نتائج پر ایس آئی آر کے اثرات کو لے کر نئے سوالات کھڑے کیے ہیں۔ مالے نے بہار کی 2 اسمبلی نشستوں اگیاؤں اور زیرہ دیئی کے 10-10 بوتھوں کا مئی-جون 2026 میں گھر گھر سروے کیا اور اخذ کیا کہ ایس آئی آر کے دوران جن ووٹرز کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے، ان میں سے بڑی تعداد میں ووٹر اپنے گھروں پر موجود ہیں۔ سروے کے مطابق بھوجپور علاقے کی اگیاؤں اسمبلی (محفوظ) میں ووٹرز کی مجموعی تعداد 2.73 لاکھ ہے۔ ایس آئی آر کے دوران اسمبلی کی سطح پر 20,551 نام ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے تھے۔ مالے نے ایس آئی آر کے دوران کیے گئے ڈیلیشن کی جانچ کے لیے 4 بوتھوں کا سروے کیا۔ اس دوران 735 لوگوں کا سروے کیا گیا اور ان میں 77 (10.4 فیصد) لوگ ایسے ملے، جو اپنے گھر پر موجود تھے۔ سروے کے مطابق پوری اسمبلی پر ایس آئی آر ڈیلیشن کا تخمینی اثر 137,2 ووٹوں کا ہے۔

اسی طرح پارٹی نے پری-ایس آئی آر ڈیلیشن اور پری-ایس آئی آر ایڈیشن کی جانچ کے لیے بھی 3-3 بوتھوں کا سروے کیا۔ ایس آئی آر سے پہلے اگیاؤں اسمبلی میں 5,565 نام حذف کیے گئے تھے، لیکن 3 بوتھوں کے 204 ووٹرز کے سروے میں پارٹی نے پایا کہ 46 (22.5) فیصد (ووٹر اپنے گھر پر موجود ہیں۔ اسی طرح ایس آئی آر سے پہلے اگیاؤں میں 10,611 ووٹرز ووٹر لسٹ میں شامل کیے گئے تھے۔ اس کے لیے 3 بوتھوں پر 209 ووٹرز کا سروے کیا گیا اور 29 ووٹر (13.9 فیصد) سروے ٹیم کو نہیں ملے۔ ان دونوں پیمانوں کے لیے مالے نے جنوری 2024 سے جون 2025 کی ووٹر لسٹ کو بنیاد بنایا، جبکہ ایس آئی آر کے دوران ہوئے ڈیلیشن کے لیے ایس آئی آر کے بعد کی ووٹر لسٹ کو منتخب کیا گیا۔ سی پی آئی-ایم ایل کے این سائی بالاجی بتاتے ہیں کہ "سروے 2 مراحل میں کیا گیا، پہلے مرحلہ میں ہم نے ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے لوگوں کا سروے کیا، اور دوسرے مرحلہ میں اس بات کی جانچ کی گئی کہ مذکورہ ووٹر کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہوا یا نہیں۔ پہلا مرحلہ مئی-جون 2026 میں مکمل ہوا، جبکہ دوسرا مرحلہ ستمبر 2026 میں ہوا۔ ہم نے سروے ایس آئی آر مکمل ہونے کے بعد کیا ہے۔"

اگیاؤں میں 2025 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے امیدوار مہیش پاسوان نے سی پی آئی-ایم ایل کے امیدوار شیو پرکاش رنجن کو 95 ووٹوں سے ہرایا تھا۔ مہیش پاسوان کو 69,412 ووٹ ملے تھے، جبکہ مالے کے شیو پرکاش رنجن نے 69,317 ووٹ حاصل کیے۔ 2020 کے اسمبلی انتخابات میں سی پی آئی-ایم ایل کے منوج منزل نے اس نشست پر 63.09 فیصد ووٹ حاصل کر کے جے ڈی یو کے پربھوناتھ پرساد کو 48,550 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ اگیاؤں کی طرح زیرہ دیئی اسمبلی میں بھی سروے کے نتائج حیران کن ہیں۔ ایس آئی آر کے دوران اسمبلی وار مجموعی ووٹرز کی فہرست سے 19,067 نام حذف کیے گئے تھے۔ اس کی جانچ کے لیے مالے نے 4 بوتھوں پر 665 ووٹرز کا سروے کیا اور پایا کہ 122 (18.3 فیصد) ووٹر اپنے گھر پر موجود ہیں۔ سروے کے مطابق پوری اسمبلی پر اس کا تخمینی اثر 3,489 ووٹوں کا ہے۔ 2025 کے اسمبلی انتخابات میں زیرہ دیئی نشست پر مالے کے امیدوار امرجیت کشواہا کا مقابلہ جے ڈی یو کے بھیشم پرتاپ سنگھ سے تھا، انتخابی نتائج میں جے ڈی یو نے 2,626 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ 2020 میں اسی نشست پر امرجیت کشواہا نے 25,510 ووٹوں سے بڑی جیت حاصل کی تھی۔

زیرہ دیئی میں پری-ایس آئی آر ڈیلیشن اور پری-ایس آئی آر ایڈیشن سروے کے اعداد و شمار بھی کافی اہم ہیں۔ ایس آئی آر سے پہلے اسمبلی وار ڈیلیشن کی تعداد 3,156 تھی، اور 189 ووٹرز کے سروے میں 15 افراد (7.9 فیصد) اپنے گھر پر ملے۔ اسمبلی کی سطح پر اس کا تخمینی اثر 249 ووٹوں کا ہے۔ اسی طرح اسمبلی وار پری-ایس آئی آر ایڈیشن کی تعداد 8,876 تھی اور 231 ووٹرز کے سروے میں 48 افراد (20.8 فیصد) گھر پر نہیں ملے۔ رپورٹ کے مطابق اسمبلی کی سطح پر اس کا تخمینی اثر 846,1 ووٹوں کا ہے۔ سی پی آئی-ایم ایل جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ نے کہا کہ "ایس آئی آر کو لے کر الیکشن کمیشن آف انڈیا کا دعویٰ تھا کہ وہ صاف ستھری ووٹر لسٹ بنانا چاہتا ہے، لیکن ایس آئی آر کے بعد کی ووٹر لسٹ میں کہیں زیادہ دھاندلی ہے۔ ہم نے پایا کہ ایس آئی آر کے دوران کیے گئے ڈیلیشن بیشتر غلط ہیں۔"

سی پی آئی-ایم ایل کی جانب سے جاری اس سروے رپورٹ کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کیونکہ 26 ستمبر 2026 کو الیکشن کمیشن نے پریس نوٹ جاری کر کے کہا کہ "بہار و بنگال سمیت 20 ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ایس آئی آر کا عمل مکمل ہو گیا ہے، لیکن ایس آئی آر کے دوران اگر کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہو پایا ہے، چاہے وہ پہلی بار کا ووٹر ہی کیوں نہ ہو، وہ متعلقہ الیکٹورل رجسٹریشن افسر کے پاس اپنا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ ضلع الیکشن افسر، الیکٹورل رجسٹریشن افسر اور چیف الیکٹورل افسر کی جانب سے اس سلسلے میں خصوصی مہم چلائی جائے گی۔" ایس آئی آر کے عمل کو لے کر الیکشن کمشنروں کے درمیان اختلافات اور 2 الیکشن کمشنروں (ایس ایس سندھو اور وویک جوشی) کی جانب سے 10 ماہ میں 14 مرتبہ اعتراضات اور اختلاف رائے درج کرائے جانے سے متعلق 'دی انڈین ایکسپریس' کے انکشاف نے اپوزیشن کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ 23 ستمبر 2026 کو ایک ویڈیو بیان جاری کرتے ہوئے مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا کہ "عوامی بیداری کی ضرورت ہے۔ گیانیش کمار کو گرفتار کیا جانا چاہیے اور جن ریاستوں میں ناقص ووٹر لسٹوں کی بنیاد پر انتخابات کرائے گئے ہیں، وہاں دوبارہ انتخابات کرائے جانے چاہئیں۔" اسی دن تیجسوی یادو نے بھی بہار اور بنگال میں نئے سرے سے انتخابات کرائے جانے کا مطالبہ کیا۔ 26 ستمبر 2026 کو ایک خصوصی پریس کانفرنس میں سی پی آئی-ایم ایل نے صرف 2 اسمبلی حلقوں کے 10-10 بوتھوں پر کیے گئے سروے کی رپورٹ جاری کی۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ نے کہا کہ "یکم اکتوبر 2026 کو پٹنہ میں تفصیلی رپورٹ جاری کی جائے گی اور ووٹرز کو بلا کر عوامی سماعت کی جائے گی۔ اس کی بنیاد پر پارٹی بہار میں نئی تحریک شروع کرے گی۔"

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

کربلا کو وسیلہ نجات سمجھنے والا شاعر: سہ دیو رام کیفؔ مبارکپوری

مولانا محمد رضا ایلیاؔ مبارکپوری

جناب سہ دیورام، تخلص ''کیف'' جناب منشی بلدیو رام مبارکپوری کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ 1907ء میں مبارکپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے حلیہ ومزاج کے بارے میں تذکرہ کیا جائے تو آپ گندمی رنگ، میانہ قد، صحت مند بدن، چہرے پر امتداد زمانہ کے گہرے نقوش، خوش مزاج اور خوش مذاق شاعر، جس نے ایک باعزت ہندو جیسوال خاندان میں جنم لیا۔ آپ کا شمار مبارکپور کے معزز شہریوں میں تھا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم، مبارکپور سے حاصل کی۔ معلم بے نظیر، استاد الاساتذہ، استاد الشعراء علامہ فہامہ عبدالحمید ناظرؔ مبارکپوری اور مولانا اصغر علی سے اردو، فارسی اور عربی میں استفادہ کیا۔ آپ نے ناظرۂ قرآن مجید کی مکمل تعلیم علامہ فہامہ عبدالحمید ناظرؔ مبارکپوری سے حاصل کی۔ عربی نہ اچھی خاص جانتے تھے بلکہ ملکہ رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ اردو اور فارسی میں بڑی اچھی استعداد رکھتے تھے۔ شعر و شاعری بھی دونوں زبانوں میں کرتے تھے۔ ابتدائی شاعری میں علامہ فہامہ عبدالحمید ناظرؔ مبارکپوری اور مولا علی اصغر مبارکپوری سے مشورہ سخن کرتے رہے۔ چونکہ خالص اسلامی ماحول میں تربیت پائی اس لیے اسلامی علوم وفنون اور معاشرہ سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ اسی لیے ان کی شاعری میں اس کی جھلک مکمل طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

جہاں آج دور جدید میں ہر طرف ملحدوں کی باڑھ آئی ہوئی ہے اور سارے ملحدین اپنی کم علمی اور تنگ نظری کے شکار ہیں وہیں سہ دیورام کیفؔ مبارکپوری اپنے شعری فکری کمال، توحیدی شعور اور قلبی یقین کا روشن ترین مینار تھے۔ آپ نے وحدۂ لاشریک کے بارے میں جس جرات اظہار اور فکری بلندی کا مظاہرہ کیا ہے، وہ ہر صاحب نظر کو دنگ کر دیتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

ملحد بے خبر اگر تاب نظر ہو دیکھ لے
پہنچا ہے کیفؔ سرمدی جلوۂ لاالٰہ تک

کیف مبارکپوری نے پہلے مصرعے میں ''ملحد بے خبر اگر تاب نظر ہو دیکھ لے'' کے ذریعے اپنے مخالفین اور ناقدین کو ایک للکار نما دعوت فکر دی ہے۔ یہ دراصل عشق حقیقی اور معرفت الٰہی کے اس معتبر مقام کا اعلان ہے جہاں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، کرنا آسان نہیں۔

دوسرے مصرعے میں جب کیفؔ یہ کہتے ہیں کہ ''پہنچا ہے کیفؔ سرمدی جلوۂ لاالٰہ تک''، تو شعر اپنے عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ یہاں ''سرمدی جلوہ'' اور ''لاالٰہ'' کی نسبت شاعر کے اس روحانی سفر کا غماز ہے جو کثرت سے نکل کر وحدت مطلق تک جا پہنچا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کیفؔ مبارکپوری کی شاعری محض الفاظ کا جوڑ توڑ نہیں، بلکہ ایک ایسا عارفانہ اعلان ہے جس نے بندگی کی اصل روح کو پالیا تھا۔ یہ شعر پڑھنے والے کے دل میں توحید کی حرارت اور عشق حقیقی کا ایک ایسا ولولہ پیدا کرتا ہے جو قاری کو فکری طمانیت اور روحانی سرور سے سرشار کردیتا ہے۔

کیف مبارکپوری ادبی نشستوں و شعری محفلوں میں طالب علمی کے زمانہ ہی سے ہی دلچسپی لینے لگے تھے اور باصلاحیت سخنوروں اور شعری محفلوں میں حصہ لیتے تھے۔ مگر فرقہ وارانہ فسادات نے قصبے کی گنگا جمنی تہذیب، بھائی چارے اور روایتی ادبی فضا کو تہ و بالا کردیا تھا۔ جب شعر وسخن اور میل جول کی محفلیں ختم ہوجائیں، تو ایک حساس ادیب کا دل لگنا مشکل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا 1946ء میں شیعہ-سنی فساد سے متاثر ہوکر مبارکپور سے ترک سکونت کر کے ضلع مئو تشریف لے گئے۔

کیف مبارکپوری کی شخصیت محض شعروسخن کا ایک باب نہیں، بلکہ زندہ دلی اور کیف وسرور کی ایک چلتی پھرتی داستان تھی۔ وہ ایک ایسے جہاندیدہ اور پُرشوق انسان تھے جن کی رگوں میں زندگی کا جوش وولولہ موجیں مارتا تھا۔ ان کی نگاہ میں حیات کوئی بوجھ نہیں، بلکہ ایک مسلسل جشن تھا، اور وہ ہر لمحے کو اس کی پوری رعنائی اور سرشاری کے ساتھ جینے کے قائل تھے۔ کیفؔ مبارکپوری بڑے زندہ دل اور جہاندیدہ تھے۔ زندگی کو ہمیشہ پرکیف سرور آفریں اور سرشار دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنی جوانی کی سرمستیوں اور لذت انگیزیوں کی داستان بڑے بے تکلفانہ انداز میں سناتے تھے اور اپنی پیرانہ سالی کو فریب دینے کے لئے بادہ وساغر کا سہارا بھی لیتے تھے۔

پہنچے تھے شوق دید میں حسن کی بارگاہ تک
اٹھ نہ سکی نگاہ تک کر سکے نہ اک آہ تک

کیف مبارکپوری کی شاعری میں ندرت خیال اور نغمگی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ آپ بڑی شگفتہ اور دل آویز غزلیں کہنے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ قصیدے اور روح پرور نعتیں لکھنے پر بھی کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ کی زبان و بیان میں ایسی بے مثال صفائی، نفاست اور پرکاری ملتی ہے جو قاری کے دل پر سیدھا اثر کرتی ہے۔ آپ کے کلام میں تخیل کی دلاویزی اور فکری گہرائی کے نقوش اتنے نمایاں ہیں کہ آپ ایک کہنہ مشق، صاحب طرز اور بے پناہ باصلاحیت تبحر شاعر کے طور پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

''تذکرہ سخنوران مئو'' کے مصنف جناب اثر انصاری آپ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

''کیف مبارکپوری بڑی شگفتہ غزلیں کہتے ہیں، قصیدے اور نعت بڑی پاکیزہ لکھتے ہیں۔ زبان و بیان میں صفائی اور پرکاری ہے۔ انداز میں دلاویزی اور فکر میں گہرائی ہے۔ آپ کہنہ مشق اور باصلاحیت شاعر تھے۔''
(تذکرہ سخنوران مئو، صفحہ نمبر 80)

سہ دیورام کیف مبارکپوری کی شاعری کا کینوس جتنا رنگین اور رندانہ تھا، ان کی نعت نگاری اتنی ہی پاکیزہ، عقیدت کی معراج اور روحانی سرمایہ سے مالامال تھی۔ موصوف کی شاعری میں جہاں زبان و بیان کی صفائی اور فکری گہرائی ملتی ہے، وہیں ان کا نعت گوروپ دلوں کو مسخر کرلیتا ہے۔ ان کے نعتیہ اشعار ان کے خلوص نیت، عشق رسول ﷺ اور پختہ فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ کی شاعری عشق رسول ﷺ کو روح کی پیاس بجھانے کا واحد اور حسین ترین ذریعہ قرار دینے کی علامت ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری ایک ایسا استعارہ ہے جو مدینہ طیبہ کی روحانی فیض رسانی کو کیف و سرور کے پیرائے میں ڈھال دیتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کے منصب علم وحکمت کو فصاحت وبلاغت کے عربی شہواروں کے تناظر میں خراج تحسین پیش کیا گیا ہے کہ دنیا بھر کے بلیغ اور فصیح انسان بھی جس بحر بیکراں میں ڈوب گئے، وہ علم کا دریا دراصل ذات مصطفی ﷺ سے پھوٹا تھا۔ جہاں وہ مدینے کی نسبت سے کعبہ دل کے احترام کا درس دیتے ہیں، وہیں شاعرانہ انکساری اور قلبی آرزو کے آئینہ دار بھی ہیں، جہاں وہ مبالغے کو رد کرتے ہوئے اپنی دلی تمنا کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ

''جبیں کو اپنی ملادوں حرم کے زینے سے''

مختصر یہ کہ کیف مبارکپوری کی نعت نگاری محض روایتی لفاظی نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی وہ سچی پکار ہے جو قاری کے باطن کو منور کردیتی ہے۔ بطور نمونہ ان کے نعت پاک کے چند شعر ملاحظہ کیجیے۔

بجھے گی اب تو مری تشنگی قرینے سے
گھٹائیں آتی ہیں ساغر بکف مدینے سے
عرب کے اہل فصاحت بھی جس میں ڈوب گئے
بہاوہ علم کا دریا تمہارے سینے سے
میں کیوں نہ کعبۂ دل کا بھی احترام کروں
کہ منسلک ہے یہ کعبہ ترے مدینے سے
مبالغہ یہ نہیں کیف آرزو ہے مری
جبیں کو اپنی ملادوں حرم کے زینے سے

صرف سہ دیورام مبارکپوری ہی کو آلِ اطہارؑ سے محبت اور عقیدت نہیں تھی، بلکہ آپ کے والد محترم جناب منشی بلدیو رام مبارکپوری کو بھی اہلِ بیتؑ سے خالص اور بے انتہا محبت تھی۔ وہ محرم الحرام کے ایام میں، بالخصوص روزِ عاشورہ جب عزادار امام حسینؑ کے سپاہی بن کر غمِ حسینؑ میں شریک ہوتے، تو جناب منشی بلدیو رام مبارکپوری ''شہادت نامہ'' باقاعدہ بلند آواز میں پڑھتے تھے۔ اسے سن کر تمام عزادار زار وقطار گریہ وزاری کرتے۔ جب ''شہادت نامہ'' اختتام کو پہنچتا، تو کوئی غمگین عزادار بلند آواز میں پکارتا: ''بولو امام صاحب کے لشکر!'' جس پر تمام عزادار یک زبان ہوکر بلند آواز میں کہتے: ''یا حسینؑ!'' اور یہ روایت آج بھی اسی طرح جاری وساری ہے۔

جناب سہ دیو رام کیف مبارکپوری چونکہ مدرسہ باب العلم، مبارکپور کے بے نظیر معلم اور استادِ اساتذہ علامہ وفہامہ عبدالحمید ناظرؔ شاہ مبارکپوری سے فیض یافتہ تھے (جو مکتبِ تشیع کے معتبر ترین عالمِ باعمل تھے)، اس لیے ان کا اہلِ تشیع سے گہرا تعلق رہا۔ اسی نسبت سے وہ محمدؐ وآلِ محمدؐ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے اور اپنے اشعار کے ذریعے بھی اس کا کھل کر اظہار کرتے۔

حضرت امام حسینؑ کی شان میں سہ دیو رام کیف مبارکپوری کی عقیدت اور آلِ اطہارؑ کی عظمت کا بیان ان کے کلام میں تحسین آمیز تراکیب کے ساتھ بہت خوبصورت انداز میں ملتا ہے۔ دریائے جہنم سے امت کی کشتی بچانے اور حضرت شبیرؑ کی ردائے مبارک کو بادبان بننے کا ان کا استعارہ نہایت بلیغ ہے۔ یہ اشعار اس بات کے غماز ہیں کہ موصوف نے کربلا کے استعارے کو نجات اور ہدایت کا وسیلہ سمجھا۔

مجموعی طور پر ان کا یہ کلام ایک ایسے ہندو نژاد شاعر کی عکاسی کرتا ہے جس نے اپنی شاعری میں مذہبی تعصبات سے بالاتر ہوکر محبت آل رسولؐ کو اپنا سرمایہ بنایا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عشق حسینیؑ کسی خاص خطے یا مذہب کی قید سے آزاد ہے، بلکہ یہ انسانیت اور حق پرستی کا روشن استعارہ ہے۔

کیف مبارکپوری کی شخصیت محض شعر و سخن کا ایک باب نہیں، بلکہ زندہ دلی اور کیف و سرور کی ایک چلتی پھرتی داستان تھی۔ وہ ایک ایسے جہاندیدہ اور پُرشوق انسان تھے جن کی رگوں میں زندگی کا جوش و ولولہ موجیں مارتا تھا۔ان کی نگاہ میں حیات کوئی بوجھ نہیں، بلکہ ایک مسلسل جشن تھا، اور وہ ہر لمحے کو اس کی پوری رعنائی اور سرشاری کے ساتھ جینے کے قائل تھے۔کیف مبارکپوری بڑے زندہ دل اور جہاندیدہ تھے۔ زندگی کو ہمیشہ پرکیف سرور آفریں اور سرشار دیکھنا چاہتے ہیں۔آپ اپنی جوانی کی سرمستیوں اور لذت انگیزنیوں کی داستان بڑے بے تکلفانہ انداز میں سناتے تھے اور اپنی پیرانہ سالی کو فریب دینے کے لئے بادہ و ساغر کا سہارا بھی لیتے تھے۔کیف مبارکپوری کی شاعری میں ندرت خیال اور نغمگی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔آپ بڑی شگفتہ اور دل آویز غزلیں کہنے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ قصیدے اور روح پرور نعتیں لکھنے پر بھی کامل دسترس رکھتے تھے۔آپ کی زبان و بیان میں ایسی بے مثال صفائی، نفاست اور پرکاری ملتی ہے جو قاری کے دل پر سیدھا اثر کرتی ہے۔آپ کے کلام میں تخیل کی دلاویزی اور فکر کی گہرائی کے نقوش اتنے نمایاں ہیں کہ آپ ایک کہنہ مشق، صاحب طرز اور بے پناہ باصلاحیت متبحر شاعر کے طور پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

مبارکپور کی تہذیبی فضا میں اس قسم کی روایات کا پروان چڑھنا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہاں علم، ادب اور باہمی احترام کو ہمیشہ مقدم رکھا گیا۔ آپ کے قصیدہ کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

تعالی اللہ جب تشریف شاہ انس وجاں آئی
بہر سو ایک اک ذرہ سے آواز اذاں آئی
بچانے کشتی امت کو دریائے جہنم سے
ردائے حضرت شبیر بن کر بادباں آئی

مندرجہ ذیل قطعہ عشق اہل بیتؑ اور عقیدت حسینیؑ کی اس معراج پر فائز ہیں جہاں شاعری محض فن نہیں رہتی بلکہ روح کا سجدہ بن جاتی ہے۔ قطعہ کے اس خوبصورت شعر میں شاعر باصفا ''کیفؔ مبارکپوری'' نے رسول خدا ﷺ سے جس والہانہ پن اور قلبی وابستگی کا اظہار کیا ہے، وہ قاری کے دل کو وجد میں لے آجاتا ہے۔

پہلے مصرعے میں ''باغ امامت'' اور ''آخری غنچہ'' کی تراکیب اتنی بلیغ اور دلنشیں ہیں کہ چشم تخیل فوراً اس نورانی گلشن رسالت کا طواف کرنے لگتی ہے جہاں ولایت و امامت کے پھول کھلے ہیں۔ جب شاعر کہتا ہے کہ ''بہار خلد سے کہہ دو نثار ہوجائے''، تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جنت کی تمام رونقیں اور بہاریں بھی آل رسولؐ کے اس گل سرسبد کے سامنے ہیچ ہوکر رہ گئی ہیں۔ یہ عقیدت کا وہ بلند مقام ہے جہاں دنیا کی ہر نعمت اور خلد کا ہر نظارہ حقیر معلوم ہوتا ہے۔

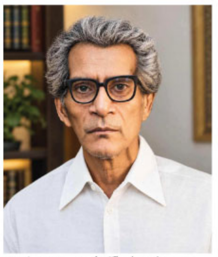

دوسرے شعر میں کیفؔ مبارکپوری عاجزی اور انکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دست بہ دعا ہیں کہ انہیں وہ ''زورِ قلم'' عطا ہو کہ ان کا شمار بھی درِ آلِ محمدؐ کے ثناخوانوں میں ہوجائے۔ یہ آرزو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ شاعر کی سب سے بڑی تمنا دنیا کا کوئی صلہ نہیں، بلکہ شہزادی کونین کی مدح سرائی کا شرف پانا ہے۔

یہ اشعار پڑھ کر دل عشقِ حسینیؑ کی حرارت اور جوش و ولولے سے جھوم اٹھتا ہے ملاحظہ فرمائیں:

کھلا ہے باغ امامت میں آخری غنچہ
بہار خلد سے کہہ دو نثار ہوجائے
ہو کیف کو بھی وہ زور قلم عطا مولا
کہ مدح خوانوں میں اس کا شمار ہوجائے

سہ دیورام کیفؔ مبارک پوری کا تعلق ایک معزز ہندو گھرانے سے تھا۔ موصوف نے نہ صرف دنیائے تغزل میں روایتی انداز سے ہٹ کر غزل گوئی کی اور محض گل وبلبل ہی کا تذکرہ نہیں کیا، بلکہ موصوف شاعری کے ہر صنف اور فن میں یکتا و ممتاز مقام رکھتے تھے۔ بالخصوص آلِ اطہارؑ کے فضائل میں قصائد کہنا اور بارگاہِ رسالت میں نعتِ پاک پیش کرنا آپ کا خاص وطیرہ رہا ہے۔

محاربہ عظیم یعنی کربلا سے گہرا اثر قبول کرتے ہوئے درد ناک نوحے اور منقبتیں کہنا آپ کا پاکیزہ شیوہ رہا ہے۔ آپ کا بیشتر کلام مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی منقبت اور شان میں ہے۔ امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کے مصائب سے آپ کو قلبی لگاؤ اور والہانہ عقیدت تھی۔ عشرۂ محرم الحرام میں سوگواری، ذکر شہداء، نذر و نیاز اور مجالس عزا میں شرکت کرنا آپ کا خاندانی ورثہ تھا، جسے آپ نے تاحیات پوری عقیدت کے ساتھ نبھایا۔ آپ کے خاندانی پس منظر کے حوالہ سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ کے پدر بزرگوار بھی ایام محرم میں انتہائی عقیدت کے ساتھ غم حسینؑ کی مجالس میں شرکت کرتے تھے، جس کی چھاپ کیفؔ مبارک پوری کی پوری شاعری اور فکر پر بے حد واضح دکھائی دیتی ہے۔

شدت پیاس سے جب خیمہ میں اصغرؑ روئے
جام ہاتھوں میں لیے ساقی کوثر روئے
یاد کر کے ترے آلام و مصائب شبیرؑ
عمر بھر شام و سحر عابد مضطر روئے

ایشور اللہ تیرو نام۔۔۔

فہیم اختر۔لندن

مہاتما گاندھی ایک ہندوستانی سیاسی اور روحانی رہنما تھے۔ جنہوں نے برطانوی راج کے خلاف آزادی کی تحریک کی قیادت کی۔ ان کا فلسفہ اہنسا (عدم تشدد) پر مبنی تھا۔ انہوں نے ستیہ گرہ (سچائی کی قوت) اور عدم تشدد کے ذریعے استحصال اور سامراجیت کے خلاف عوام کو متحرک کیا۔

کہتے ہیں گاندھی جی کو بھجن اور موسیقی کا کافی شوق تھا۔ گاندھی جی کا ایک بھجن جو مقبول ہوا وہ ''رگھوپتی راگھو راجہ رام'' تھا جو دراصل میں سری لکشمنا اچاریہ نے لکھا تھا۔ گانے کے بول گاندھی جی کو اتنے پسند آئے کہ انہوں نے اس کو اپنے ہی گیت کے ورژن کے لیے تبدیل کرلیا تھا۔ یہ ترمیم شدہ ورژن 1930 کے ڈنڈی مارچ کے دوران گاندھی جی اور ان کے ساتھیوں نے نعرے کے طور پر استعمال کیا تھا۔ اس ورژن کو بالی ووڈ کی کئی فلموں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ گاندھی جی کی نظم میں اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ''ایشور اللہ تیرو نام، سب کو سمتی دے بھگوان'' جیسی لائنیں شامل کی گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے تمام نام ایک ہی اعلیٰ ہستی کا حوالہ دیتے ہیں، بشمول ایشور اور اللہ۔

دنیا کی تاریخ میں کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو اپنے عہد کی حدود سے نکل کر آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک فکر، ایک فلسفہ اور ایک سوال بن جاتی ہیں۔ مہاتما گاندھی بھی ایسی ہی شخصیت تھے، جنہوں نے طاقت کے مقابلے میں عدم تشدد، نفرت کے مقابلے میں محبت اور جبر کے مقابلے میں سچائی کو اپنا ہتھیار بنایا۔ ہر سال 2 /اکتوبر کو گاندھی جینتی کے موقع پر جب ہم ان کی زندگی اور جدوجہد کو یاد کرتے ہیں تو یہ دن محض ایک تاریخی شخصیت کی یاد کا دن نہیں رہتا، بلکہ ہمیں یہ سوچنے پر بھی مجبور کرتا ہے کہ آج کی دنیا، جہاں جنگ، تشدد، انتہا پسندی اور عدم برداشت بڑھ رہی ہے، گاندھی کے سچ، عدم تشدد اور انسان دوستی کے پیغام سے کیا سیکھ سکتی ہے۔

موہن داس کرم چند گاندھی محض ہندوستان کی آزادی کی تحریک کے ایک بڑے رہنما نہیں تھے، بلکہ بیسویں صدی کی سیاسی اور اخلاقی تاریخ کی ایک ایسی شخصیت تھے جنہوں نے سیاست کو اخلاق، سچائی اور انسانی وقار کے سوال سے جوڑنے کی کوشش کی۔ 2 /اکتوبر 1869 کو گجرات کے پوربندر میں پیدا ہونے والے گاندھی نے لندن میں قانون کی تعلیم حاصل کی اور جنوبی افریقہ میں اپنے عملی تجربات کے دوران نسلی امتیاز اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے ''ستیا گرہ'' اور عدم تشدد کے اصولوں کو ایک منظم سیاسی طریقہ کار کی شکل دی۔ ہندوستان واپسی کے بعد انہوں نے آزادی کی تحریک کو صرف سیاسی اقتدار کی منتقلی کا مسئلہ نہیں سمجھا بلکہ اسے عام آدمی، کسان، مزدور، محروم اور کمزور طبقے کی عزتِ نفس سے جوڑ دیا۔ ان کے لیے آزادی کا مفہوم صرف برطانوی اقتدار سے نجات نہیں بلکہ ایک ایسے معاشرے کی تعمیر بھی تھا جہاں سچ، خودانحصاری، مذہبی رواداری اور انسانی مساوات کو بنیادی اہمیت حاصل ہو۔

گاندھی کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو یہ تھا کہ انہوں نے اپنے سیاسی نظریات کو اپنی ذاتی زندگی کے تجربات، سادگی اور عملی طرزِ عمل کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی۔ چرخہ، کھادی، سادہ لباس، روزمرہ زندگی میں کفایت اور عام انسان سے قربت ان کے سیاسی پیغام کا حصہ بن گئے۔ ان کی قیادت میں عدم تعاون، سول نافرمانی اور نمک مارچ جیسی تحریکوں نے برطانوی اقتدار کو ایک بڑے عوامی چیلنج سے دوچار کیا۔ تاہم گاندھی کو صرف عقیدت کی نظر سے دیکھنا تاریخ کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے کافی نہیں؛ ان کے بعض سیاسی، سماجی اور مذہبی تصورات سے اختلاف بھی کیا گیا اور ان کے فیصلوں پر اپنے زمانے میں بھی بحث ہوئی۔ یہی اختلافات اور مباحث گاندھی کو ایک زندہ تاریخی شخصیت بناتے ہیں۔ ایسی شخصیت جسے سمجھنے کے لیے محبت کے ساتھ ساتھ تنقیدی نظر بھی ضروری ہے۔

2 /اکتوبر کو پوری دنیا گاندھی جینتی مناتی ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جہاں ہندوستانی اور گاندھی نواز بسے ہیں، اس تقریب کو بڑے عزت واحترام سے مناتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا بھر میں موجود ہندوستانی سفارت خانے میں خاص پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جہاں سیاستداں، سفارتکار، ماہرِ تعلیم اور عام لوگ شرکت کرتے ہیں اور گاندھی جی کے پیغامات پر عمل کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ گاندھی جی کا لندن سے قریبی رشتہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی کئی بار لندن تشریف لائے۔ 29 ستمبر 1888 میں گاندھی جی سب سے پہلے لندن تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئے تھے۔ لندن پہنچتے ہی سب سے پہلے گاندھی جی نے وکٹوریہ ہوٹل میں کچھ دن گزارا۔ اس کے بعد لندن سے قریب ہی رچمنڈ علاقے میں کچھ عرصے تک قیام کیا اور پھر ویسٹ کینجنگٹن میں کرایے کے ایک کمرے میں رہنا شروع کردیا۔ شروع میں گاندھی جی نے 'انگلش جینٹلمین' کے طور پر زندگی گزارنی شروع کی لیکن بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے انہیں اپنے زیادہ تر نئے انگریزی شوق کو چھوڑنا پڑا۔ قانون کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہوں نے 1890 میں یونیورسٹی آف لندن سے میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔

اس غریب پرور، ایشور اور اللہ پر یقین رکھنے والے ایک معمولی انسان، جس کی انسان دوستی اور عدم تشدد کے اعزاز میں ان کا مجسمہ لندن کی تاریخی پارلیمنٹ اسکوائر میں لگایا گیا ہے۔ جو پیلس آف ویسٹ منسٹر کے بالکل قریب ہے۔ 14 مارچ 2015 کو لندن میں گاندھی جی کے مجسمے کی نقاب کشائی کی گئی تھی۔ گاندھی جی کے مجسمے کی نقاب کشائی کا ایک خاص مقصد جنوبی افریقہ سے ہندوستان واپسی کی سوسالہ تقریب تھی۔ یہاں میں یہ بھی یاد دلاتا چلوں کہ جنوبی افریقہ میں گاندھی جی کو نسلی بھید بھاؤ کے خلاف تحریک چلانے اور ہندوستانیوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کرنے کی جرم میں متعدد بار جیل بھی جانا پڑا تھا۔ برطانیہ کے دو معروف وزیر اعظم بنجامن ڈیسرائیلی اور ونسٹن چرچل کا مجسمہ بھی یہیں لگا ہوا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ گاندھی جی کے مجسمے کو ونسٹن چرچل کے مجسمے سے بالکل قریب لگایا گیا ہے جو کہ کئی معنوں میں اہمیت کا حامل ہے۔ دی گاندھی اسٹیچو میموریل ٹرسٹ کی گزارش پر گاندھی جی کا مجسمہ دیگر مجسموں کے مقابلے اونچائی پر ہونے کے باوجود سب میں چھوٹا بنایا گیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گاندھی جی اپنے آپ کو عام لوگوں کی طرح سمجھتے تھے۔

1930 میں اُس وقت کے وزیر اعظم ونسٹن چرچل نے انا سے بھرپور ایک بات گاندھی جی کے متعلق کہی تھی کہ 'گاندھی ایک معمولی سا وکیل جو کہ آدھے کپڑوں میں ملبوس بالکل فقیر دکھتا ہے'۔ سوانح نگار کے مطابق چرچل نے ایک بار گاندھی جی کے متعلق یہ بھی کہا تھا کہ 'گاندھی کو ایک بڑے ہاتھی سے روند ڈالنا چاہیے'۔ یہ بات چرچل نے گاندھی جی کی سول نافرمانی تحریک کے حوالے سے کہی تھی جو انگریزی حکومت کے خلاف چلا رہے تھے۔ اس کے برعکس اب برطانیہ میں گاندھی جی کو نہایت عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ اب یہاں کے عام لوگ برطانیہ کی نوآبادیاتی تاریخ پر فخر نہ کرکے گاندھی جی کی سول نافرمانی تحریک اور عدم تشدد کے پیغام کو کافی سراہ رہے ہیں۔

معروف انگریز مصور فلپ جیکسن نے اس مجسمہ کو تعمیر کیا ہے۔ اس سے پہلے فلپ جیکسن نے ملکہ کی ماں کا بھی مجسمہ بنایا تھا۔ 1931 میں گاندھی جی کے لندن دورے کی ایک تصویر دیکھ کر مصور نے اس مجسمے کو بنایا ہے۔ یہ نو فٹ لمبا اور اس میں تین چوتھائی ٹن کانسے کا استعمال کیا گیا ہے۔ گاندھی جی پہلے ہندوستانی ہیں جن کا مجسمہ پارلیمنٹ اسکوائر میں لگایا گیا ہے۔ گاندھی جی کی واحد ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے کوئی سیاسی یا سرکاری عہدہ قبول نہیں کیا تھا۔ اس پروجیکٹ پر ایک ملین پونڈ سے زیادہ کا خرچ آیا تھا۔ اس مجسمے کو بنانے کے لیے چھ مہینے سے کم عرصے میں رقم اکٹھا کی گئی تھی۔ اس کے لیے بیشتر عطیات برطانیہ اور ہندوستان کے لوگوں نے دیا ہے۔ دی گاندھی اسٹیچو میموریل ٹرسٹ کے چیئر لارڈ میگھناد ڈیسائی ہیں۔ جنہوں نے اس مجسمہ کی تعمیر کے لیے ایک ملین پونڈ جمع کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ رقم لگ بھگ چھ مہینے میں عطیات کے ذریعہ جمع کی گئی تھی۔ جس میں ہندوستانی صنعت کار لکشمی متل کا نام قابلِ ذکر ہے، جنہوں نے اس پروجیکٹ کے لیے ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ دیا تھا۔

1931 میں گاندھی جی جب دوبارہ لندن آئے تو وہ لندن کے غربت زدہ مشرقی علاقے میں ٹھہرنے کو ترجیح دی۔ اس دوران ان سے معروف اداکار چارلی چیپلین نے بھی ملاقات کی تھی۔ اس کے بعد گاندھی جی لنکاشائر تشریف لے گیے جہاں انگریز مزدور اپنی حقوق کے لیے جدوجہد کررہے تھے۔ کاٹن مل کے احتجاجی مزدوروں نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ گاندھی جی نے انگریز مزدوروں کو خاموش کراتے ہوئے کہا کہ 'اب خاموشی سے کچھ لمحے کے لئے میری بات سنیے، مجھے پتہ ہے کہ چند مہینے سے انگلینڈ میں 30 لاکھ لوگوں کو کوئی کام نہیں ہے اور آپ کو کھانے پینے کے لئے صرف روٹی دستیاب ہے۔ ہندوستان میں ہر سال چھ مہینے، 30 کروڑ لوگ بیروزگار رہتے ہیں اور کئی دنوں تک انہیں کھانا نصیب نہیں ہوتا ہے'۔ گاندھی جی کی بات کو سن کر انگریز مزدور ان کے شیدائی ہوگئے۔

گاندھی جی کی سادگی اور امن پسندی کے خلاف زہر اگلنے والوں میں کٹر ہندو پرست بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈروں کے علاوہ آر ایس ایس کا نام بھی سرِ فہرست ہیں، جنہوں نے پچھلے عام چناؤ میں جیت حاصل کی تھی۔ اس جیت سے ان کٹر پسند ہندو لیڈروں کا حوصلہ کافی بلند ہے۔ یہی لوگ گاندھی جی کی زندگی اور ان کی تحریک پر الزام لگا رہے ہیں اور ان پر کیچڑ بھی اچھال رہے ہیں۔ ان لوگوں نے گاندھی جی پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ گاندھی جی نے ہندوؤں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے۔ اس کے علاوہ گاندھی جی پر یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ ان کی وجہ سے ہندوستان کا بٹوارہ ہوا تھا۔ یقیناً کٹر پسند ہندو ناتھو رام گوڈسے کا بھی یہی یقین تھا جس نے جنوری 1948 میں گاندھی جی کو گولی مار کر ہلاک کردیا تھا۔ اب تو بدقسمتی سے گوڈسے کے ناپاک قدم کو صحیح مانا جارہا ہے اور اس واقعہ کی نظر ثانی بھی کی جارہی ہے۔ یہی نہیں بلکہ حال ہی میں گاندھی جی کے برسی کے موقعہ پر کٹر پسند ہندوؤں نے ناتھورام گوڈسے کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اس قاتل کے اعزاز میں ایک مندر کی تعمیر بھی کرڈالی ہے۔ جس سے امن پسند ہندوستانیوں کا سر شرم سے جھکا ہی نہیں بلکہ گاندھی جی کو چاہنے والے کروڑوں لوگوں کے جذبات کو بھی سخت ٹھیس پہونچی ہے۔

یہ سچ ہے کہ کئی دہائیوں سے ہندوستان میں اسکولی بچوں کو گاندھی جی کے بارے میں 'قوم کا باپو' ہونے کا درس دیا جارہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہندوستان میں گاندھی جی کی شکل کرنسی سے لے کر سرکاری عمارتوں پر دکھتی ہے جو کہ ایک قومی جذبہ کی عمدہ مثال ہے۔ لیکن اب ہندوستان میں یہ رویہ تیزی سے بدل رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ جہاں ہندوستان کی ہائی ٹیک مارکیٹ، صنعتی اور شہروں کی ترقی ہے۔ تو وہیں دوسری طرف ہندوستان کے گاؤں اور اس کی بدحالی سے گاندھی جی کے خواب کو دھکا ضرور پہنچا ہے۔

اب تو نئی نسل آرائش سے بھرپور سامان کا استعمال کرنا، غیر ملکوں کا سفر کرنا یا غیر ممالک میں جا کر بسنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ اس کی وجہ شاید ہندوستان کا فرقہ وارانہ ماحول، بدعنوانی یا مغربی ممالک کی آرائش، آن وشان یا ایک بہتر زندگی کی خواہش ہے۔ جس کی وجہ سے گاؤں کی ترقی اور گاندھی جی کے چرخے کی بُنائی اب محض ایک کہانی بن کر رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ جن مزید باتوں نے گاندھی جی کے خواب کو چکنا چور کیا ہے وہ ہیں سرمایہ داری نظام، ذات پات کا فرق، عدم مساوات، سیاسی بدعنوانی، مذہبی تشدد اور عام آدمی کے رویہ میں تبدیلی وغیرہ۔ آج ہمیں گاندھی جی کی عدم تشدد اور بھائی چارگی کے پیغام کی سخت ضرورت محسوس ہورہی ہے۔

سچائی اور عدم تشدد کے ایک مضبوط وکیل گاندھی جی نے ناانصافی اور جبر کا مقابلہ کرنے میں محبت اور عدم تشدد کی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ گاندھی جی نے کہا کہ ''ہمیں انسانیت پر اعتماد نہیں کھونا چاہئے۔ انسانیت ایک سمندر کی مانند ہے۔ اگر سمندر کے چند قطرے گندے ہوں تو سمندر گندا نہیں ہوتا''۔ گاندھی جی انسانیت پر یقین رکھتے تھے۔ انہیں بھروسہ تھا اور یقین تھا کہ دنیا میں اچھے لوگ ہیں۔ آیئے ہم اور آپ ایک بار پھر گاندھی جی کی زندگی اوران کے پیغامات پر عمل کرنے کا وعدہ کریں اور امن قائم کریں۔

☆☆☆☆☆

غزل

نیازؔ جیراجپوری

آنکھوں سے عام یہ احوالِ دلِ زار نہ ہو
ہو جو برسات وہ برسات دُھواں دھار نہ ہو
ہے دعا عشق کی اے حُسن تری قِسمت میں
ایسا موسم نہ ہو جو موسمِ گلبار نہ ہو
تم نہیں سمجھو گے مَیں کیوں یہ دعا کرتا ہُوں
دوست مجھکو جو مِلے اب وہ وفا دار نہ ہو
میز پر فائلیں ہی فائلیں ہیں دونوں طرف
عین ممکن ہے کہ اِس ہفتہ بھی اِتوار نہ ہو
اپنے دُشمن کے لئے مَیں یہ دعا کرتا ہُوں
خود سے وہ میری طرح بَرسرِ پَیکار نہ ہو
نام لیتے ہُوئے اُن کا یہ خیال آتا ہے
نام سے میرے کہیں شہرتِ اغیار نہ ہو
سوچا کرتا ہُوں مسلسل اُسی کے بارے میں
میرے اللہ مِرا سوچنا بیکار نہ ہو
دیکھ کر اُس کو صدا دِل سے یہی آتی ہے
دیکھنا ہے وہ اَدھورا جو کئی بار نہ ہو
مَیں عداوت میں بھی کوشش یہی کرتا ہُوں نیازؔ
جیت ہو ایسی کہ دُشمن کی مِرے ہار نہ ہو

☆☆☆

جموں و کشمیر میں سوشل میڈیا کے ضابطے کی تیاری

چار ماہ میں نئی میڈیا ریگولیشن پالیسی لانے کا اعلان

سرینگر: جموں و کشمیر حکومت نے آج کہا ہے کہ وہ یونین ٹیریٹری (مرکزِ زیرِ انتظام علاقے) میں سوشل میڈیا کے استعمال کو منظم کرنے کے لیے ایک میڈیا ریگولیشن پالیسی تیار کر رہی ہے۔ یہ فیصلہ کئی ارکانِ اسمبلی کی جانب سے سوشل میڈیا پر وزراء اور اراکینِ اسمبلی کی تذلیل کرنے اور ان کے خلاف گمراہ کن مہم چلانے کی شکایات کے بعد سامنے آیا ہے۔ اسمبلی میں وقفۂ سوالات کے دوران، متعدد ارکانِ اسمبلی نے سوشل میڈیا کے استعمال کے لیے سخت قوانین اور ضابطے بنانے کا مطالبہ کیا، جو لوگوں کی عزت، وقار اور تشخص کو مجروح کرنے کے لیے اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ حکمران جماعت نیشنل کانفرنس (NC) کے ارکانِ اسمبلی الطاف احمد وانی، تنویر صادق، نذیر گوریزی، بشیر احمد ویری اور دیگر نے سوشل میڈیا اور میڈیا صارفین کو منظم کرنے کے لیے ایک سخت پالیسی اور اراکینِ اسمبلی و وزراء کے تشخص کو نقصان پہنچانے والوں کے لیے سزا کا مطالبہ کیا۔ اس مطالبے کی حمایت اپوزیشن جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکنِ اسمبلی آر ایس پٹھانیا نے بھی کی۔ انہوں نے ایوان کو یاد دلایا کہ گزشتہ سیشن میں بھی اس مسئلے پر بحث ہوئی تھی اور حکومت نے ایک میڈیا پالیسی لانے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ پٹھانیا نے کہا، حکومت کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ اس پالیسی کا کیا ہوا۔ اس کے لیے ایک ہاؤس کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی، اس کی رپورٹ کہاں ہے؟ کانگریس کے رکنِ اسمبلی نظام الدین بھٹ نے بھی اس ریگولیشن (ضابطے) کی حمایت کی لیکن انہوں نے اس اہم مسئلے پر تفصیلی بحث کرانے کا مطالبہ کیا۔ تاہم، اپوزیشن جماعت پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (PDP) کے رکنِ اسمبلی وحید پرہ نے میڈیا پر کسی بھی قسم کی سنسر شپ اور ضابطے کی سخت مخالفت کی۔ پرہ نے کہا کہ سال 2019 میں جب سے آرٹیکل 370 منسوخ ہوا ہے، تب سے میڈیا پر پہلے ہی بہت زیادہ سنسر شپ لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے واضح کیا، "ہم مزید کسی سنسر شپ اور ضابطے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔" اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے اس موقع پر کہا کہ ایوان کو میڈیا کو منظم کرنے اور حقائق کو غلط طریقے سے پیش کرنے پر کارروائی کے لیے باقاعدہ قوانین بنانے چاہئیں۔ ان مطالبات کا جواب دیتے ہوئے، وزیرِ تعلیم سکینہ اتو نے بتایا کہ نیشنل کانفرنس کے رکنِ اسمبلی علی محمد ساگر کی سربراہی میں قائم ہاؤس کمیٹی نے محکمۂ اطلاعات (Department of Information) کو میڈیا کے ضابطے کے لیے پالیسی تیار کرنے کی ہدایت دی ہے۔ سکینہ اتو نے کہا، محکمہ اس پر کام کر رہا ہے۔ اگلے چار مہینوں کے اندر، سوشل میڈیا اور میڈیا کے استعمال و ضابطے کے لیے ایک نئی پالیسی لائی جائے گی۔" وزیر نے یہ سنگین الزام بھی لگایا کہ مبینہ طور پر کچھ ارکانِ اسمبلی خود فرضی سوشل میڈیا ہینڈلز چلاتے ہیں جن کے ذریعے وہ دوسرے ارکانِ اسمبلی اور وزراء کو نشانہ بناتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سوشل میڈیا صارفین اور یہاں تک کہ ارکانِ اسمبلی پر بھی اسمبلی ہال کے اندر موبائل فون استعمال کرنے پر پابندی لگائی جانی چاہیے۔ اسی درمیان جموں و کشمیر کے وزیرِ اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے رہنما عمر عبداللہ جموں و کشمیر اسمبلی کے آخری سیشن کے دوران دہلی کے لیے روانہ ہوئے اور انڈیا (INDIA) اتحاد کے اجلاس کے لیے کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا پہنچ گئے ہیں۔

چیف سیکریٹری اور لا سیکریٹری کے خلاف موشن آف پریولیج پیش

اسپیکر سے خطوط کے معاملے میں مناسب کارروائی کا مطالبہ

سرینگر: جموں کشمیر اسمبلی میں اپوزیشن جماعت کے ایک رکن نے چیف سیکریٹری اور لا سیکریٹری (Law Secretary) کے خلاف موشن آف پریولیج (Motion of Privilege) پیش کی ہے۔ یہ کارروائی اس وقت سامنے آئی جب دونوں افسران نے اسپیکر کو خط لکھ کر وزیرِ اعلیٰ عمر عبداللہ کی جانب سے پیش کی گئی "ریاستی درجہ بحالی کی قرارداد" پر بحث نہ کرانے کی درخواست کی تھی۔ یہ قرارداد جمعہ کو پیش کی گئی تھی اور بی جے پی کی مخالفت کے باوجود تقریباً سبھی غیر بھاجپا پارٹیز اور آزاد اراکین کی حمایت کے ساتھ پیر کو اسمبلی نے اسے منظور کر لیا۔ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (PDP) کے پلوامہ سے منتخب رکنِ اسمبلی (ایم ایل اے) وحید الرحمٰن پرہ نے اسمبلی کے خزان سیشن کے آخری روز اسپیکر عبدالرحیم راتھر کے سامنے یہ "موشن" پیش کی۔ پرہ نے اپنی موشن میں کہا: اگر آنریبل وزیرِ اعلیٰ کی جانب سے بیان کیے گئے حقائق درست ہیں تو یہ معاملہ قانون ساز ادارے کے استحقاق اور منتخب مقننہ اور انتظامی بیوروکریسی کے درمیان آئینی اختیارات کی تقسیم پر ایک سنگین سوال اٹھاتا ہے۔ کسی بھی غیر منتخب افسر کو ایسی پوزیشن میں نہیں ہونا چاہیے جہاں اس ایوان کے قانون سازی کے اختیار یا اس کے منتخب ارکان کے کسی معاملے کو ایوان میں پیش کرنے اور اس پر بحث کرنے کے حق کو بیوروکریسی کی منظوری سے مشروط کیا جائے۔" وزیرِ اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کو اسمبلی میں بتایا تھا کہ "چیف سیکریٹری اور قانون سیکریٹری نے اسپیکر کو خطوط بھیج کر ریاستی درجہ بحالی کی قرارداد پر بحث کے خلاف رائے دی ہے۔" پر کانگریس کے رکنِ اسمبلی عرفان حفیظ لون نے بھی آج ان خطوط کا معاملہ اسمبلی میں اٹھایا۔ لون نے جموں و کشمیر تنظیمِ نو ایکٹ اور بھارتی آئین کی ان دفعات کا حوالہ دیا جو مقننہ کے بیوروکریسی پر اختیار سے متعلق ہیں۔ منگل کو کانگریس کے ایک اور رکنِ اسمبلی نظام الدین بٹ نے بھی ان خطوط پر بحث کرانے اور انہیں ایوان کے سامنے رکھنے کا مطالبہ کیا۔ اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے منگل کو ای ٹی وی بھارت کو بتایا تھا کہ انہوں نے ان خطوط کا نوٹس نہیں لیا، کیونکہ انہیں وزیرِ قانون کی منظوری حاصل نہیں تھی۔

کرناٹک میں کانگریس کی 'بھارت جوڑو 2.0' پدیاترا شروع

بی جے پی کے سیاسی گڑھ شکاری پور سے مہم کا آغاز

شیوموگا: کرناٹک کانگریس نے بدھ کو راہل گاندھی کی 'بھارت جوڑو یاترا' کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر ریاست میں 'بھارت جوڑو 2.0' پدیاترا کا آغاز کیا۔ اس مہم کی شروعات بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ریاستی صدر اور شکاری پور کے رکن اسمبلی بی وائی وجیندر کے سیاسی گڑھ سے کی گئی۔ کانگریس نے شیوموگا ضلع کے شکاری پور اسمبلی حلقے کے ریٹنہلی گاؤں سے پدیاترا شروع کی۔ بی وائی وجیندر سے قبل ان کے والد اور کرناٹک کے سابق وزیرِ اعلیٰ بی ایس یدی یورپا بھی اسی اسمبلی حلقے کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ کانگریس کے ریاستی صدر بی کے ہری پرساد کے مطابق، راہل گاندھی 30 ستمبر 2022 کو 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران کرناٹک میں داخل ہوئے تھے۔ اسی موقع کی یاد میں کانگریس نے ریاست بھر میں نئی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانگریس نے 'بھارت جوڑو 2.0' کے تحت ان 184 اسمبلی حلقوں میں پدیاترا نکالنے کا منصوبہ بنایا ہے، جہاں پارٹی کو 2023 کے اسمبلی انتخابات میں شکست ہوئی تھی۔ پارٹی اس مہم کو اپنے 'مشن 2028' کا حصہ قرار دے رہی ہے، جس کا مقصد 2028 کے اسمبلی انتخابات میں ان تمام حلقوں میں دوبارہ سیاسی بنیاد مضبوط کرنا ہے۔ کانگریس کے منصوبے کے مطابق ہر اسمبلی حلقے میں تقریباً 10 کلومیٹر کی پدیاترا کی جائے گی۔ مہم کے دوران پارٹی کارکن اور رہنما مقامی لوگوں سے ملاقات کریں گے اور علاقے کے مسائل پر گفتگو کریں گے۔ خشک سالی، کسانوں کی مشکلات اور دیگر مقامی مسائل کو مہم کے اہم موضوعات میں شامل کیا گیا ہے۔ شکاری پور میں شروع ہونے والی پدیاترا تقریباً 9 سے 10 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرے گی۔ یہ کوٹے، ہوسنگرا کراس اور نیلاوڈلو سے گزرتے ہوئے شکاری پور میں اختتام پذیر ہوگی۔ اس کے بعد اے پی ایم سی میدان میں ایک جلسہ بھی منعقد کیا جائے گا۔ اس مہم کے دوران کانگریس نے 'جنتا جوڑو' اور 'جنتا جاگروتی' جیسے پروگراموں کے ذریعے عوام سے رابطہ بڑھانے کی بات بھی کہی ہے۔ بی کے ہری پرساد نے پدیاترا سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی 2022 میں 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران گنڈلوپیٹ کے راستے کرناٹک میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسی واقعے کی یاد میں ریاست بھر میں عوامی رابطے کی یہ مہم شروع کی جا رہی ہے۔ ہری پرساد نے شیوموگا کے ایسورو گاؤں کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تاریخی اہمیت بھی بیان کی۔ ان کے مطابق 1942 میں مہاتما گاندھی کی 'بھارت چھوڑو' تحریک کی اپیل کے بعد اس گاؤں کے لوگوں نے برطانوی حکومت کے خلاف آزادی کا اعلان کیا تھا اور کسی بھی صورت ٹیکس ادا نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس تحریک میں پیش پیش رہنے والے تقریباً 5 آزادی کے متوالوں کو 1943 میں برطانوی حکومت نے پھانسی دے دی تھی۔ دوسری جانب پدیاترا کے دوران ہری پرساد نے بی وائی وجیندر پر کانگریس کے جھنڈے اور پوسٹر ہٹوانے کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں سیاسی جماعتوں کو احتجاج اور اپنی سرگرمیاں انجام دینے کا حق حاصل ہے۔

عرسِ محبوبِ الٰہیؒ کے موقع پر آج "محاضراتِ نظامی" کا انعقاد

حیدرآباد (راست) فیضانِ چشتیہ حیدرآباد دکن کے زیرِ اہتمام سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہیؒ کے 723 ویں عرس شریف کی مناسبت سے آپؒ کی حیات و تعلیمات اور پیغام پر ایک علمی و اصلاحی نشست بعنوان "محاضراتِ نظامی" آج یکم اکتوبر، بروز منگل کو بعد نمازِ عشاء مدرسہ باب العلم، حسینیہ دانش گاہِ چشتیہ، نٹراج نگر، ٹپہ چبوترہ، حیدرآباد میں منعقد ہوگی۔ شاہ محمد مہتاب چشتی (ناظم فیضانِ چشتیہ) نگرانی کریں گے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوگا۔ سید باقر حسین قادری نعتِ شریف اور محمد احمد چشتی منقبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

فارسی زبان مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کے درمیان ایک پل ہے: پروفیسر چندر شیکھر

انڈین نالج سسٹم کے تناظر میں بھی فارسی زبان اہمیت کی حامل ہے: ڈاکٹر محمد شمس اقبال

قومی اردو کونسل کے صدر دفتر میں 'فارسی پینل' کی میٹنگ

نئی دہلی: آج قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں 'فارسی پینل' کی میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی صدارت پینل کے چیئرمین پروفیسر چندر شیکھر (سابق صدر، شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی) نے کی۔ میٹنگ کے آغاز میں ڈائرکٹر قومی اردو کونسل ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے پینل کے چیئرمین پروفیسر چندر شیکھر اور تمام اراکین کا استقبال کیا۔ پینل کے اراکین میں پروفیسر محمد اقبال (شعبۂ فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ)، پروفیسر اخلاق احمد آہن (سینٹر آف پرشین اینڈ سینٹرل ایشین اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی)، پروفیسر کلیم اصغر (صدر، شعبۂ فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ)، پروفیسر عثمان غنی (ڈائرکٹر، فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، ڈاکٹر مہتاب جہاں (شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی)، ڈاکٹر علی اکبر شاہ (شعبۂ فارسی، دہلی یونیورسٹی) اور ڈاکٹر عمران چودھری (شعبۂ فارسی، ذاکر حسین دہلی کالج) شامل تھے۔ میٹنگ میں 'فارسی پینل' کے ایجنڈے سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ڈائرکٹر قومی اردو کونسل ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے کہا کہ فارسی زبان کے علمی و ادبی سرمائے کو پیش نظر رکھے بغیر ہندوستان، بالخصوص شمالی ہندوستان کی تہذیبی اور ثقافتی تاریخ سے مکمل طور پر واقفیت ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کونسل نے حال ہی میں داراشکوہ کی کتاب 'سکینۃ الاولیاء' اور پردیپ شرما خسرو کی کتاب 'امیر خسرو: ایک ہمہ جہت شخصیت' کے اردو تراجم شائع کیے ہیں۔ اس سلسلے میں دیگر اہم کتابیں بھی زیرِ طبع ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ انڈین نالج سسٹم کے تناظر میں حکومت ہند نے بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے کلاسیکی زبان کے زمرے میں شامل کیا ہے۔ فارسی زبان کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی اردو کونسل نے اس پر خصوصی توجہ دی ہے۔ کونسل کی کوشش ہے کہ فارسی کی اہم کتابوں کے اردو تراجم شائع کیے جائیں، ساتھ ہی فارسی زبان اور اس کے علمی و ادبی سرمائے کے حوالے سے ایک سنجیدہ علمی مکالمہ بھی قائم ہو، تاکہ اس کے وسیع سرمایے سے بہتر طور پر استفادہ کیا جا سکے۔

میٹنگ کے صدر پروفیسر چندر شیکھر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فارسی زبان ایک ایسا پل ہے جو مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کے درمیان مضبوط رشتہ قائم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی تہذیب و ثقافت اور علمی روایت کو سمجھنے کے لیے فارسی کے علمی و ادبی مواد سے استفادہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ انھوں نے 'امیر خسرو/ داراشکوہ سالانہ یادگاری خطبہ'، ہندوستان اور وسطی ایشیا کے درمیان مکالمے پر مبنی سمینار اور 'ہندوستان میں فارسی ادب کی تاریخ' کی ترتیب کے حوالے سے بھی گفتگو کی۔ انھوں نے ان منصوبوں کی معنویت کے پیش نظر ان کے حوالے سے اہم نکات کی نشاندہی کی اور ان کی عملی صورت گری کے لیے تجاویز پیش کیں۔ میٹنگ میں پینل کے اراکین کی جانب سے یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ 'ہندوستان میں فارسی ادب کی تاریخ' کی تدوین ایک اہم ضرورت ہے، جس کے لیے موثر عملی اقدامات کیے جانے چاہییں۔

اس کے علاوہ قدیم مخطوطات و مسودات، علم عروض و بلاغت اور ترجمے کے موضوعات پر ورکشاپ منعقد کرنے کی تجاویز بھی پیش کی گئیں، تاکہ نئی نسل میں فارسی زبان و ادب کے حوالے سے علمی و فنی معیار کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ فارسی ڈپلومہ مراکز کو مزید مؤثر بنانے، طلبہ کی پیش رفت کو باقاعدگی سے مدنظر رکھنے اور مراکز کے اساتذہ کے ساتھ پینل کی سطح پر تبادلہ خیال کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ میٹنگ کے اختتام پر قومی اردو کونسل کی جانب سے حال ہی میں شائع ہونیوالی پردیپ شرما خسرو کی کتاب 'امیر خسرو: ایک ہمہ جہت شخصیت'، جس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر شبیر عالم نے کیا ہے، کی رسم رونمائی بھی عمل میں آئی۔ آخر میں ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی (اسسٹنٹ ڈائرکٹر، اکیڈمک) نے پینل کے چیئرمین، اراکین اور تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ میٹنگ میں ڈاکٹر مسرت (ریسرچ آفیسر) اور ڈاکٹر عبدالسلام صدیقی (پروجیکٹ اسسٹنٹ) سمیت قومی اردو کونسل کے دیگر اراکین بھی موجود رہے۔

بشیر بدر کی یاد میں اردو اکادمی دہلی میں توسیعی خطبہ و شعری نشست

شعرا و ادبا نے معروف شاعر کی ادبی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا

نئی دہلی۔ 30 ستمبر۔ اردو اکادمی، دہلی کے زیرِ اہتمام معروف شاعر بشیر بدر کی یاد میں توسیعی خطبہ و شعری نشست کا انعقاد 29 ستمبر 2026 کو اکادمی کے قمر رئیس سلور جبلی آڈیٹوریم میں کیا گیا۔ پروگرام میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جناب محمد ہارون، ممبر دہلی اقلیتی کمیشن، حکومت دہلی نے شرکت کی جبکہ معروف شاعر طالب رامپوری نے صدارت کی۔ پروفیسر احمد محفوظ نے توسیعی خطبہ پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کے فرائض معروف شاعر ڈاکٹر شفیع ایوب نے نہایت خوش اسلوبی اور بہترین انداز میں انجام دیے۔ انھوں نے اپنی موثر نظامت کے ذریعے پروگرام کے تمام مراحل کو خوبصورتی سے مربوط رکھا اور ابتدا سے اختتام تک نشست کو خوش گوار ادبی ماحول میں جاری رکھا۔ پروگرام کے آغاز میں اکادمی کے سکریٹری جناب لیکھ راج نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے بشیر بدر کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور ان کے چند اشعار بھی ناظرین کو پڑھ کر سنائے۔ انھوں نے کہا کہ بشیر بدر کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اردو ادب کے لیے ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ اردو زبان کی معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اردو میں اتنی گہرائی ہے کہ اس کی تہہ میں اتر کر ہی اس کی حقیقی معنویت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ محبت کی زبان ہے اور ایک ایسے سمندر کی مانند ہے، جس میں جتنا غوطہ لگایا جائے، اتنا ہی انسان اردو سے سیراب ہوتا ہے۔ انھوں نے اپنے ذاتی تجربے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی سے وابستہ ہونے کے بعد انھیں اردو زبان و ادب کو قریب سے جاننے اور سمجھنے کا زیادہ موقع ملا۔ مہمانِ خصوصی جناب محمد ہارون نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ بشیر بدر اردو کا وہ معروف نام ہیں جس سے اردو سے معمولی سی واقفیت رکھنے والا شخص بھی بخوبی واقف ہے۔ انھوں نے اردو اکادمی، دہلی کے پورے عملے کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اکادمی کا عملہ اردو کی ترقی و ترویج کے لیے مسلسل سرگرمِ عمل ہے۔ انھوں نے دہلی حکومت بالخصوص وزیرِ اعلیٰ کی جانب سے اردو کے فروغ کے لیے کی جانے والی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومتِ دہلی اردو کی ترقی کے لیے فکرمند ہے اور اردو اساتذہ کی تقرری اور اردو اسکولوں سے متعلق مسائل پر بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ بشیر بدر کی یاد میں منعقدہ یہ نشست اگرچہ مختصر ہے لیکن بشیر بدر کا ہم سب پر یہ حق ہے کہ ان کی یاد میں اس سے کہیں بڑا پروگرام منعقد کیا جائے تاکہ انھیں بھرپور خراجِ عقیدت پیش کیا جا سکے۔ توسیعی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر احمد محفوظ نے عصرِ حاضر کے نمایاں شاعر بشیر بدر کی یاد میں اس نشست کے انعقاد پر اکادمی کو مبارکباد پیش کی اور اسے ایک اہم اور قابلِ قدر اقدام قرار دیا۔ انھوں نے جدید اور کلاسیکی شاعری کے فرق پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کلاسیکی دور میں مشاعرے کی شاعری اور سنجیدہ شاعری کے درمیان کوئی نمایاں تفریق نہیں تھی جبکہ جدید دور میں دونوں کے الگ الگ دائرے وجود میں آ گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مشاعرے کی دنیا میں بشیر بدر کا مقام نہایت نمایاں اور مقبول رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بشیر بدر کا ایک بڑا امتیاز یہ بھی ہے کہ انھوں نے مشاعرے کی دنیا سے وابستہ رہتے ہوئے غیر معمولی شہرت اور مقبولیت حاصل کی لیکن اس کے ساتھ ساتھ غزل کی شاعری میں بھی ایسا منفرد نقش چھوڑا کہ ان کی شاعری کو صرف مشاعرے کی شاعری تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ بشیر بدر کے آخری ایام کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ان کی زندگی کے کئی سال علالت میں گزرے۔ اگر اس دوران ان کی شعری خدمات کے اعتراف میں اس طرح کی کوئی نشست یا پروگرام منعقد کیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔ انھوں نے کہا کہ بشیر بدر نے تقریباً پچھتر برس تک مشاعرے اور جدید شاعری کی دنیا میں ایک بے تاج بادشاہ کی حیثیت سے اپنی جگہ بنائے رکھی، اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی ادبی خدمات کو یاد کریں اور انھیں خراجِ عقیدت پیش کریں۔ فنِ شاعری پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ شعر کہنا اور شعر پڑھنا دونوں الگ الگ فن ہیں اور ہر شاعر کو ان دونوں پر یکساں قدرت حاصل نہیں ہوتی۔ بشیر بدر کو یہ ملکہ حاصل تھا کہ وہ اپنے کلام کو اس انداز سے پیش کرتے تھے کہ سننے والے اس کے اثر میں کھو جاتے تھے۔

بیٹیوں کو محفوظ ماحول دینے کے لیے زمینی سطح پر سکیورٹی کے نظام کو مضبوط کر رہی ہے حکومت: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) دہلی کی وزیرِ اعلیٰ ریکھا گپتا نے بدھ کے روز کہا کہ دہلی میں بیٹیوں کو محفوظ اور بے خوف ماحول دینے کے لیے حکومت زمینی سطح پر سکیورٹی کے نظام کو مضبوط کر رہی ہے۔ محترمہ گپتا نے آج یہاں میتریئی کالج کے ڈائمنڈ جوبلی سال کے موقع پر منعقدہ یوا منتھن: پرمپرا اور پرگتی ☒ پروگرام میں طالبات کے ساتھ بات چیت کی۔ خواتین کی سکیورٹی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ دہلی میں بیٹیوں کو محفوظ اور بے خوف ماحول دینے کے لیے حکومت زمینی سطح پر سکیورٹی کے نظام کو مضبوط کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دہلی میں 50 ہزار سی ٹی وی کیمرے اور ایک لاکھ اسٹریٹ لائٹس لگائی جا رہی ہیں، تاکہ عوامی مقامات پر سکیورٹی کے نظام کو مزید مضبوط کیا جا سکے اور بیٹیاں بغیر کسی خوف کے اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے آگے بڑھ سکیں۔ وزیرِ اعلیٰ نے کہا کہ بیٹیوں کی سکیورٹی کا مطلب ان کی آزادی کو محدود کرنا نہیں ہے، بلکہ ایسا محفوظ معاشرہ اور ماحول تیار کرنا ہے جہاں وہ اپنی تعلیم، کیریئر اور زندگی کے فیصلے اعتماد کے ساتھ کر سکیں۔ ہندوستان کی ناری شکتی نے روایت اور پیشرفت کے درمیان ایک مضبوط پل بناتے ہوئے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ رانی لکشمی بائی، اہلیا بائی ہولکر اور دیگر عظیم خواتین کی میراث سے ترغیب لیتے ہوئے آج کی بیٹیاں تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، قیادت اور جدت طرازی کے شعبے میں نئی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔ انہوں نے طالبات سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ خواتین اکثر خاندان اور معاشرے کی ذمہ داریوں کو ترجیح دیتی ہیں، لیکن جوانی کی عمر سے ہی بیٹیوں کو اپنے لیے جینا، اپنی دیکھ بھال کرنا، اپنا کیریئر چننا اور اپنے خوابوں کو پورا کرنا بھی سیکھنا چاہیے۔ انہوں نے طالبات سے کہا کہ وہ زندگی میں اپنے اہداف مقرر کریں اور اس سمت میں اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں۔ آج کی بیٹیوں کے اندر صلاحیت، توانائی اور قیادت کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے اور انہیں اپنی آواز نیز اپنی شناخت کو کبھی دبنے نہیں دینا چاہیے۔ وزیرِ اعلیٰ نے کہا، "خواتین کی سکیورٹی کا حل صرف بیٹیوں کو یہ بتانا نہیں ہو سکتا کہ وہ کیا پہنیں، کہاں جائیں یا کب گھر واپس آئیں۔ جب ہم بیٹیوں کو سکیورٹی کے لیے کئی طرح کی پابندیاں اور ہدایات بتاتے ہیں تو بیٹوں کو بھی اتنی ہی سنجیدگی سے احترام، ذمہ داری، رویے اور رضامندی کے بارے میں سمجھانا ہوگا۔ معاشرہ ایسا ہونا چاہیے جہاں کسی بیٹی کو اپنی سکیورٹی کے لیے اپنے خوابوں، اپنی تعلیم، اپنے کیریئر یا اپنی آزادی سے سمجھوتہ نہ کرنا پڑے۔ کسی کی 'نا' ☒ کا مطلب 'نا' ☒ ہے اور اس کا احترام کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔" انہوں نے کہا کہ خواتین کی سکیورٹی ایک مشترکہ سماجی ذمہ داری ہے۔ پولیس کو اپنا فرض نبھانا ہوگا، انتظامیہ کو محفوظ عوامی مقامات کے لیے ضروری بنیادی سہولیات کو یقینی بنانا ہوگا اور اداروں کو بھی طالبات کے لیے محفوظ ماحول فراہم کرنے کی سمت میں مسلسل کام کرنا ہوگا۔ خواتین کی سکیورٹی کے لیے صرف قوانین بنانا کافی نہیں ہے، بلکہ انہیں زمین پر موثر طریقے سے نافذ کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ معاشرے کے ہر شخص کو اپنے حقوق کے ساتھ اپنے فرائض کو بھی سمجھنا ہوگا۔ خواتین کی آزادی اور سکیورٹی کو ایک دوسرے کے متضاد نہیں دیکھا جا سکتا۔

گجرات میں بس اور ٹرک کی خوفناک ٹکر، 7 ہلاک، 6 زخمی

راجستھان جانے والی بس حادثے کا شکار، پولیس نے ریسکیو آپریشن کیا

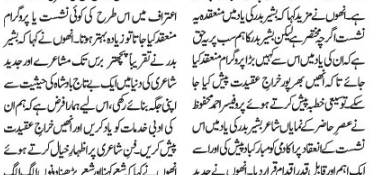

آنند، گجرات: بدھ کی صبح گجرات کے ضلع آنند میں احمد آباد–وڈودرا ایکسپریس وے پر راجستھان جانے والی ایک بس ٹرک سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں سات افراد ہلاک اور چھ دیگر زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے 108 ایمبولینسوں کے ذریعے نڈیاڈ سول اسپتال منتقل کیا گیا۔ وزیرِ اعظم مودی نے اس واقعے پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس ☒ پر ایک پوسٹ میں وزیرِ اعظم مودی نے کہا کہ "گجرات کے آنند میں پیش آنے والے حادثے میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر گہرا دکھ ہوا ہے۔ سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور تمام زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہوں۔" تصادم کے باعث بس کا ایک حصہ بری طرح تباہ ہو گیا، جس سے حادثے کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ حادثہ ضلع آنند کے گاؤں بوریاوی کے قریب احمد آباد–وڈودرا ایکسپریس وے پر پیش آیا۔ بس راجستھان جا رہی تھی اور واقعے کے وقت زیادہ تر مسافر گہری نیند میں تھے۔ رات تین بجے پیش آنے والے اس خوفناک حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، 108 ایمبولینس سروس اور ایکسپریس وے ایمبولینس یونٹ کی ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ اسپتال منتقل کیے جانے سے قبل زخمیوں کو جائے وقوعہ پر ہی ابتدائی طبی امداد فراہم کی گئی۔ اطلاعات کے مطابق زخمیوں میں وشال ترویدی (20)، رجنی کانت بھائی (61)، رمیش شرما (60)، جتیندر (32)، پیوش سنگھ منڈل (22) اور گنیش جادھو (24) شامل ہیں۔

بین الاقوامی یومِ روشنی کے موقع پر حیدرآباد میں دو روزہ سائنسی پروگرام، 45 تحقیقی منصوبے پیش

حیدرآباد (راست) تلنگانہ سائنس فیئر اکیڈمی (ٹی ایس ایف اے) کے زیرِ اہتمام بین الاقوامی یومِ روشنی 2026 کے موقع پر حیدرآباد میں دو روزہ سائنسی و تعلیمی پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ اکیڈمی کی جانب سے منعقد ہونے والی تیسری بین الاقوامی یومِ روشنی تقریب تھی، جس میں اسکولی طلبہ، اعلیٰ تعلیمی اداروں کے طلبہ، تحقیقی اسکالرس، اساتذہ، فیکلٹی اراکین اور سائنسی ماہرین نے شرکت کی۔ اس سال تقریب کا مرکزی موضوع روشنی، سائنس اور سماج پر اس کے مفید اثرات کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام کا مقصد سائنسی تعلیم، تحقیقی رجحان اور نوجوانوں میں سائنسی شعور کو فروغ دینا تھا۔ پہلے دن اذان انٹرنیشنل اسکول، حیدرآباد میں منعقدہ پروگرام میں ابتدائی، متوسط، جونیئر اور سینئر سطح کے طلبہ نے اپنے 45 تحقیقی منصوبے پیش کیے۔ اس موقع پر طلبہ کو اپنی سائنسی صلاحیتوں، تخلیقی فکر اور تحقیقی سرگرمیوں کے اظہار کا موقع ملا۔ پروگرام کے انعقاد میں سید مسعود احمد ڈائرکٹر، شبانہ بیگم پرنسپل اور جناب محمد شاہنواز اختر کوآرڈینیٹر نے تعاون کیا۔ اسی روز مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی گچی باؤلی کے شعبہ طبیعیات کے پوسٹ گریجویٹ طلبہ اور اسکالرس کے لیے توسیعی لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام پروفیسر علیم باشا (ڈین، اسکول آف سائنسس، مانو) کی رہنمائی میں منعقد ہوا۔ پروفیسر زاہد حسین خان (سابق پروفیسرِ طبیعیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور ہندوستان میں بین الاقوامی یومِ روشنی کے قومی رابطہ کار) نے "قدیم تصورات سے جدید طبیعیات تک: روشنی کا تاریخی سفر" کے موضوع پر خطاب کیا۔

ادبِ اطفال سے وِکست بھارت کی نئی نسل کی تعمیر پر زور

نئی دہلی، 29 ستمبر: (پریس ریلیز) بچوں کے بغیر وِکست بھارت کا تصور مکمل نہیں ہو سکتا۔ 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے نئی نسل کی فکری، تخلیقی اور اخلاقی تربیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے، جس میں ادبِ اطفال مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کی اسسٹنٹ پروفیسر اور پروگرام کی کنوینر ڈاکٹر سفینہ بیگم کی پہل پر "بااختیار بچپن: وِکست بھارت کا تصور 2047" کے تحت ادبِ اطفال کے موضوع پر ایک اہم پروگرام منعقد کیا گیا۔ کمیٹی روم نمبر 212 میں منعقد پروگرام کا آغاز کو-کنوینر ڈاکٹر عظمت اللہ کے تعارفی کلمات سے ہوا۔ انہوں نے پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بچوں کے لیے معیاری ادب کی ضرورت اور موجودہ دور میں ادبِ اطفال کی معنویت کو اجاگر کیا۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی اور مدعو شخصیات کو مومنٹو پیش کیے گئے، جبکہ ہندوستانی زبانوں کے مرکز کے جشنِ زریں کے موقع پر شائع ہونے والی کتاب "لفظوں سے بنتی دنیا" کی کاپیاں بھی پیش کی گئیں۔ پروگرام کے دوران معروف ماہرِ ادبِ اطفال طٰہٰ نسیم کی کتاب "سوچ کے پنکھ (اصلاحی نظمیں اور کہانیاں)" کا اجرا کیا گیا۔ کتاب پر گفتگو کرتے ہوئے طٰہٰ نسیم نے کہا کہ ادبِ اطفال کو وہ مقام نہیں ملا جس کا وہ مستحق ہے۔ انہوں نے بچپن میں کہانی سنانے اور تخیل کی فطری صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وقت کے ساتھ یہی صلاحیت ادبی تخلیق کی بنیاد بنتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو پہیلیاں سنانے کی روایت تقریباً ختم ہوتی جا رہی ہے، جبکہ سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثرات سے مطالعے کی عادت بھی متاثر ہوئی ہے۔

باپ بیٹے سمیت چار کی چتائیں ایک ساتھ جلیں

ایک کو بچانے کی کوشش میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد ڈوبے

جھانسی: دیوری سنگھ پورہ حادثہ: جھانسی کے ماؤرانی پور کے دیوری سنگھ پورہ گاؤں میں سکھنئی ندی میں ترپن کے بعد نہاتے وقت ایک ہی خاندان کے پانچ افراد ڈوب گئے۔ ان میں باپ بیٹا بھی شامل ہیں۔ جھانسی کے رانی پور میں واقع دیوری سنگھ پورہ گاؤں میں منگل کی شام ایک ہی خاندان کے چار افراد کی چتائیں ایک ساتھ جلیں۔ اس دوران متوفیان کے اہل خانہ میں کہرام مچا رہا۔ روتے روتے خواتین بے حال ہوگئیں۔ گاؤں کا ماحول بھی سوگوار رہا۔ گھروں میں چولہے نہیں جلے۔ ہر شخص اس واقعے پر افسوس کا اظہار کرتا نظر آیا۔ ماؤرانی پور سی ایچ سی میں پوسٹ مارٹم کے بعد چاروں لاشوں کو دیوری سنگھ پورہ گاؤں لایا گیا۔ لاشوں کے گاؤں پہنچتے ہی چیخ و پکار مچ گئی۔ خاندان کی خواتین لاشوں سے لپٹ کر سینہ پیٹ پیٹ کر رونے لگیں۔ انہیں تسلی دینے کے لیے لوگوں کو الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ اس کے بعد چاروں لاشوں کو گاؤں کے شمشان گھاٹ لے جایا گیا۔ آخری سفر میں سیکڑوں افراد شامل ہوئے۔ جبکہ شمشان گھاٹ پر پہلے ہی بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ یہاں ماؤرانی پور تحصیل انتظامیہ کی جانب سے جنریٹر اور اضافی روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں متوفی انوپ تیواری اور ان کے بیٹے ارپت کی چتا کو انوپ کے بھتیجے اننت نے آگ دی، جبکہ متوفی شری یانش اور ابھینو کی چتا کو ان کے چچازاد بھائی انوج نے آگ دی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ (نامہ نگار) ماسٹر صاحب پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ریٹائرڈ استاد رامیشور پرساد تیواری کا شمار علاقے کی معزز شخصیات میں ہوتا ہے۔ احتراماً سب انہیں "ماسٹر صاحب" کہتے ہیں۔ ان کے پانچ بیٹے انوپ، اودھیش، وجے اور اجے تیواری ہیں، جن میں سے انوپ کی ڈوبنے سے موت ہوگئی۔ اس کے علاوہ ان کے چار نواسے، پوتے اور پوتیاں بھی اس حادثے کا شکار ہوگئے۔ آخری رسومات میں شرکت کے لیے پہنچنے والے متعدد افراد کہتے نظر آئے کہ ماسٹر صاحب پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ "پاپا اور بھیا کو کیا ہوا، وہ بول کیوں نہیں رہے؟" انوپ گھر میں ہی جنرل اسٹور چلاتے تھے۔ حادثے میں جاں بحق ہونے والا ان کا بیٹا ارپت ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ان کی آٹھ سالہ ایک بیٹی ہے۔ باپ اور بیٹے کی موت کے بعد اب ماں اور بیٹی ہی گھر میں رہ گئی ہیں۔ حادثے کے بعد سے انوپ کی اہلیہ بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ باپ اور بھائی کی لاش دیکھ کر بیٹی لوگوں سے ایک ہی سوال پوچھ رہی تھی، "پاپا اور بھیا کو کیا ہوا، وہ بول کیوں نہیں رہے؟" لیکن اس معصوم کے سوال کا جواب دینے کی ہمت وہاں کسی میں نہیں تھی۔ عوامی نمائندوں اور افسران کا جماوڑا حادثے کی اطلاع ملنے پر رکن پارلیمنٹ انوراگ شرما، ایم ایل سی رما نرنجن، سابق وزیر پردیپ جین آدتیہ، بی جے پی ضلع صدر پردیپ پٹیل، نگر پنچایت چیئرمین نمائندہ ایودھیا پرساد کھرکا، ماؤرانی پور کے رکن اسمبلی کے نمائندہ پپو سیٹھ، سابق میونسپل چیئرمین ہری چندر آریہ، بی جے پی لیڈر منوج پراگی لال اہیروار، اتر پردیش کسان کانگریس کے ریاستی صدر شیونارائن سنگھ پریہار، شبھم وید، انیل راج، پالیکا چیئرمین نمائندہ آیوش شری واس، سماجی کارکن راجندر راہل، کسان یونین کے ضلع نائب صدر اکھلیش لٹوریا وغیرہ نے موقع پر پہنچ کر اہل خانہ کو دلاسہ دیا۔ اس کے علاوہ ضلع مجسٹریٹ گورانگ راٹھی، ایس ایس پی وکاس کمار، سی ایم او ڈاکٹر شیشیر پوری، ڈپٹی سی ایم او آشیش اگنی ہوتری، میڈیکل کالج کے بلڈ بینک انچارج ڈاکٹر ایم ایل آریہ بھی مرکز صحت پہنچے۔ انہوں نے اہل خانہ سے بات چیت کرکے واقعے کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ دو ڈاکٹروں کے پینل نے پوسٹ مارٹم کیا منگل کی شام پانچوں لاشوں کا ماؤرانی پور سی ایچ سی میں دو ڈاکٹروں کے پینل، ڈاکٹر روبندر گپتا اور ڈاکٹر مہیت پٹیل، نے پوسٹ مارٹم کیا۔ پوسٹ مارٹم کے دوران سی ایم او ڈاکٹر شیشیر پوری، ڈپٹی سی ایم او آشیش اگنی ہوتری اور سی ایچ سی سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آر جے سنگھ بھی موجود رہے۔ میلہ جل وہار مہوتسو کے پروگرام منسوخ رانی پور میں جاری میلہ جل وہار مہوتسو کے دوران منگل کی شام رائی رقص اور "ایک شام بچوں کے نام" پروگرام منعقد ہونا تھا۔ تاہم نگر پنچایت سے متصل دیوری سنگھ پورہ گاؤں میں ایک ساتھ پانچ افراد کی ہلاکت کے دل دہلا دینے والے واقعے کے بعد یہ دونوں پروگرام منسوخ کر دیے گئے۔ ماؤرانی پور مہوتسو میں دھیمی آواز میں بجے ساؤنڈ ماؤرانی پور جل وہار مہوتسو میں منگل کی شام لوک گیت اور لوک رقص کے پروگرام ہوئے۔ تاہم حادثے کے باعث یہ انعقاد صرف رسمی رکھا گیا۔ پنڈال میں دھیمی آواز میں صرف دو ساؤنڈ بجائے گئے، جبکہ پنڈال کے باہر کے ساؤنڈ بند رہے۔ پروگرام کا باقاعدہ افتتاح اور چراغ روشن کرنے کی رسم بھی نہیں کی گئی۔ نگر پالیکا چیئرمین نمائندہ آیوش شری واس نے بتایا کہ چونکہ پروگرام پیش کرنے کے لیے بیرونی فن کار آ چکے تھے، اس لیے انتہائی سادگی کے ساتھ پروگرام منعقد کرائے گئے۔ ترپن کے بعد نہانے اترے، ایک کو بچانے میں پانچ ڈوبے جھانسی کے ماؤرانی پور کے دیوری سنگھ پورہ گاؤں میں سکھنئی ندی میں ترپن کے بعد نہاتے وقت ایک ہی خاندان کے پانچ افراد ڈوب گئے۔ ان میں باپ بیٹا بھی شامل ہیں۔ ماؤرانی پور تھانہ علاقے کے دیوری سنگھ پورہ گاؤں کے رہنے والے انوپ تیواری (45) ولد رامیشور تیواری منگل کی صبح تقریباً 11 بجے اہل خانہ اور گاؤں والوں کے ساتھ گاؤں کے پیچھے بہنے والی سکھنئی ندی پر شرادھ کی رسم ادا کرنے کے لیے پہنچے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹا ارپت (12)، بھتیجا شری یانش (21) ولد وجے تیواری، ابھینو (26) ولد اجے تیواری اور جالون کے ایٹ تھانہ علاقے کے ہردوئی گوجر گاؤں کا رہنے والا بھانجا پشکر شکلا (23) ولد شیشو شکلا بھی تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق ترپن کے بعد نہانے کے دوران ابھینو کا پاؤں پھسل گیا اور وہ گہرے پانی میں چلا گیا۔ اسے بچانے کی کوشش میں انوپ بھی پانی میں اتر گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش میں ارپت، شری یانش اور پشکر بھی گہرے پانی میں چلے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پانچوں ڈوب گئے۔ اس سے موقع پر چیخ و پکار مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامیہ کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔

مسالمہ فاطمیہ چھٹا دور کی تیاریوں کا سلسلہ جاری

صاحب مصرعۂ قطعہ مرحوم سید علی انوار زیدی

امروہہ: بزمِ انوارِ سخن، مَوانہ (میرٹھ) اور خانوادۂ سید علی انوار زیدی مرحومؒ کے زیرِ اہتمام 17 اکتوبر 2026ء، بروز ہفتہ، شام 6:30 بجے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، لودھی روڈ، نئی دہلی میں ایک عظیم الشان طرحی مسالمہ بعنوان "مسالمہ فاطمیہ" (چھٹا دور) کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ پروگرام سید انجم زیدی کے اجداد اور مرحوم والدین بالخصوص صاحبِ مصرعِ قطعہ سید علی انوار زیدی مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے منعقد ہوتا ہے۔ اس باوقار تقریب کی صدارت جناب مولانا سید عروج الحسن میثم صاحب فرمائیں گے جبکہ نظامت کے فرائض پروفیسر ناشر نقوی صاحب اور عابس کاظم جروالی صاحب انجام دیں گے۔ پروگرام کا آغاز جناب مولانا محمد قاسم زیدی کی تلاوتِ قرآن و حدیثِ کساء سے ہوگا اور جناب اعجاز فرخ حیدرآبادی کا خصوصی خطاب ہوگا۔ اس نشست کے لیے مرزا سلامت علی دبیرؔ کا مصرعہ سلام اور مرحوم سید علی انوار زیدی کا مصرعہ قطعہ طرح کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ تقریب میں قمر احمد (IPS)، ڈاکٹر نسیم زیدی (IAS)، اور سید ناصر علی (IRS) بطورِ مہمانانِ خصوصی شرکت کریں گے۔ جبکہ زینتِ مسند پر مولانا سید طالب حسین، مولانا اظہر زیدی، مولانا محمد باقر نقوی، مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی امروہوی، مولانا نقی حیدر مَوانوی، مولانا سید غلام حیدر، اور مولانا سید تصدیق حسین جلوا افروز ہوں گے۔ اس کے علاوہ مولانا کاظم مہدی عروج جونپوری، مولانا فراز واسطی، مولانا ظفر کاظمی، اور مولانا عباس ارشاد نقوی کی آمد بھی متوقع ہے۔ بارگاہِ رسالت و اہل بیتؑ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لیے ملک کے نامور شعراء کرام تشریف لا رہے ہیں، جن میں پروفیسر عراق رضا زیدی، رشید شہیدی، پروفیسر علی الحسن، شفیق عابدی بنگلور، انصر عبقاتی، ہلال نقوی، سلیم شجاع فیروز آبادی، سلیم امروہوی اور ابوتراب حیدرآبادی شامل ہیں۔ نشست کے دوران انتخابِ کلام مسالمہ فاطمیہ 2025 کا اجراء بھی کیا جائے گا۔ منتظمین کے مطابق پروگرام کی تمام کارروائی پابندیِ وقت کے ساتھ رات 10:00 بجے تک مکمل کی جائے گی، خواتین کے لیے باحجاب نشست کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور مسالمہ کے اختتام پر نذر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ اُردو ادب کی دنیا میں اس مسالمہ میں بہت اہم مقام حاصل ہے۔ اس کو دنیائے مسالمہ کی سب سے اہم محافل میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے جہاں نہ صرف اعلیٰ درجہ کے شعراء اور علماء ہوتے ہے بلکہ ملک کے کونے کونے سے باذوق سامعین بھی اسمیں حصہ لیتے ہے جنکو سال بھر اس مسالمہ کا انتظار رہتا ہے۔

مجلسِ چہلم برائے ایصالِ ثوابِ الحاج شمشاد حسین کربلائی میں شرکت کی مودبانہ گزارش

پروفیسر مولانا ڈاکٹر رضا عباس شعبۂ دینیاتِ شیعہ، اے ایم یو خطاب فرمائیں گے

جلالپور (اسٹاف رپورٹر): ایک مجلس چہلم برا ایصال ثواب الحاج شمشاد حسین کربلائی مرحوم ابن فقیر حسین مرحوم کے لیے امبیڈکر نگر، بارگاہِ حسینی، عثمان پور جلالپور میں منعقد ہونا طے پایا ہے۔ مجلسِ چہلم کا انعقاد 2 اکتوبر 2026 بروز جمعہ، سہ پہر 3 بجے کیا جائے گا۔ مجلس میں خاندان، اعزہ و اقرباء اور مومنین کی کثیر تعداد کی شرکت متوقع ہے۔ مجلس کی پیش خوانی کی سعادت جناب اختر اعجاز، ڈاکٹر اظہر قائمی اور شیر عالم صاحبان حاصل کریں گے، جبکہ الحاج میثم رضا کربلائی اور امیر عباس صاحبان سوز خوانی پیش کریں گے۔ مجلس سے خطاب جناب مولانا ڈاکٹر رضا عباس صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ دینیاتِ شیعہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ فرمائیں گے۔ مجلس کے منتظمین و سوگواران کی جانب سے مومنین سے مخلصانہ گزارش کی جاتی ہے کہ مرحوم کی ایصالِ ثواب کے اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں اور وقت کی پابندی کا خصوصی لحاظ رکھیں۔ اس موقع پر مرحوم کے سوگواران حاجی مہدی حسن کربلائی، ضیغم عباس، احتشام عباس، اعجاز عباس اور جملہ خویشان و دختران و اعزہ و اقرباء، عثمان پور، جلالپور، امبیڈکر نگر، تمام مومنین سے شرکت کی پُرخلوص درخواست کرتے ہیں۔

معاشرہ میں اتحاد اور رواداری کی بہترین مثال تھے مولانا ڈاکٹر سیادت نقوی

امروہہ: امروہہ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام دربارِ حسینی، محلہ لکڑا، امروہہ میں ممتاز عالمِ دین اور دنیائے علم و ادب کی نامور شخصیت حضرت م مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی صاحب قبلہ کی یاد میں ایک پروقار تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں علاقے کے علماء، دانشوران، ادیبوں اور شعراء نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ فاؤنڈیشن کے صدر فرمان حیدر کی زیر نگرانی اور شاندار امروہوی کی نظامت میں منعقدہ اس جلسے میں مقررین اور شعراء نے مولانا کی علمی و ادبی خدمات اور معاشرتی نقوش پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ جلسے کے دوران مقررین میں مولانا رضا علی رضن کربلائی نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی ایک بلند پایہ عالمِ دین اور نابغۂ روزگار علمی و ادبی شخصیت کے مالک تھے، جنہوں نے اپنی تمام تر زندگی تعلیم و تربیت کی ترویج اور معاشرے کی رہنمائی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ مرغوب صدیقی نے کہا کہ مولانا نے نہ صرف نئی نسل کی تعلیمی آراستگی بلکہ ان کی اخلاقی و دینی تربیت پر بھی خاص زور دیا، جس کے گہرے اثرات قوم و ملت پر مرتب ہوئے۔ صوفی انٹرنیشنل مشن سے وابستہ سید اویس رضوی اور ماہر تعلیم اور سماجی کارکن قمر نقوی نے مولانا کی سماجی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انجمن رضا کاران حسینی کی جانب سے خورشید حیدر زیدی نے کہا کہ معاشرے میں امن و امان، اتحاد، بھائی چارے اور بین المذاہب ہم آہنگی کے قیام میں مولانا کا کردار ہمیشہ سے بے مثال اور مشعلِ راہ رہا، جس کے اعتراف میں انہیں متعدد قومی و بین الاقوامی ایوارڈز بشمول پروقار "امن ایوارڈ" سے بھی نوازا گیا۔ انجینئیر سبط حیدر نقوی اور مولانا ڈاکٹر شہوار نقوی نے کہا کہ مولانا کی تصانیف و تالیفات اور تحقیقی و علمی نگارشات علمی دنیا کے لیے ایک بیش قیمت اثاثہ ہیں، جو ان کی فکری بصیرت کا بین ثبوت ہیں۔ تعزیتی نشست میں مولوی حافظ احمد حسین سجادہ نشین روزہ عباس علی، اقبال خاں، خورشید انوار، سبطِ حیدر نقوی، اسلم عثمانی، سرتاج منصوری اور ڈاکٹر چندن نقوی سمیت متعدد شخصیات نے اپنے خطابات میں مولانا مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا، جبکہ نوشہ امروہوی، واحد امروہوی، ڈاکٹر لاڈلے رہبر امروہوی، پنڈت بھونیش کمار بھون امروہوی، تاجدار امروہوی، ڈاکٹر مبارک امروہوی، ڈاکٹر ناصر امروہوی، شیبان قادری، سکندر شجاع امروہوی اور فروغِ احسان جیسے شعراء نے اپنے منظوم کلام کے ذریعے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر مولانا کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ مولانا مرحوم کے پسر اکبر امام جمعہ حضرت مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش کی خدمت میں فاؤنڈیشن کی جانب سے تعزیتی قرار داد پیش کیا گیا۔

'عالمی یوم اردو' کے موقع پر سینئر صحافی انظر الباری رفیقی کو آر کے کرنجیا ایوارڈ سے نوازا جائے گا

نئی دہلی۔ 30 ستمبر 2026 انظر الباری رفیقی سینئر صحافی، ایڈیٹر، کالم نویس اور میڈیا پرسنالٹی ہیں۔ انہیں صحافت کا ستائیس برسوں کا تجربہ ہے۔ اس وقت وہ انگریزی روزنامہ فریڈم پریس کے ریزیڈنٹ ایڈیٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں اس سال ہفت روزہ بلٹز (اردو، ہندی، انگلش) کے ایڈیٹر آر کے کرنجیا سے منسوب عالمی یوم اردو ایوارڈ برائے صحافت سے نوازے جانے کا فیصلہ لیا گیا۔ واضح ہو کہ عالمی یوم اردو ایوارڈز کا اعلان بہت پہلے ہو چکا ہے اور اس سال پہلی مرتبہ آر کے کرنجیا کے نام سے کسی انگریزی صحافی کو ۹ رنومبر عالمی یوم اردو کے موقع پر صحافت کے ایوارڈ سے نوازے جانے پر اتفاق ہوا۔ یہ اطلاع مشترکہ طور پر عالمی یوم اردو کے منتظمہ کمیٹی کے سرپرست جلال الدین اسلم، کنوینز ڈاکٹر سیّد احمد خاں اور کو۔کنوینرز سہیل انجم اور جاوید اختر نے یہ اعلان جاری کیا ہے۔

صحافی امیتابھ نارائن مشرا قتل کیس: ڈی ایم انکل، میرے پاپا کا مرڈر ہوا ہے

مؤ: 30 ستمبر (پی این ایس) جونپور میں صحافی امیتابھ نارائن مشرا کی 5 سالہ بیٹی نے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں انصاف کی اپیل کی ہے۔ لڑکی اپنی ماں روبی مشرا کے ساتھ پہنچی اور اپنے پاپا کے قاتلوں کو جیل بھیجنے کی اپیل کی۔ متاثرہ کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تحقیقات اور ضروری کارروائی کی یقین دہانی کرائی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 2023 میں ایک نجی اخبار کے صحافی امیتابھ نارائن مشرا کو جونپور میں دن دہاڑے گولی ماردی گئی تھی۔ پولیس کے مطابق اسے علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ متاثرہ شخص کے مطابق اس نے ہسپتال لے جاتے وقت بیان بھی دیا۔ متوفی صحافی کی بیوی روبی مشرا نے ضلع مجسٹریٹ کو لکھے شکایتی خط میں تفتیشی افسر راجا رام دویدی اور ضلع کے سرکاری وکیلوں کے کردار پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ اس نے الزام لگایا کہ مبینہ طور پر اس کے شوہر کے قتل کیس کو کمزور کرنے اور ملزم کو فائدہ پہنچانے کی سازش رچی گئی۔ روبی مشرا نے اپنی شکایت میں الزام لگایا کہ کیس کو متاثر کرنے کے لیے سرکاری وکلاء کے ساتھ مبینہ ملی بھگت تھی۔ تقریباً 10 لاکھ روپے کے غیر منصفانہ فوائد کے بدلے کیس کو کمزور کر دیا گیا تھا۔ اس وقت ان الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ متاثرہ نے یہ بھی الزام لگایا کہ اس کے شوہر کی موت کے بعد، اس کے بہنوئی، اویندرا مشرا نے تقریباً 27 لاکھ روپے کی زمین اس کی بیوی کو منتقل کی۔ روبی مشرا کا دعویٰ ہے کہ اس نے اپنی شکایت کے ساتھ ڈیڈ سے متعلق دستاویزات حکام کو فراہم کیں۔ روبی مشرا نے الزام لگایا کہ وہ اپنا بیان ریکارڈ کرانے عدالت گئی تھیں۔ ایک سرکاری وکیل نے اسے ایک خالی کاغذ پر دستخط کرائے اور بعد میں اسی کاغذ پر لکھا کہ وہ گواہی نہیں دے گی۔ متاثرہ لڑکی کا کہنا ہے کہ جب اس نے عدالت کو اپنی اصل صورت حال بتائی تو عدالت نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے اس کا بیان قلمبند کرنے کا حکم دیا۔ اس حوالے سے متاثرہ نے عدالتی حکم نامے کی کاپی حکام کو پیش کرنے کی بھی استدعا کی۔ روبی مشرا نے الزام لگایا کہ جانچ کے قواعد کی تعمیل پر عدالت کے اعتراضات اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کو تفتیشی افسر کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت دینے کے باوجود تقریباً ایک سال گزرنے کے بعد بھی کوئی موثر کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ عدالت کے اس خط کے باوجود جس میں اس وقت کے تفتیشی افسر راجا رام دویدی کے خلاف کارروائی کی درخواست کی گئی تھی، اس وقت انہیں جونپور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے پبلک ریلیشن آفیسر (پی آر او) کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔ شکایت کنندہ نے اس تقرری پر بھی سوال اٹھایا ہے اور تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ روبی مشرا نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، چیف سکریٹری اور ضلع مجسٹریٹ سے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ اس نے ضلعی حکومت کے ایڈوکیٹ لال بہادر پال اور ستیش رگھونشی کے کردار کی تحقیقات اور قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مذکورہ الزامات کے حوالے سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ لال بہادر پال کا موقف حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اطلاعات کے مطابق انہوں نے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ روبی کا کہنا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے قتل کیس میں انصاف چاہتی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ الزامات کی سچائی کا تعین کرنے کے لیے پورے واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں اور اگر کوئی ملوث پایا گیا تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

آزاد ای وی ایم نہیں بیلٹ پسند ہے! انہوں نے آل انڈیا الائنس پر بھی اپنا موقف واضح کیا!

بریلی: 30 ستمبر (پی این ایس) آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے قومی صدر اور رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے کئی مسائل پر بی جے پی حکومت پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کو روزگار اور بہتر تعلیم کی ضرورت ہے لیکن حکومت کی توجہ ان مسائل پر توجہ دینے کے بجائے بنیادی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے والے موضوعات پر مرکوز ہے۔ ایم پی چندر شیکھر آزاد بدھ کو ضلع پہنچے، جہاں انہوں نے سرکٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کی اور کئی مسائل پر کھل کر بات کی۔ اس دوران چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے وعدے کیے گئے تھے، لیکن روزگار کے مناسب مواقع نظر نہیں آرہے ہیں، اور تعلیم اور روزگار پر ٹھوس کام کیا جانا چاہیے۔ حکومت کے کام کرنے کے انداز پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بلڈوزر کی کارروائیاں، آدھے انکاؤنٹر اور مساجد کے نیچے مندروں کی تلاش جیسے مسائل مسلسل خبروں میں ہیں۔ ان کے مطابق حکومت کو ان مسائل کے بجائے روزگار، تعلیم اور عام لوگوں کے معاشی مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔ اس مدت کے دوران، ایم پی چندر شیکھر نے ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک کے نوجوانوں کو رکشا چلانے کے مشورے پر بھی حکومت پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو باعزت روزگار اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا حکومت کی ترجیح ہونی چاہیے۔ ایم پی نے کہا کہ ان کی پارٹی جہاں بھی دلتوں، پسماندہ طبقات اور مسلم برادریوں کے ساتھ ناانصافی کا سامنا کرے گی وہ اپنی آواز اٹھائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکمران جماعت کو اس بات کی فکر ہے کہ اگر یہ طبقات متحد ہو کر اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھائیں تو سیاسی مساوات بدل سکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آزاد سماج پارٹی کمزور اور محروم طبقات کے مسائل کے لیے مسلسل لڑ رہی ہے۔

کولہو مالکان کا استحصال برداشت نہیں کیا جائیگا: بھارتیہ کسان یونین

دیوبند، 30/ستمبر (ڈاکٹر فیروز خان) بھارتیہ کسان یونین ٹکیت نے ایس ڈی ایم دیوبند کو ایک میمورنڈم پیش کیا، جس میں کچھ مبینہ انتظامی اہلکاروں کی طرف سے کولہو مالکان کو ہراساں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کولہو مالکان کو کسانوں کا ہمدرد قرار دیتے ہوئے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بی کے یو ٹکیت کے ریاستی نائب صدر چودھری راج پال سنگھ کی قیادت میں یونین کارکنان نے ایس ڈی ایم دیوبند وجے پرتاپ سنگھ کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں کولہو آپریٹرز کو ہراساں کرنے کا سلسلہ بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ کچھ افراد خود کو محکمہ کے ملازم ظاہر کرکے کولہوؤں کا دورہ کر کولہو مالکان کو ہراساں کرکے ان سے غیر قانونی رقم بٹور رہے ہیں۔ چودھری راجپال سنگھ نے کہا کہ کولہو مالکان کے استحصال کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں کولہو مالکان گنا خرید کر کسانوں کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں، وہیں وہ وقتاً فوقتاً ان کے ہمدرد کے طور پر بھی کام کرتے ہیں، ان کے مالی بحران کو دور کرتے ہیں۔ اس لیے ایسے افراد کے خلاف کارروائی انتہائی ضروری ہے جو کولہو مالکان کو پریشان کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ میمورنڈم دینے والوں میں راکیش تیاگی، بچندر عرف کالا، ابھیمنیو والیا، نکھل تیاگی، جگدیش والیا، رام کمار اور سدیش سمیت دیگر کارکنان موجود تھے۔

دومنہ والے سانپوں کی اسمگلنگ کیس میں بڑی کارروائی

ایک انسپکٹر سمیت آٹھ پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج، تین کی تلاش جاری

لکھیم پور کھیری: 30 ستمبر (پی این ایس) ضلع کے میگل گنج تھانہ علاقے میں دومنہ والے سانپ کی برآمدگی اور اسمگلنگ کے معاملے میں بڑی کارروائی کی گئی ہے۔ اس معاملے میں انسپکٹر سمیت آٹھ پولیس اہلکاروں کو معطل کر کے ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کھیتی گرگ کے مطابق سی بی آئی کی جانب سے بدعنوانی سمیت مختلف دفعات کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔ محکمانہ انکوائری بھی جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کیس میں درج حقائق کے سلسلے میں 25 ستمبر کو میگل گنج پولیس اسٹیشن میں ایک کیس درج کیا گیا ہے۔ تین ملزمین انکت موریہ، مونو سولجر اور تین دیگر ہیں، جن کی گرفتاری ابھی باقی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید برآں تھانے میں کرپشن اور بھتہ خوری کے الزام میں ملوث پولیس افسران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کیس میں آٹھ پولیس افسران بشمول ایک انسپکٹر، ایک سب انسپکٹر، ایک کانسٹیبل اور ایک ہیڈ کانسٹیبل کو نامزد کیا گیا ہے۔ مزید برآں، میگل گنج پولس اسٹیشن میں ایک کیس درج کیا گیا ہے، جس میں ایک پرائیویٹ فرد کا نام لیا گیا ہے جس کے اکاؤنٹ میں یہ سارا لین دین ہوا تھا۔ پورے معاملے کی ابتدائی جانچ سی او میتولی نے کی ہے، اور محکمانہ کارروائی جاری ہے۔ یہ واقعہ 24-25 ستمبر کو پیش آیا۔ میگل گنج پولیس نے راہجانیہ انڈر پاس کے قریب ایک مشکوک کار سے دو زندہ دوسروں والے سانپ برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ پولیس نے غازی پور کے رہنے والے مونو سنگھ، انکت موریہ اور سپاہی کو جائے وقوعہ پر گرفتار کر لیا۔ ان کے خلاف وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی۔ پولیس کے مطابق کارروائی کے دوران کچھ دیگر افراد موقع سے فرار ہو گئے۔

خبردار: بغیر پی یو سی سرٹیفکیٹ کے اب پٹرول اور ڈیزل نہیں مل سکے گا

فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے یکم اکتوبر سے ایک نیا اصول نافذ: ابھے سنگھ

بلند شہر 30 ستمبر (پریس ریلیز) این سی آر خطے میں فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے ایک نیا اصول یکم اکتوبر سے نافذ ہو گیا ہے۔ درست آلودگی کنٹرول سرٹیفکیٹ کے بغیر گاڑیوں کو پٹرول یا ڈیزل نہیں ملے گا۔ ضلع کے تمام پٹرول پمپ اس اصول کو سختی سے نافذ کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ ڈی ایس او نے ایس ایس پی سے پٹرول پمپس پر سکیورٹی کی درخواست کی ہے۔ ضلع سپلائی آفیسر ابھے سنگھ نے بتایا کہ نئے نظام کے لیے تمام پٹرول پمپ آپریٹروں اور ملازمین کے موبائل فون پر ایک خودکار نمبر پلیٹ کی شناخت کرنے والا کیمرہ ایپ انسٹال کیا گیا ہے۔ جب کوئی گاڑی پٹرول یا ڈیزل بھرنے کے لیے پمپ پر پہنچے گی تو ملازم ایپ کا استعمال کرتے ہوئے گاڑی کی نمبر پلیٹ کی تصویر لے گا۔ تصویر اپ لوڈ کرنے سے گاڑی کا پورا ڈیٹا بیس کھل جائے گا۔ اگر گاڑی کا آلودگی کنٹرول سرٹیفکیٹ غلط پایا جاتا ہے یا اس کی میعاد ختم ہو چکی ہے تو پٹرول پمپ کا ملازم فوری طور پر پٹرول یا ڈیزل دینے سے انکار کر دے گا۔ ڈی ایس او نے کہا کہ اس ضابطے کے نفاذ کے بعد پٹرول پمپ پر ڈرائیوروں اور ملازمین کے درمیان جھگڑے بڑھیں گے۔ اس لیے انہوں نے ایس ایس پی سے ملاقات کر کے پٹرول پمپس پر حفاظتی انتظامات کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈی ایس او نے کہا کہ انہوں نے حساس اور مصروف پٹرول پمپس پر پولیس کی گشت بڑھانے اور ضرورت کے مطابق سکیورٹی اہلکاروں کی تعیناتی کی درخواست کی ہے تاکہ امن برقرار رکھا جاسکے اور ضابطوں کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے ضلع کے تمام گاڑی مالکان پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی گاڑیوں کا معائنہ کریں اور آلودگی کے درست سرٹیفکیٹ حاصل کریں تاکہ انہیں ایندھن کی خریداری کے دوران کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع میں کل 196 پٹرول پمپس ہیں، جن میں 75 آئی او سی، 38 بی پی سی، 49 ایچ پی سی، 27 نائرا اور 7 ریلائنس پمپس شامل ہیں۔

سکندرآباد شہری علاقہ میں مویشیوں کی ڈیریوں پر انتظامیہ کی چھاپہ ماری

ڈیر مالکان میں کارروائی سے مچی افراتفری، خلاف ورزی کرنے پر کارروائی کا انتباہ

بلند شہر 30 ستمبر (پریس ریلیز) نالیوں میں مویشیوں کا گوبر بہائے جانے کے مسئلہ کے پیش نظر میونسپل انتظامیہ نے شہری علاقہ میں غیر قانونی طور پر چلائی جانے والی مویشیوں کی ڈیریوں کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران متعلقہ محکموں کے اہلکاروں نے کئی ڈیری فارموں کی نشاندہی کی اور آپریٹرز کو ممکنہ کارروائی سے خبردار کیا ہے۔ بدھ کے روز نگر پالیکا انتظامیہ نے میونسپلٹی علاقہ کے محلہ سرائے جھاجھن میں غیر قانونی طور پر چلنے والی مویشیوں کی ڈیریوں کا معائنہ کیا۔ اس معائنہ سے ڈیری آپریٹرز میں کھلبلی مچ گئی۔ نگر پالیکا کے ای او شیوراج نے کہا کہ نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) اور آلودگی کنٹرول بورڈ کی ہدایات پر یہ کارروائی کی گئی ہے۔ معائنہ کے دوران تین مقامات پر مویشیوں کی غیر قانونی ڈیریاں چل رہی تھیں جن کی نشاندہی کر لی گئی ہے۔ مذکورہ ڈیری فارمز کے ذریعے اندھا دھند طریقے سے مویشیوں کا گوبر نالیوں میں بہایا جا رہا تھا۔ گوبر کی وجہ سے پانی کی نکاسی میں رکاوٹ ہونے اور گندگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بار بار اعلانات کے باوجود ڈیری آپریٹرز کی جانب سے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے بھی ڈیری آپریٹرز کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنی ڈیریوں کو میونسپلٹی علاقہ سے باہر منتقل کر لیں۔ لیکن ڈیری آپریٹرز نے اس پر کوئی دھیان نہیں دیا اور اپنی من مانی جاری رکھی۔ بتایا گیا ہے کہ منگل کو بھی شہر کے محلہ رسالداران میں معائنہ کرتے ہوئے مویشیوں کی ڈیری کی نشاندہی کی گئی تھی۔ پورے معاملے کی رپورٹ تیار کر کے اعلیٰ حکام کو کارروائی کے لیے بھیجی جا رہی ہے۔

بانس کار سماج کی ترقی اور عزتِ نفس کیلئے حکومت پابند عہد: موریہ

روایتی ہنر کو جدید بازار سے جوڑ کر معاشی بااختیاری پر زور

لکھنؤ 30 ستمبر۔ بدھ کو لکھنؤ کے وشوشورایا آڈیٹوریم میں منعقدہ بانس کر سماج (دھڑ کر، بنسا فوڑ، بسور) کے کنونشن میں بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ مرکز اور ریاست کی ڈبل انجن والی حکومت بانسا کر سماج سمیت تمام طبقات کی عزت، خود اعتمادی اور ہمہ گیر ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی بنیادی روح سب کا ساتھ، سب کا وکاس ہے اور معاشرے کے کسی بھی طبقے کے مسائل کو بلا تفریق حل کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس تقریب میں انہیں مدعو کرنے پر منتظمین اور بنسا کر برادری کے ارکان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بڑی تعداد میں لوگوں کی آمد اس بات کا ثبوت ہے کہ کمیونٹی اپنے حقوق، وقار اور ترقی سے آگاہ ہے۔ انہوں نے عظیم الشان کانفرنس کی کامیابی پر منتظمین کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی بڑے پروگرام کی کامیابی کے لیے کمیونٹی کی شرکت بہت ضروری ہے اور آج آڈیٹوریم کے اندر اور باہر بڑی تعداد میں لوگوں کی موجودگی نے منتظمین کے حوصلے بلند کیے ہیں۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ وہ دیہی پس منظر سے ہیں اور بچپن سے ہی انہیں سماج کے تمام طبقات کے درمیان رہنے اور ان کے مسائل کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے رضا کار کے طور پر کام کرتے ہوئے انہوں نے ہمیشہ ذات پات اور طبقاتی تفریق سے اوپر اٹھنے، ہر کسی تک پہنچنے، ان کے مسائل کو سمجھنے اور جلد از جلد بروقت حل فراہم کرنے کے جذبے کو دیکھا اور اپنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک ایک ایسے نظم ونسق کے نظام میں ترقی کر رہا ہے جو معاشرے کے ان طبقات کو بھی عزت اور موقع فراہم کر رہا ہے جو طویل عرصے سے ان کے مناسب مقام سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم خود ایک غریب گھرانے سے آئے ہیں اور ملک کے اعلیٰ ترین عہدے پر پہنچے ہیں اور معاشرے کے غریب، محروم اور محنت کش طبقے کے دکھ کو سمجھتے ہیں۔ پریاگ راج کمبھ میلہ 2019 کا ذکر کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے کمبھ میں اپنے پاؤں دھو کر صفائی کے کارکنوں کے لیے اپنے احترام کا اظہار کیا۔ حکومت ہند کے سرکاری ریکارڈ کے مطابق، وزیر اعظم نے کمبھ میں پانچ صفائی کارکنوں کو ان کے پاؤں دھو کر اعزاز سے نوازا۔ انہوں نے کہا کہ یہ محض ذاتی پہچان کا موقع نہیں تھا بلکہ ایک ایسا واقعہ بھی تھا جس نے معاشرے کو یہ پیغام دیا کہ کوئی بھی اچھوت نہیں ہے اور ہر محنت اور ہر کام کا اپنا وقار ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں سوچھ بھارت ابھیان کو ایک عوامی تحریک میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ صفائی صرف صفائی ملازمین کی نہیں بلکہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ صفائی کے مقصد میں وزیر اعظم کے ذاتی تعاون سے ملک بھر میں عوامی شرکت کے جذبے کو تقویت ملی ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر ملک بھر میں خدمت اور صفائی سے متعلق پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں۔ اپنی زندگی کے تجربات کا اشتراک کرتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ انہوں نے ذاتی طور پر محرومی اور جدوجہد کی زندگی دیکھی ہے۔ انہوں نے کچے گھر میں رہنے، کھجلی والی چھتوں اور پلاسٹک کی چادروں کے نیچے رہنے اور برسات کے موسم میں ٹپکتی ہوئی چھتوں کے نیچے رہنے کی جدوجہد کا تجربہ خود کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والا ہی ان مشکلات کو گہرائی سے سمجھ سکتا ہے اور یہ تجربہ غریبوں، محروموں اور ضرورت مندوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے ان کے عزم کو مزید تقویت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ معاشرے کے ہر طبقہ کو وقار کے ساتھ ترقی کرنے کا موقع ملے۔ بانس کے دستکاری سے وابستہ خاندانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کی کوششیں بھی ان کے روایتی فن اور ہنر کو نئی ٹیکنالوجی، بازاروں اور روزگار کے مواقع سے جوڑ کر کی جا رہی ہیں۔ مسٹر موریہ نے بنسکر برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے روایتی فن اور ہنر کو اگلی نسل تک پہنچائیں اور انہیں جدید بازار کی ضروریات کے مطابق آگے بڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور معاشرے کی اجتماعی کوششوں سے روایتی ہنر کو معاشی بااختیار بنانے کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ میں موجود تمام عوامی نمائندوں، برادری کے بزرگوں، نوجوانوں اور منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کمیونٹی اتحاد اور مثبت شرکت ہی ترقی کی رفتار کو تیز کرتی ہے۔ انہوں نے بنسکر برادری کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ جناب برجیش پاٹھک، قانون ساز کونسل کے معزز رکن ڈاکٹر لال جی پرساد نرمل، ریاستی صفائی ملازمین کمیشن آسام کے چیئرمین بیجناتھ بانسفورڈ، سابق ایم ایل اے اور بانس کرافٹ آرٹ بورڈ مدھیہ پردیش کے چیئرمین گھنشیام پیرونیا اور دیگر معززین موجود تھے۔

انڈی اتحاد بکھر چکا ہے، 2027 میں عوام اپوزیشن کو جواب دیں گے: کیشو موریہ

لکھنؤ، 30 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے بدھ کو اپوزیشن جماعتوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ انڈی اتحاد بکھر چکا ہے اور اس میں اتحاد نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں اپنے مطالبات رکھنے کے لیے آزاد ہیں، لیکن عوام سب کچھ دیکھ اور سمجھ رہی ہے اور 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اپنے ووٹ کے ذریعے جواب دے گی۔ مسٹر موریہ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انڈی اتحاد کی صورتحال سب کے سامنے ہے۔ انہوں نے کہا، بھانومتی کا کنبہ جوڑنے کے بعد کس طرح بکھرتا ہے، یہ پورا ملک دیکھ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں اگر کوئی مطالبہ رکھنا چاہتی ہیں تو رکھ سکتی ہیں، انہیں اپنی بات کہنے سے کوئی نہیں روک رہا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے انتخابات میں ہار اور جیت کے حوالے سے اپوزیشن کے موقف پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں انتخابات میں شکست کی صورت میں ای وی ایم اور الیکشن کمیشن کو ذمہ دار ٹھہراتی ہیں، جبکہ کامیابی ملنے پر وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی کی مقبولیت اور ان کے سیاسی اثر ورسوخ کی الگ تشریح کرنے لگتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام اپوزیشن کے اس رویے کو دیکھ رہی ہے اور اس کا جواب بھی عوام ہی دیں گے۔ 2027 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں ووٹر اپنے ووٹ کے ذریعے فیصلہ سنائیں گے۔ مسٹر موریہ نے کہا، سرپرائز تو ہم دیں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی پوری طرح تیار ہے۔ اپوزیشن اپنی تیاری کرے، بی جے پی کی اپنی تیاری ہے انہوں نے کہا کہ مرکز اور ریاست کی ڈبل انجن حکومت سماج کے تمام طبقات کی ترقی اور ریاست کی خوشحالی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ کسانوں، نوجوانوں، خواتین، دلتوں، پسماندہ طبقات اور غریبوں سمیت سماج کے ہر طبقے کے معیار زندگی میں بہتری لائی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تعلیم، ترقی اور عام لوگوں کی ضروریات و چیلنجوں کے حل کے لیے حکومت مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔

بارش سے متاثرہ خاندانوں کو فوری راحت و معاوضہ دیں: چیف سکریٹری

فصل نقصان کا معاوضہ اور چارجنگ اسٹیشنوں کا کام تیز کرنے کی ہدایت

لکھنؤ۔ چیف سکریٹری ایس۔ پی۔ گوئل نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹوں کے ساتھ ہفتہ وار جائزہ میٹنگ منعقد کر کے مختلف عوامی فلاحی اسکیموں اور راحتی کاموں کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا۔ میٹنگ میں خصوصی طور پر چکروات کے سبب ہوئی شدید بارش سے متاثرہ خاندانوں کو راحت اور معاوضہ فراہم کرنے، فصلوں کے نقصان کا اندازہ لگانے، ڈاکٹر امبیڈکر مجسمہ مقام ترقیاتی اسکیم اور پی ایم ای-ڈرائیو کے تحت چارجنگ اسٹیشن قائم کرنے کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ چیف سکریٹری نے چکروات کے سبب ہوئی شدید بارش سے متاثرہ خاندانوں کو فوری راحت فراہم کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ جانی نقصان، مویشیوں کے نقصان اور مکان کو پہنچنے والے نقصان سے متاثرہ خاندانوں کو ضابطے کے مطابق فوری معاوضہ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بارش کے سبب جن لوگوں کے مکان گر گئے ہیں، انہیں بھی جلد از جلد منظور شدہ معاوضہ دیا جائے اور اہلیت کی جانچ کر کے انہیں رہائشی اسکیم سے فائدہ پہنچایا جائے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ فصلوں کے نقصان کا جلد از جلد اندازہ لگا کر متاثرہ کسانوں کو جلد از جلد معاوضے کی رقم کی تقسیم یقینی بنائی جائے۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ راحتی کاموں کے لیے بجٹ کی مناسب دستیابی ہے۔ جن اضلاع کے پاس ضروری رقم دستیاب نہیں ہے، وہ فوری طور پر بجٹ کی مانگ کا خط حکومت کو بھیجیں، تاکہ راحتی کاموں میں کسی بھی طرح کی تاخیر نہ ہو۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت دی کہ متاثرہ علاقوں میں راحت اور بچاؤ کے کام پوری سنجیدگی، حساسیت اور مستعدی کے ساتھ انجام دیے جائیں۔ راحتی کاموں میں کسی بھی سطح پر لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کے تحت شدید بارش سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کے سلسلے میں موصول درخواستوں کو بیمہ کمپنیوں کے ساتھ تال میل قائم کرتے ہوئے جلد از جلد نمٹانے کی بھی ہدایت دی۔ ڈاکٹر امبیڈکر مجسمہ مقام ترقیاتی اسکیم کے جائزے کے دوران چیف سکریٹری نے پایا کہ کچھ اضلاع میں مقررہ ہدف کے مطابق ابھی درخواستیں موصول نہیں ہوئی ہیں۔ انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ عوامی نمائندوں سے رابطہ اور تال میل قائم کر کے فوری طور پر ضروری درخواستیں حاصل کی جائیں۔ درخواستیں موصول ہونے کے بعد تمام ضروری رسمی کارروائیاں مستعدی کے ساتھ مکمل کراتے ہوئے ترقیاتی کام شروع کرایا جائے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ شراوستی ضلع میں تمام 8 مجسمہ مقامات کے ترقیاتی کام شروع کر دیے گئے ہیں۔ پی ایم ای-ڈرائیو اسکیم کے جائزے کے دوران چیف سکریٹری نے چارجنگ اسٹیشن قائم کرنے کی پیش رفت کی معلومات حاصل کی۔

علی گنج آئی ٹی آئی میں اپرنٹس شپ مہم، 95 نوجوان منتخب

لکھنؤ: 30 ستمبر 2026 چیف منسٹر مشن ایمپلائمنٹ اسکیم کے تحت 30 ستمبر 2026 کو گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گنج، لکھنؤ میں ایک اپرنٹس شپ مہم کا انعقاد کیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ میں ٹاٹا موٹرز لمیٹڈ، ہیلا انڈیا اور جیمپیک پیکرز کی طرف سے منعقد کی گئی اس مہم میں نوجوانوں کو نجی شعبے میں روزگار فراہم کیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل مسٹر راج کمار یادو نے کہا کہ اس مہم کا اہتمام ریاستی حکومت کے روزگار پر مبنی نقطہ نظر کے مطابق نوجوانوں کو نجی شعبے میں بہتر مواقع فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ انہوں نے کمپنی کے نمائندوں پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ امیدواروں کا انتخاب کریں اور منتخب امیدواروں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ وقت پر اپنے عہدوں پر پہنچ جائیں۔ پلیسمنٹ آفیسر مسٹر ایم اے خان نے بتایا کہ میلے میں کل 135 امیدواروں نے حصہ لیا۔ 115 اہل امیدواروں کے انٹرویو کے بعد 95 کا انتخاب کیا گیا۔ منتخب امیدواروں کو 10000 سے 19000 تک ماہانہ وظیفہ ملے گا۔ اس روزگار میلہ کے کامیاب انعقاد میں ادارے کے انسٹرکٹروں، جناب مقبول قادر، جے رحمان اور گرے سم لرننگ فاؤنڈیشن کے تمام عملے نے نمایاں کردار ادا کیا۔

تحقیقی ڈیزائن ومعیارات تنظیم میں ہندی پکھواڑہ-2026 کا اختتام

72 اہلکاروں کو انعامات، راج بھاشا میں کام کو فروغ دینے پر زور

لکھنؤ۔ تحقیقی ڈیزائن اور معیارات تنظیم میں 14.09.2026 سے 30.09.2026 تک ہندی پکھواڑہ- 2026 کا انعقاد کیا گیا۔ وزارت داخلہ کی ہدایات کے مطابق ہندی پکھواڑہ کا آغاز 14.09.2026 اور 15.09.2026 کو سڈکو ایگزیبیشن سینٹر، نوی ممبئی میں منعقدہ دو روزہ پروگرام آل انڈیا راج بھاشا کانفرنس سے کیا گیا۔ ہندی پکھواڑہ کے تحت راج بھاشا محکمہ کی جانب سے راج بھاشا کی تشہیر وترویج کے لیے راج بھاشا افسر اکھلیش اپادھیائے کی ماہرانہ رہنمائی میں مختلف مقابلوں اور سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ بھارتی ریلوے ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ (ایریٹم) میں 30.09.2026 کو منعقدہ اختتامی اور انعامات کی تقسیم کی تقریب میں ڈائریکٹر جنرل جناب پربھاس دنسانا نے راج بھاشا محکمہ کی جانب سے منعقد کیے گئے مختلف مقابلوں کے فاتحین اور راج بھاشا میں قابلِ ستائش کام کرنے والے مجموعی طور پر 72 اہلکاروں میں انعامات تقسیم کیے۔ 'اجتماعی انعام اسکیم' کے تحت سال کے دوران راج بھاشا میں سب سے زیادہ کام کرنے پر تنظیم کے کار ڈائریکٹوریٹ نے پہلا انعام حاصل کیا، جس کے لیے 12,000 روپے اور راج بھاشا شیلڈ فراہم کی گئی۔ بجلی ڈائریکٹوریٹ نے دوسری پوزیشن حاصل کی، جس کے لیے 8,000 روپے اور راج بھاشا ٹرافی فراہم کی گئی۔ تنظیم کے ریل پاتھ مشین اور مانیٹرنگ ڈائریکٹوریٹ نے تیسری پوزیشن حاصل کی، جس کے لیے 6,000 روپے کا نقد انعام فراہم کیا گیا۔ ہندی پکھواڑہ کے دوران راج بھاشا نمائش میں تنظیم کے ڈائریکٹوریٹس نے اپنے اپنے اسٹال لگائے، جن میں راج بھاشا میں کیے گئے کاموں کو پیش کیا گیا۔ اس نمائش میں تنظیم کے مختلف ڈائریکٹوریٹس نے حصہ لیا اور تشخیص کی بنیاد پر مالیات وحسابات ڈائریکٹوریٹ نے پہلی، ٹیسٹنگ ڈائریکٹوریٹ نے دوسری اور جیوٹیکنیکل ڈائریکٹوریٹ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ انعام کے طور پر بالترتیب 9,000 روپے، 6,000 روپے اور 4,000 روپے کے نقد انعام اور شیلڈ فراہم کی گئی۔ انعامات کی تقسیم کی تقریب میں کماری پریانکا بھاسکر کی جانب سے وانی وندنا، شعری خوانی اور نٹ راج نابیہ دل، مشرقی شمالی ریلوے کی جانب سے ''چندر مکھی'' ڈرامے کی پیش کش کی گئی۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل نے سبھی سے خطاب کرتے ہوئے تمام اہلکاروں سے راج بھاشا قوانین کے تحت زیادہ سے زیادہ کام ہندی میں کرنے کی اپیل کی۔ انعامات کی تقسیم کی تقریب میں چیف راج بھاشا افسر ارون کمار شرما نے راج بھاشا محکمہ کی جانب سے منعقد کیے گئے لفظی معنی کے مقابلے، راج بھاشا کوئز مقابلے، تکنیکی سمینار اور ادبی سمینار جیسی اختراعی کوششوں کو اجاگر کرتے ہوئے سبھی کو راج بھاشا کے استعمال کے لیے ترغیب دی۔

گنا کاشتکاروں کو گنے کی زیادہ پیداوار دینے والی جدید اقسام کا تحفہ ملا

لکھنو 30 ستمبر۔ سیڈ شوگر کین اینڈ شوگر کین ورائٹی اپروول سب کمیٹی کا اجلاس گنا کمشنر کے دفتر کے آڈیٹوریم میں ریاستی کمشنر برائے گنا کی صدارت میں ہوا۔ میٹنگ میں گنے کی نئی اقسام کے اجراء پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ذیلی کمیٹی کے عہدیدار، اتر پردیش شوگر کین ریسرچ کونسل، شاہجہاں پور اور انڈین شوگر کین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لکھنؤ کے سائنسدان، ریاست کے مختلف علاقوں کے ترقی پسند کسان اور شوگر مل کے نمائندے موجود تھے۔ اتر پردیش شوگر کین ریسرچ کونسل، شاہجہاں پور کی طرف سے تجویز کردہ گنے کی نئی اقسام، کے لیے پیداوار اور چینی کے اعداد و شمار پیش کیے گئے۔ اتر پردیش شوگر کین ریسرچ کونسل، شاہجہاں پور کے ڈائریکٹر نے کہا کہ گنے کی یہ قسم کسانوں کے لیے Co.0238 کا بہترین متبادل ثابت ہوگی اور گنے اور چینی کی پیداوار بڑھانے میں مدد کرے گی۔ گنے کی ابتدائی اقسام Co.Sha.23231 کی پیداوار اور چینی کے فیصد کے اعداد و شمار حوصلہ افزا تھے تاہم بیماریوں کے خلاف مزاحمت کے مکمل ڈیٹا کی عدم دستیابی کے باعث ذیلی کمیٹی کا اگلا اجلاس جنوری فروری کے مہینے میں بلانے اور مذکورہ اجلاس میں مکمل ڈیٹا کے ساتھ معاملے پر غور کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

علم حاصل کرنا ہر چھوٹے، بڑے پر فرض: مفتی عرفان میاں

24 سالانہ عظیم الشان شہنشاہ بغداد کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ۔30 ستمبر (پریس ریلیز) عظیم الشان شہنشاہ بغداد کانفرنس کا انعقاد حافظ شکیل نظامی نے بعد نماز عشا بمقام شیر علی شاہ کی مزار شریف جھب جالی محلہ مدح گنج کھدرا سیتا پور روڈ لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ جلسا مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ سرپرست ال انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی اور سید اقبال ہاشمی قومی صدر ال انڈیا محمدی مشن کی صدارت و مہمان خصوصی مولانا معیز الدین عثمانی امیٹھی شریف خصوصی خطاب فرمانے مولانا احمد رضا منزری صاحب نے اپنے خطاب سے سرفراز فرمایا جلسے میں نظامت کے فرائض مولانا محمد اعظم قادری، قاری گلاب الدین نے انجام دیے جلسے کا اغاز قاری تفضل حسین کی تلاوت سے ہوا اور نعت پاک کے نظرانے حافظ عبد الرحیم، قاری معین الدین، قاری شمشاد احمد، قاری شرف الدین صاحب، منیر رضا قادری نے اپنے کلام سے نوازا۔ جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر سرپرست اور انڈیا محمدی مشن نے بتایا کہ حدیث نبوی ہے کہ علم حاصل کرو چاہے چین جانا پڑے تاکہ تمہیں دین اور دنیا میں فرق اور بھلائیوں کا پتہ چلے اس لیے علم حاصل کرنا ہر چھوٹے بڑے پر فرض ہے۔ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ماہ ربیع الثانی حضرت غوث اعظمؓ کی نسبت سے ہے اس مہینے میں دنیا بھر کے مسلمان آپ کی یاد میں جمع ہوتے ہیں اور جلوس غوثیہ نکالتے ہیں اور جشن غوث الوری کا اہتمام خاص طور پر کرتے ہیں۔ حضور غوث اعظمؓ کی یاد میں عام لنگر اور مختلف طریقوں سے ایصال ثواب کی محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مفتی صاحب نے مزید کہا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ نے اس دنیا فانی میں آخری نبی بن کر عظمتیں سمیٹیں کیونکہ نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ لیکن انسانوں کی ہدایت کے مطابق، اس لیے اولیاء اعظم کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ لہٰذا ہمیں غور کرنا چاہیے کہ اللہ اور اس کے بندوں سے محبت کریں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی دنیا اور آخرت بنائیں۔ مولانا معیز الدین عثمانی سجادہ نشین درگاہ عالیہ چشتیہ نظامیہ حضرت بندگی میاں امیٹھی شریف نے اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ولی اللہ کے نیک بندے ہیں۔ ولی اللہ نے ساری زندگی اپنے آقا کے بتائے ہوئے راستے پر گزاری اور خوف خدا کو اپنے دلوں میں رکھا۔ اللہ نے ولیوں کو یہ درجہ اس لیے عطا فرمایا ہے کہ خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچائے اور وہ ہدایت حاصل کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ولیوں میں سب سے اعلیٰ درجہ غوث پاک کا ہے جن کا آستانہ بغداد شریف میں ہے۔ ہم ولیوں سے محبت کرنے والے ہیں، اس لیے ہمیں ان کی باتوں کو لوگوں تک پہنچانا چاہیے اور خود ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ اور اس کے ولیوں سے محبت کا تقاضہ یہی ہے کہ دین اسلام پر عمل پیرا رہیں، اسی میں ہماری لئے دنیا و آخرت میں بھلائی مضمر ہے۔ مولانا احمد رضا منزری نے اپنے خصوصی خطاب میں فرمایا کہ ہمیں علم دین و دنیا ضرور حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہمیں پتہ چلے کی ہمارا ہر کام صرف خدا کے لئے ہے ہم شرک و کفر، جھوٹ، فریب، بدعت، غیبت، چغل خوری، بے حیائی، شراب خوری، زنا کاری، حرام خوری، ایذا رسانی سے پرہیز کریں۔ خود نیک بنیں اور دوسروں کو بھی نیک بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے، رزق دے رہا ہے، اولاد دے رہا ہے ہر نیکی اور بھلائی وہی دیتا ہے، آقائے مدنی اور غوث صمدانی نے مومنوں کو سب سے بہتر امت بتایا ہے جو نیکی کرنے والے اور نیکی کی طرف بلانے والے اور برائی سے بچنے والے اور روکنے والے ہیں۔ اس کیلئے دینی و دنیاوی تعلیم دونوں ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری لیاقت کے اعتبار سے زندگی اور نعمتیں دی ہیں۔ مومن شکرانے میں اس کی حقیقی بندگی کرتا ہے۔

نوجوان اپنے خیالات کو کاروباری مواقع میں تبدیل کریں: ڈاکٹر نیرج بورا

لینگویج یونیورسٹی میں ایم ایس ایم ای کے زیر اہتمام انٹرپرینیورشپ آگاہی پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 30 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں سینٹر فار انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ، شعبۂ کامرس اور انٹرپرائز فیسلیٹیشن سینٹر کے مشترکہ تعاون سے ڈیولپمنٹ کمشنر، ایم ایس ایم ای کی جانب سے اسپانسر کردہ 'انٹرپرینیورشپ آگاہی پروگرام' کا انعقاد یونیورسٹی کے اٹل ہال میں کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد طلبہ کو انٹرپرینیورشپ، خود روزگاری اور مرکزی و ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں سے آگاہ کرنا تھا۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر نیرج شکلا کے استقبالیہ کلمات سے ہوا۔ انہوں نے طلبہ کو پروگرام کے مقاصد سے آگاہ کرتے ہوئے انٹرپرینیورشپ کے شعبے میں دستیاب مواقع اور امکانات پر روشنی ڈالی۔ انجینئر راجن یادو نے طلبہ کو پردھان منتری روزگار سرجن پروگرام، مدرا لون، لکھپتی منتری یووا یوجنا اور ایم ایس ایم ای رجسٹریشن سمیت مختلف سرکاری اسکیموں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ سرکاری اسکیموں کے ذریعے نوجوان اپنے کاروباری خیالات کو خود روزگاری اور کامیاب کاروباری منصوبوں میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ارپت شلیش نے ڈی پی آر کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کسی بھی کاروباری منصوبے کی موثر منصوبہ بندی، مالیاتی پہلوؤں کا جائزہ اور اس کا عملی نفاذ کاروباری کامیابی کے لیے نہایت اہم ہے۔ انیل اگروال نے طلبہ کو منظم کوشش، خطرات مول لینے کی صلاحیت، لگن اور عزم کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپنے ہنر اور خیالات کو مواقع میں تبدیل کرتے ہوئے 'وکست بھارت' کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ پروگرام کے خصوصی مہمان ڈاکٹر نیرج بورا نے اپنے زندگی کے تجربات طلبہ کے ساتھ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کو اپنے مستقبل کے لیے صرف ملازمت حاصل کرنے تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ روزگار پیدا کرنے کے امکانات پر بھی غور کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ دور میں نئے خیالات، ہنر، ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کے ذریعے نوجوان اپنے لیے روزگار کے نئے راستے پیدا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی دلچسپی اور صلاحیتوں کو پہچانیں، اپنے کاروباری خیالات کو عملی منصوبے میں تبدیل کریں اور دستیاب سرکاری سہولیات و اسکیموں سے فائدہ اٹھائیں۔ ڈاکٹر نیرج بورا نے مزید کہا کہ کاروباری سفر میں کامیابی کے لیے صرف سرمایہ کافی نہیں بلکہ واضح مقصد، مناسب منصوبہ بندی، مسلسل محنت، صبر اور چیلنجز کا سامنا کرنے کا حوصلہ بھی ضروری ہے۔ انھوں نے طلبہ کو اپنے تجربات سے سیکھنے، ناکامیوں سے گھبرانے کے بجائے ان سے سبق حاصل کرنے اور اپنے اہداف کے حصول کے لیے مسلسل کوشش جاری رکھنے کی ترغیب دی۔

پی ایچ ڈی داخلے کی کونسلنگ میں ایک دن کی توسیع

لکھنؤ۔ خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی داخلے کے لیے جاری کونسلنگ کی تاریخ میں ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پہلے کونسلنگ کے لیے تین دن کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ اب امیدوار یکم اکتوبر تک پی ایچ ڈی کونسلنگ کرا سکیں گے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے امیدواروں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے کونسلنگ کی مدت میں ایک دن کی توسیع کی ہے۔ تاریخ بڑھائے جانے سے ان امیدواروں کو اضافی موقع ملے گا، جو پہلے سے مقررہ تین روزہ مدت میں کسی وجہ سے کونسلنگ کا عمل مکمل نہیں کر سکے ہیں۔ یونیورسٹی کی جانب سے امیدواروں سے مقررہ وقت کی مدت کے اندر کونسلنگ کا عمل مکمل کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ امیدواروں کو کونسلنگ کے دوران ضروری دستاویزات کے ساتھ موجود ہو کر یونیورسٹی کی جانب سے مقررہ طریقہ کار اور رہنما ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔

فن خطاطی کی حفاظت واشاعت ہماری ذمہ داری ہے: پروفیسر ہما خواجہ

کرامت کالج میں 10 روزہ عربی اردو خطاطی ورکشاپ کا اختتام

لکھنؤ۔ (پریس ریلیز) 30 ستمبر۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی جی لکھنؤ میں کالج کے مینجر سید نوید احمد کی سرپرستی میں ہونے والے ۱۰ روزہ عربی و اردو خطاطی ورک شاپ کا آج اختتام ہوا۔ اس ورک شاپ کا اہتمام کالج کے شعبہ عربی نے کیا۔ کالج کی پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ نے اس موقع پر کہا کہ خطاطی جیسے عنقا ہوتے ہنر کی شمع کو لو دکھانا قابل ستائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے خوب صورت فن کی اشاعت وترویج قابل مبارک باد ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فن صبر اور تحمل کا تقاضہ کرتا ہے۔ اس میں لکھے جانے والا ہر حرف ایک نئے مضمون کو ظاہر کرتا ہے۔ خطاط بڑی جاں فشانی کے ساتھ اپنے قلم کی ہر جنبش کو ایک حسین مرقع بنا کر نگاہوں کو خیرہ کرتا ہے۔ اس خط کے قدرداں اس فن پارے کو داد دیے بغیر نہیں رہتے۔ انہوں نے طالبات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بالکل اسی طرح زندگی میں جب کسی مقصد کے حصول کے لیے صبر وتحمل اور جہد مسلسل سے کام سر انجام دیا جاتا ہے تو اس راہ میں آنے والے تمام پیچ وخم غائب ہو جاتے ہیں اور کامیابی مل کر رہتی ہے۔ کورس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عائشہ قدسی قدوائی نے کہا کہ فن خطاطی انسان کے نازک احساسات وجذبات، فن و ثقافت اور نفاست وحس لطیف کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فن خطاطی قوموں کے تمدن وثقافت کی تاریخ کا دلکش درپن ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر عائشہ قدوائی نے کہا کہ اس طرح کے کورس طالبات کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں اور ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو مزید نکھارتے ہیں۔ انہوں نے طالبات پر زور دیا کہ وہ نئی نئی ایجادات اور جدید ٹیکنالوجی سے مرعوب نہ ہوں اور اس زوال پذیر فن کی حفاظت واشاعت کی عملی کوششیں کریں۔ انہوں نے ورک شاپ کے کامیاب انعقاد کے لیے کالج کے مینجر اور پرنسپل کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے فن خطاطی سکھانے والی محترمہ فرحہ ناز اور محترمہ بشریٰ بانو کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ ان دونوں نے نہایت شوق، محنت، مستعدی اور لگن سے طالبات کو فن خطاطی کے اسرار ورموز سے واقف کرایا۔ انہوں نے ورک شاپ میں ڈاکٹر نغمہ سلطان، ڈاکٹر شونیزی یونس، ڈاکٹر ہاجرہ اور ڈاکٹر عائشہ وارثی کے خصوصی تعاون کا تذکرہ کیا۔ ورک شاپ میں کالج اور دیگر اداروں کی 31 طالبات نے حصہ لیا۔ ان سب کو سرٹیفکیٹ دیے گئے۔